

اور مفصل برطالع ہیں کہتے اگر مہر قرآن جاویش اور کثرت قیہ سے انتہا کر کے
 جلد ہوا ایک سال مختصر میں اندراج مابین دو حالی فائدہ عوام و خاص سے ہو گا اس طرح سے کہ
 عوام کو اس کے واقفیت نام حاصل ہوگی اور جو امر کو صحیحات مسلمات میں حاجت نفس و
 عاقل کی رہی لاجرم اس پر پورے غا و غمزوں کی قیاس سے باوجود عدم نیت اہتمام اس کا کام
 نظر اخروا و انسانی امور الای کیسہ برآری حلاوت کے محسوس و نگاہ کے مطالعہ باقتضای
 علم صراحت نگار کو حصہ تو رقم و مطہر کی ذکر سال ایک بار و دو سو تیرہ ہجری میں لکھنؤ
 اور ایک مقدمہ اور حاد ثاب اور ایک خانہ کے طور ارتزک دیا اور اس کو نجف السلطان حق
 فی مشایخ اصحاب رسول الرحمن کے موصوم کیا بعد مشتمل اور فیصلوں رہی **فصل**
 پہلی سچ محاطت زبان کے او کی نسبت ستم یعنی سر اسے اور زبان سے اس کے او کی نسبت
 دوسری سچ عربی صحابہ اور بیان حقیقہ کے کہ بہت صحابہ کرام رسولان احمدیہم کے کی طرح
 کہے اور **باب اول** سچ و فصل اصحاب صحابہ علیہم السلام کے کہ آیات قرآنی سے ماخوذ ہیں
باب دوم سراج ماں اور فصل کے کہ حدیث عربیہ میں وارد ہیں **باب سوم** سراج
 فصل خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اور یہ باب مختصی اور حدیثیوں کے ہی نام ہے تھا
 سچ تفصیل اسباق حشر و سترو اور بار بعض صحابہ کرام و سوال اس کے تفصیل و تحقیق کے
 اور حاتمہ سچ بیان کلمات طبیعات خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کہ سر شریعت و حد
 و رہا بہت ساق و سود مند ہیں اور انحقاق خانہ کا مائذ لاج اور کلمات حکمت و آیات کے احراس
 رسالہ میں محبت ثانی اوست انتہائی حکمت و آیت عظمت و آیت عظمت و آیت عظمت و آیت عظمت
 احادیث و احادیث مصدقہ اشور یا رکھا و خلافت علیہ و آراکین سلطنت خود ان کے نام علم و ہر
 پائے شاس اہل جوہر و الامان رفیع امکان محاطت خطاب احترام الدولہ علیہ و امکان عادی
 انراں و سطوی دوران حکیم محمد حسین علیہاں بہادر نامت جنگ علما علیہ فی الدارین کے اتفاق
 برآر آیات علم و استعداد و ایں مطالعہ قیہ کو محبت کسوت یوسی زمان اور دو کہ ہر تری اکم
 یا یہ تصور کر کے قریب آباد و نظر قسم انتہائی و درہ این اگر تحقیق و اوراق اس سالہ کو
 سطر انصاف و طلبہ کہ چنگ و جس و علی اسکی طرفت نظر لگیاں ہوگی انہی و ستیاری

۵
 لطف حسین و رحمت عظیم سے نفع اسکا غلام کر کہ جمیع مومنین اس سے انتفاع پادین اور نور
 اسکی کو اور بجا عث اس حجج و تالیف کے ہوئی ہیں اور سب سلمانوں کو توفیق کتب خیر و سعادت
 اور کتب صالح اعمال کی عطا کر اور ذنوب و سیئات کو صغیر نامہ اعمال ہماری سے رہا
 آب رحمت کی دہو کر اور عقیدہ صحیحہ فرقہ تاجیہ اہلسنت و جماعت کے سعادت حاصل مت
 نصیب کر اور سب سلمانوں کو آفت شہنت عقاید باطلہ کے بچا اور اس میں سوسا مان عمر بقیہ کی
 عصیان کو گرا نیاری فرمادے سیکندرش کر کے مع اہل و عیال کے بیچ ملکہ طیبہ اندھیر
 المختارین کے پسینا اور موت ہماری ساتھ پان کے بیچ شہر رسول مقبول اپنے کے کر آئین یارب
 العالمین لفظم الہی محکو کر خاک نہ لگا دی گھاٹ پر سر شفیعہ الہی عشق میں احمد کے رکھ
 ہی یا محبت اسکا مغفور الہی و عشق مصطفیٰ پر اور سکی وصل کی محکو دوا دی الہی ہوش
 ایک بے کنگار محبتی و مجتبیٰ امیری اختیار الہی محکو بھائی کر م چوادی دین اور دنیا کی کم
 الہی نیری بار پے مغفور کر ہی جہت سبیری پھینک دور الہی اسرا رکھا ہوں اکر ہو خلیہ بالجوہر
 سوال گو کر تو مجھ پیمان کہ ہوش خورشید او کے ہرین عذاب نار سے دجوہر تو ہی جوہر مشعل
 شفی فی اللہم یا زبارہا اللہین و قابل التائبین و امان الخافضین و راجم الفسقا و
 الفقراء و المساکین یا حنان یا منان یا دیان یا ذا الجود و الاحسان تقبل شہادنا کریم و
 غافقا و اعف عنا و اعف لنا ذنوبنا و ارحمنا و علی الاسلام و الامان و الکتاب
 و السنۃ جمعا توفنا و انت و ارض عنا و اعف لنا و لو الدنیا و لا ملۃ محمد اجمعین یا ارحم
 الراحمین وصل وسلم علی محمد سید الانبیاء و المرسلین و آل الطیبین و اصحابہ الطاہرین
 بمقدمہ مثل دو فصلوں پر **فصل ہابی** صحابان محافل و ان کے بد کہہ
 فرمایا ہے تعالیٰ وَلَا یَغْتَبِ بَعضُکُمْ بَعضًا اَیُّ حِلِّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَاکُلَ
 حِلْمَ اَخِیْہِ مِمَّا فَرَغَ مِنْہُ وَاَقْبُولُ اللّٰہُ اِنْ اللّٰہُ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ
 یعنی اور بد کہہ پڑھے چھے ایک دوسر کو بھلا خوش لگتا ہی تم میں کسی کو کہہا و گوشت
 اپنے بہائی کا جو مردہ ہو تو گھن آوے نہگو اس سے اور ڈرتے رہو اس سے بیشک اس
 معاف کر نیوالا ہی ہر زبان و غیب بلائی عظیم ہی گویا ایک بجلی ہی کہ جلا دیتی

نہایت

یہے نامود کر اسی ہی طاعات کو حاکم مقول ہی جیسے ہر گز سے کہ مثال اور محض کی
 کر عفت کرنا ہی لوگوں کی تائید مثال اور جس شخص کے ہی کو کڑی کرنا ہی محض نہیں
 ہی کیا ہوتا ہے کیا ہی مقرر اور مقرر کی طرف اور امن اور یائیں اور تائید ہی
 حسن و صریحہ اور علیہ کے کہنے کہا کر ملائے محض ہے عفت کی تہاری پس یہی
 اور ہوں نے اس کو طلاق یا رہی کچھ دیکھا اور کہا کہ مجھے ضرور بھی ہی کہ تو نے بطور قیضہ
 کے یہ بھی محکم کیا اس پس حاکم سے کہ کچھ بدلا اور اول میں اس کا صہاج اور
 امام غزالی اور ربایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے **اَنْذَرُوْنَ مَا الْاَكْثَرُ مَا يُلْحِلُ**
النَّاسَ الْحَيَّةَ نَفْوً يَاللّٰهُ خَسِ الْخَلْقِ اَنْذَرُوْنَ مَا الْاَكْثَرُ مَا يُلْحِلُ
النَّاسَ اَنْذَرُوْا الْاَحْزَابَ الْقَوْمَ وَالْعَرَضُ میں یہی حالت ہے قوم اور سحر کو کہت
 اور اصل کر گئی لوگوں کو بہت میں وہ ذکر اللہ کا ہی اور اچھا خلق کیا حاکم ہے ہم اس
 جہر کہ بہت اور اصل کر گئی لوگوں کو وہ جہر جو وہ و حال حرم میں وہ بہت اور بہت
 اور فرمایا **يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ قَدْ قَالَ كُفْرًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ**
 ہی اور بارگاہ اور کیا حاکم کر گئی ہی یہ بیان حال ہے کہا کہ ہر صریح کیا جیسے کہ
 رسول اللہ کسی جہر سے بہت دہرتے ہیں اب مجھ کہا سفیان نے پس بگڑی اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ریاں مبارک اسی اور فرمایا تہ اور فرمایا **لَيْسَ الْمُتَّقِي**
يَا لَطْعَابُ وَلَا يَا لَطْعَابُ وَلَا يَا لَطْعَابُ وَلَا يَا لَطْعَابُ میں ہی مثال ہوں کہ
 بہت طعن کرنا اور بہت است کوئی اور بہت کہتا اور نہ یہود کہتا اور فرمایا
 کہ کوئی کسی جہر کو لغت کرنا ہی اور وہ جہر لائق لغت کے ہوتی ہیں تو وہ لغت کہے
 والے ہی سر ٹہنی ہی نہ کہا عفت نہ کہتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کہا
 میں کہ کیا ہی لغت کا لفظ ہے کہ **اَنْذَرُوْا عَمَلَكُمْ لِيَاْتَكُمْ لِيَاْتَكُمْ لِيَاْتَكُمْ**
لِيَاْتَكُمْ لِيَاْتَكُمْ لِيَاْتَكُمْ لِيَاْتَكُمْ یعنی تائید کر ایسا مال اسی کو اور بہت وہ تو
 گہرا نشی میں اور ہر دے گناہوں پر اور فرمایا **مَنْ صَفَّتْ شَاحِبُكَ وَجْهًا**
 تو ہی ہر دے اور ہر دے ہے کتاب مائی اور فرمایا **مَقَامُ الْاَرْحَلِ بِالْضَّمِّ**

۱۰ فضل من عبادۃ سبتین سنۃ مرتب آدمی کا سب سے بڑا شکر ہے
 سب سے بڑی عبادت ہے یہ کہ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 کے پاس اسحاق امین کو روک کر پہنچ رہی تھی زبان ہی پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہتے کہ یہ بخشنا
 نے تجھ کو پس کہا اوکو ابو بکر نے کہ اسے داخل کیا ہی مجھے بہت ہلاکت کی جگہوں میں یہ
 ایک شخصوں نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور اسے وہ روزہ دلہن جبکہ پڑھ چکے تھے یہ
 علیہ وسلم نماز فرمایا کہ پھر وہ وضو اپنا اور نماز اپنی تم دونوں اور پورا روزہ اپنا یعنی توڑنا
 اور قضا کرو اوکو اور دن کہا دونوں کیوں یا رسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تم نے فلاں کی
 اور فرمایا الغیبة أشد من الزکا یعنی غیبت زیادہ گناہ رکھتی ہی زمانے سے غرض کیا
 صحابی نے کہ یا رسول اللہ اور کوئی نہ غیبت زیادہ گناہ رکھتی ہی زمانے سے فرمایا کہ تحقیق آدمی اپنے
 زمانہ گرامی پر تو یہ کہ تباہی پس خشتا ہی اسے اوکو اور تحقیق غیبت کرنا وہاں پس خشت گرامی
 اوکی بہاں تلک خشت غیبت اوکو جسکی غیبت کی ہی اور فرمایا عن ادبی الزکوا
 لا استطالة فی عرض المسلم یعنی بڑی بازو کا باز زبان درازی ہی ہے
 ابو وہی سلمان ناخدیہ چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیکار ابلدہ اور سے پس
 فرمایا اے جماعت اون کی کہ اسلام کا ساتھ زبان اپنی کی اور نہیں اپنی ایمان اون کے دل کی طرف
 نہ ایدہ او مسلمانوں کو اور نہ عار دلاؤ اوکو اور نہ ڈھونڈو عیب اون کے پس تحقیق جو کوئی
 ڈھونڈتا ہی عیب اپنے بہائی مسلمان کا تو وہ بڑا ہی عیب اس کا اور جکا وہ ڈھونڈتا ہے
 اس عیب رسول اکرمی اوکو اگرچہ درمیان گہرائی کے ہو یہ اور فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے لما عرج لی رقی موت یقوم لهم أطفاد من محاسن خشوع
 ووجہهم وصلوہم فقلت من هؤلاء یا حبیرئیل قال هؤلاء الذین
 یا کلون لحوم الناس ویقعون فی أعراضهم یعنی جب اوپر گیا مجھ کو رہا
 یعنی شب معراج میں تو گداز میں ایک قوم پر کہ اون کے ناخن نے تانے کے نوختے تھے وہ تھے
 اور سینے اپنے پس کہا تھے کون ہیں یہ ای حبیرئیل کہا یہ وہ ہیں کہ کہتے ہیں کہ گوتہ
 اور پڑتے ہیں آبر و دینی اوکی میں یعنی غیبت کرتے ہیں اور گاہ بگاہ دیتے ہیں

میں نے اپنے ایک دوست سے دریافت کیا کہ وہ کون سا مضمون لکھ کر پڑھا کرے تو اس کا جواب یہ ملا کہ

عق
آؤسکی ہوا
آؤ دینا
آؤیکے حسین
آؤیکے اور کمالان
آؤیکے سید
آؤیکے

عدل اور صحابی سب عدل ہیں مطلق بموجب نامہ کتاب اور سنت اور اجماع معتبر کے
اور بعضوں نے شرط کیا ہی صحابی ہونیکے لیے طول صحبت کو ساتھ اختصار صلے اسد
علیہ وسلم کے کہ وہ خدمت بابرکت میں بہت حاضر رہا ہو اور سیکھا ہو و علم حضرت کے
اور حاضر ہوا ہو غرضات میں اور کثرت اداس کے جبہ بیٹھے کہے میں لیکن دلیل چہ بیٹھنے کی
معلوم نہیں واسطہ علم اور جانا چاہیے کہ اس میں شبہ نہیں کہ غالب ہی مرتبہ اور کما کما اکثر
حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر رہا اور جہاد کی حضرت کے ساتھ اون لوگوں پر کہ ان میں
رہے اکثر حضرت کی خدمت بابرکت میں اور حاضر میں ہوئے کسی جہاد میں اور نہیں کیا
آنحضرت کو اگر ایک نظروں سے اور کلام نہیں کیا اوتسی فکر کم یا دیکھا حالت طفولیت
میں اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی ہو گیا اور شرح اس میں ہی دیکھا ہے حضور بعد از
کہ تبارک عالم کا اجماع ہی اس پر کہ افضل اون کے خلفاء اربعہ ہیں عجب بزرگ خلافت کے
پہر باقی عشر مبعوثہ کے پہر بدی ہزار احد کے بہرمت الرضوان کے پہر وہ کہ اونکو منزلیہ کر
اہل عقبین کے کہ انصاف میں سے ہیں اور ایسی ہی سابقین اولون اور وہ وہ ہیں کہ مائری
وہ ہونے قبلین کی طرف یعنی کھار بیت المقدس کی طرف اور محاذیہ رضی اللہ عنہ عدل
فضل را و صحابہ خیار سے ہیں اور اگر ایمان جمہ میں اون کے ہونے ہیں تو ہمارا جہاد
کو شہید کہ اعتقاد رکھتے تھے صواب پر ہونے اپنی کا اور سب کے سب تاویل کرتے تھے
اپنی اگر ان میں پر اور نہیں کل گیا کوئی اون میں سے علی سے سب کے کہ وہ مجتہد ہی اختلاف
کرتے تھے سائل میں اور نہیں لازم آتا اس سے تفصیل کیا اون میں سے غرض کہ طریقہ اہل
سنت و جماعت کا یہی کہ زبان اون کی گفتگو سے بندہ کہیں کہ سوای خیر کے کچھ نہیں اگر کچھ
بر خلاف خیر کے منقول ہو تو اس کے چشم پوشی کریں کہ سلامتی اس میں ہی اور شرح
مسلم میں ہی کہ بزرگہا صحابہ کا حرام ہی اور اگر فواحش سے اور مذہب ہمارا اور مجبور کا
نہی ہی کہ برا کہنے والا انکا قہر نہ دیا جاوے اور کما بعضے انکے نے کہ وہ قتل کیا جاوے اور
کہا قاضی عیاض نے کہ بزرگہا کیسکا صحابہ میں کے کہ اس پر ہی اور تصریح کی اسی جیسے ماکہ
عندہ کے قتل کیا جاوے اور ہی سبب برکتیں خیر سے قطع نہ کیے اور کما ہمشاہ

اونسے کہ جو کہ محبت میں رہے اور نماز اور صفت و خویان اور انکی قرآن اور حدیث سے
 ثابت ہیں چنانچہ اب ہم کہہ دیکر ہوتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ پس ان سے محبت رکھنی اور انکی
 راہ پر چلنا ایمان کی علامت ہی اور جو کوئی انکو معاذ اللہ عن اور وطن کرے یا برا جانے
 اونسے گویا قرآن وحدیث کا انکار کیا اور اسکا ٹھکانا دوزخ ہی اور ظاہری کو اسے تعالیٰ
 مالک خالق سبحا ہی اور اسکی محبت رکھنی اور اسکی حکم پر چلنا فرض ہی اور اسکا حکم ہی
 کو میرے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رکھنا اور اسکی حکم پر چلنا پس حضرت رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت فرض عین ہوی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
 کہتے ہیں اور آپ نے اونسے محبت رکھنے کی کبھی تاکید کی چنانچہ آگے بعد میں اسے یہ بات
 معلوم ہوگی پس قطع نظر اور ردیلو سے جبکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت صادق
 ہوگی وہاں تک کہ یہ سب دیکھا جائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے محبت رکھنی ہی
 اور یہ بات یقینی ہے کہ جو مسلمان حضرت کے ساتھ رہتے تھے اور ہر صلاح و مشورہ میں
 ہوتے تھے اور دین و اسلام اور نبی کی کوششیں جاری ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے
 وقت میں ہی اور بعد حضرت کے ہی گویا وہ لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے کام میں
 رہ گئے تھے اور جو صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے بنے ہیں ان اور اولاد
 اور اولاد کے وغیرہ ان کے حضرت کو محبت نہی بلکہ سب کے اور یہ نہ کہ مسلمانوں نے بلکہ
 ان کے سب سے محبت تھی تو جب کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی وہ ان کے سب کی ہی
 کہیں گے اور ان اصحاب اور اہل بیت کی تعظیم کریں گے اور راہ اور روئے انکا اختیار کر گئے
 یہ حقیقت اور اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت زیادہ ہوگی اور یقیناً ان کے
 بھی اسکو محبت زیادہ ہوگی اور چاہیے کہ عیاذ اللہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اصحاب یا اہل بیت نہ ہوں تو مسلمانوں کا دین ہی جو ہوتا ہے اس کے کہ
 قرآن وحدیث مسلمانوں کی بنیاد اور نبی کے واسطے سے پچھلے لوگوں کو پہنچا ہوا ہے اگر وہ نہ ہوتے
 تو انکی بنا ہی ہو قرآن وحدیث کا کیا اعتبار اور یہ قرآن وحدیث ہی اعتبار ہو تو
 دین مسلمانوں کے نہ ہو پھر اس شخص اور کو برا جانے وہ گویا اپنی انکو مسلمان نہیں

و با محبت اور مہلت نماز میں مشغول رہتے ہیں اور ادا ان کے چہرہ پر امد کا نور ہی سجی گئے۔
 سے کہ ہزار دینیں بچانے پڑتے ہیں اور باطن کی خوبی یہ کہ یہ صرف اس کی رضا سے
 واسطے دیا اور اس کا فضل چاہتے ہیں ملک دولت و دنیا نہیں چاہتے یعنی اس کی مدد ہی کیا
 اور تغیر شواہد نہیں ہیں اور تفاقی نہیں رہتے اور سب حق ہے اسد تعالیٰ نے توبہ و انجیل میں
 ان کے مثال لکھی کہ جیسے بیج بویا جاتا ہے جب اس کے کبھی جمی ہی اور درخت اس کے
 میٹے اور پڑے ہوتے ہیں تو کبھی واسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور ان کے دشمن ناموس
 ہوتے ہیں اس طرح پر پہلے ایک دو مسلمان پہنچے تو زیادہ ہوتے گئے اور اسلام کو مہیا ہوئے
 جوت لپٹی گئی ہر بے سلام کو قوت ہوئی تو اسد اور رسول خوش ہوئے اور کافر ناموس ہوئے
 اور غضب میں آئے تو یہ حضرت کے اصحاب اسد تعالیٰ نے اس واسطے ایسی ظاہر و باطن کی پکڑ
 دوائے بنائے تاکہ وہ دیکھ کر کافر و کجی جے اور اگر ان اصحاب ہوتے کچھ گناہ ہی ہو تو آخرت
 میں وہ گناہ عاف ہو کر قواب عظیم او کوٹے گا تو وہ ان زیادہ اور ہی کافر و کجی جے گا جو
 ان کے دشمن ہتے اصحاب کو انجام و اکرام ہوگا اور خود وہ کافر و دشمن جے ہونگے ہر چند
 اس وقت میں یہ اصحاب کی تعریف ہی مگر یہ چار باقی جو بیان کیں کہ الدین میں نہ تھے ہمیشہ
 سے تھے اور ان کے اعمال کفار ہتے کافر و نہ سخت اور زبردست اور عار و ہنم ہتے
 ان میں رحم دل اور نرم ہوئی سجد اپنے نماز میں مشغول رہنا سب سے چاروں میں چاروں میں
 میں بالخصوص ہی مخصوص ہیں چنانچہ حضرت ابو بکر ایدہ اللہ عنہ سے حضرت صدق اسد علیہ وسلم کے
 ساتھ رہے خصوصاً عار میں ساتھ دیا اور ہجرت میں رفاقت کی اور بعد ازیک ہی حضرت
 صدق اسد علیہ وسلم کے پاس ایک جگہ میں دفن ہوئے پس الدین منہ کی حقیقت اور نیر خدائے
 ہوئی اور کافر و نہ سخت ہوا حضرت کا مشہور و معروف ہی جس روز یہ سلمان ہوئے اور کس روز
 جماعت کے مسلمانوں نے حکم نمازی ہوئی اور کس پہلے مسلمان کافر و نہ خوف سے نماز چھپ کر
 پڑھتے تھے ان کے مسلمان ہوئے مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کافر و نہ گئے اور انکی خلافت میں
 کافر و نہ ہزار دینیں مسلمانوں کا عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہو گیا تو اسد اعظمی
 الکفار کا مطلب حضرت عمر بن حوٹ پایا اور مسلمانوں پر رحم دل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں

ظاہری کو کہہ اور لوگوں سے چھپا کیا قادس وقت کم و بیش دو ہزار اہلام مسلح حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے موجود تھے آپ نے اوس وقت اوکو گرا دیا اور فرمایا کہ میں جانتا
کہ میں اللہ پر کوئی شخص برکت سے ملواریں گے اگر میں اس کے مارا جانوں صاحب وہ سب
اہلام چلے گئے اور لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ہتھکڑیا اور اسے اوتے مقابلہ
کیا تو حارث بن ہشام کا و جھپ اوٹیں جو سب ظاہر ہوا اور ہمارے متحمل رہنا حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا کمال کے درجہ کیونکہ اس نے سجد کی حالت میں ہتھکڑیاں پہن کر یہم رکھا
شیخ الاسلام ہوا اگر عورت کے تو ہر ایک میں یہ چار دن صفتس کوئی نہیں اور
سبکی مدد فی اللہ ہی عرصہ اس کی یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب
یکے ظاہر و باطن دونوں یکے اور یہی معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فعل اور متوجہ تھا
کہ وہ رشاد حاصل میں ہی اوکی حوایاں اور اوکا دکھریاں ہو گیا تھا اور نہ خود پایا اللہ تعالیٰ
کہ ہمیں اول اصحاب کو کی ایسی مشابہت دی اس واسطے کہ ان کے ہمت کے کا وہ کجاسی
چلے اور کا وہ عقید میں آویں تو اس کے معاملہ ہوا کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملے کہ
اصحاب کوئی حوایاں اور کیاں اور تو ان میں سے کسی کا وہی اس کی درگاہ سے
بروزہ گیا اور رد و دی سخاں نہ جو کوئی اس کے معترض ہو کے دوستوں یا بوں کے ہمتی کر
وہ کیوں نہ اس کی درگاہ سے بارہ جاوے اور یہی اس کی یہ معلوم ہوا کہ کسی اصحاب
اگر کچھ گاہ کا کام ہی ہو گیا تو وہ خوف ہی کے واسطے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہی تھا
کہ کیا بخند کہم الاخوان ما قلنا من العباسیہ جیسے ہاں و ما اشد اعلی الکفا
دخا بہم یا عیسیٰ سورۃ مائدہ میں فرمایا اذ الہ علی المؤمنین آخر علی الکافین
بجائہ اذ فی سبیل اللہ ولا یحی اقوال کو مائدہ کا یہ اور موت انکی ہمتی کی
کفار یہ ہمارے بھی نہیں کہ کیا تھے اسے کہ وہ کو کفار کے گروہ سے لگ جائے اور اسے
کہ وہ کو کیا تھے اس کے گروہ سے لگ جائے اور اس کے گروہ سے لگ جائے اور اس کے
ایک نمونہ اس کے نمونے کو کہتا تو سلام و علیک کرتا اور مصافحہ کرتا اور نہایت اہل
محبت کرتا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر میں عطا کیے مقول ہی کہ دوستوں و مورال ہیں ہر

کچھ اور بھی لکھنا ہے۔

۱۵
 اوسکے لیے بہت نامور تھے اور انکی رائے کو سب نے مان لیا حضرت عیسا علیہ السلام کے من گھڑت
 حکموں کا بالکل حُسن و جہت بالکل اناجہ بیسے جو کوی ناموریت پر تباہی آگئے جو صورت
 ہوتا ہی ہر وہ اوسکا دیکھو اور وہ شہنشاہی اور انجیل ان کی تفسیر میں بعضے مفسر نے منقول ہی انجیل میں
 کہا ہی کہ قریب ہی کہ تخلیق کی ایک قوم نشوونما پاویں گے مائتہ نشوونما پائے کہتی کے حکم کی گئی اچھی باتوں کا
 اور منع کی گئی بری باتوں سے اور حکمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اسحٰب شطاہ یعنی سحرا کہتی
 نے پٹنا اپنا ساتھ ہی بلکہ رضی اللہ عنہ کے فائدہ یعنی ہر اوسکی مکر مضبوط کی ساتھ رضی اللہ عنہ کے
 فاسق غلط یعنی ہر موشا ہوا ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے فاسقوی علی ثوق یعنی کپڑا ہوا اپنی خبر
 ساتھ علی رضی اللہ عنہ کے اور یہ مثال ہی بیان کی اللہ تعالیٰ ابتدا اور اسلام کی اور ترقی اور سیکھنے کی
 میں یہاں تک کہ قوی ہوا اور حکم ہوا اسلام آئیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوٹنے رسالت کے پہنچانے
 لئے تنہا ہر قوی کیا اور انکو اللہ تعالیٰ لیے ان لوگوں کے کہ ایمان لاساتہ اور انکی جیسے کہ قوی کرتے ہیں
 کہتی کے پہلے ہمسکو وہ پہلے کہ کھلتے آتے ہیں اور میں سے اور لیٹے جاتے ہیں یہاں تک کہ خوش گھاسی
 کہتی اور انکو اور یہ آیتہ ذکر کی ہی افضیو کے قول کو کہ وہ کہتے ہیں کہ صحابہ کافر ہو گئے تھے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلئے کہ وعدہ اوسکے لئے مغفرت کا اور اجر عظیم کے ملنے کا نہیں
 ہوا اگر اوسے صورت میں کہ وہ نہ ہو کہ اسلام پر نہایت رہے مصلحت یہ مثال کہتی کی مثال اصحاب
 کی ہی کہ اول طور پر اور ضعیف اور رفتہ رفتہ بہت اور غالب ہو اور یہ قوی کرنا تھا انکو ان
 جہت ہوا کہ کفار اور کسبے غصہ میں آوین لیے کہ ان پر دیکھتے تھے اور لکھا ہی مفسر نے
 کہ آیتہ والذین ہدانا انھ صفت تمام صحابہ کی ہی اور ساتھ ہر کلمہ کے اشارہ شخص معین کی طرف
 یہی ہی صحابہ میں سے چنانچہ کلمہ مہ کا اشارہ ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف کہ اذہنا فی انکار
 دلیل اوسکی ہی اور لفظ آیتہ ان کا یہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کوئی شخص سختی کفر سے نہ
 اوسکے برابر نہیں رکھتا تھا اور لفظ رجاء اشارہ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کہ رحم
 و ہرانی اور انکی مشہور ہی اور لکھا ہی اشارہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کہ اکثر اوقات
 غازیں رہتے تھے اور یہ یثرون فضلا باقی عشرہ مبشرہ ہیں اور قیولے تمام صحابہ ہیں یہ
 اور امام قشیری رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ جب اس آیتہ کا جو کوئی اصحاب سے غصہ کرے

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ایسا ہی ہی چاروں اماموں کے نزدیک کافر ہو جاتا ہی اور قتل
کرنا اور سکا واجب ہی اور سچ برا کہنے تمام صحابہ کے ہی امام احمد اور امام مالک متفق ہیں
کفر اور قتل پر نادمہ کے کتب و روایت مشہور کے چنانچہ یہ کتاب افعاع میں کفر و
ضنبی کی ہی تعریف وغیرہ سے نقل کیا ہی اور ایک روایت امام احمد سے ہی کوفہ
و مستع ہی اور قتل کرنا تو ہی لازم ہی اور نذر ہش فقی میں ہی حکم مثل حکم دونوں
نہ مہون کے ہی پس ہر مسلمان کو برا کہنے اور بغض رکھنے تمام صحابہ کیسے پر ہیز کرنا واجب
ہی اور نہ کرنا سوائے پہلائی کے مگر بے والا ساکت رہے اور انکی آپسی نزاع کو سپرد
خدا تعالیٰ کے کرے اور اس تعالیٰ نے خبر دی ہی کہ روز قیامت کے انکی آپسی کی نزاع کو
انکے سینوں کے نکال دینگے ہم اور سوائے ضیق کے آپس میں نہ ہونگے معاملہ و جگر
العلوم نادر نامہ میں لکھا ہی کہ نادر شاہ نے ملا باغی سے آیتہ کریمہ **وَالَّذِينَ
مَعَهُ آيَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ** کا حال پوچھا کہ یہ کسی شان
میں نازل ہوئی ہی ملا باغی نے عرض کیا کہ علماء امامیہ کہتے ہیں کہ یہ تمام صفیں مخصوص
ذات معدن البرکات جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے ہیں اور فرقہ سنت و جماعت کہتے
ہیں کہ ہر صفت ان صفات حمیدہ میں سے ہج شان ایک ایک کے صحابہ کیسے نازل ہوئی اور ہر
جمع اور تعدد صفات موافق اشخاص کیسے ہو گا راجح اپنی کار کرتے ہیں نادر شاہ نے
پوچھا کہ توریت و انجیل عالم میں موجود ہیں عرض کیا لوگوں نے کہ ہیں نادر شاہ نے اس
کے تحقیق کرنا کو موقوف اوپر شہادت کتابوں آسمان کے چھوڑ کر مقرر فرمایا کہ رزا مہدی
اصغرائی کو کب تخلص اہل توریت و انجیل کے وطن نہیں جا کر دونوں کتابوں کو فارسی میں
ترجمہ کر کے حضور میں لاؤ چنانچہ مشا را الیہ روانہ منزل مقصود کا ہوا اور بادشاہ کے در سے
شب و روز مشغول امر مامور کا ہوا چن دنوں میں بادشاہ شہر فردین میں اقامت رکھتا تھا
رزا مہدی ترجمہ دونوں کتابوں کا بادشاہ کی خدمت میں لایا چونکہ اون دنوں میں بادشاہ
مصر و اور متوجہ طرف قیصر و عثمان کے تھا مباحثہ اور تحقیق کرنے مسئلہ مذکور کو موقوف اور
وقت پر رکھا اور بعد پڑتیکے دستان کے نجف اشرف میں فضلائی فریقین کو بٹھایا

میں نے اپنے اس کتاب
میں نے اپنے اس کتاب
میں نے اپنے اس کتاب
میں نے اپنے اس کتاب

میں نے اپنے اس کتاب
میں نے اپنے اس کتاب

اور علمائی نوریت و تحمل کو یہی واسطہ مانت کرتے تھے جس کے اور ادائی تہادت کے
محل تیسات کی میں حاضر کیا بعد ازیں قتل و قاتل بہت کے اور درد و دل شمار کے اہل سنت کے حصلاً
ان کے علمائے عظام تھے اور دراز سہ ماہ کے مدرسہ سیوکار رحی اور مسلم التوت ہی اور اس باب
ایک مختصر لکھا گیا اور سہ سو کی جہیز کردا کر اعلیٰ اس کی اطراف و احاطہ کو تھیں صاحبہ طہات
نہ اس کے کہ با حان صوبہ اور لاہور کے ایک محل مختصر کے ہندوستان کو یہی پہنچی اور زار و مار و مزا
ہند کی میں سج و قیام سہن گیا اور سوچہ کے لکھا ہی کہ اس میں مجلس خفا کہ کی با جماع سوج
اسلام اور فقہاء کرام اور علماء اسلام تمامی مانا گیا اور مبلغ اور کار اور کف اشرف
اور کر کے اس کے اور خلیہ اور خندہ اس کے مرتب ہو بہر ملی مقالات اور اطوار فقہاء اس کے
مرحوم کے علمائے مالک پرانے کے لکھ دیا کہ عقیدہ اسلام ہمارا یہ ہی ہے اور از رحلت حضرت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف با جماع امت کے صاحب ابو کریم صدیق رضی اللہ عنہ
اور بعد اس کے یغی اور نصب خلیہ موصوف کے خاتون روق اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
اور بعد اس کے مشہور اور اتفاق اصحاب کے دو السورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہر اور بعد
امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرما رہے اور موصوف آیتہ الشانہ الامامون من الہدایا
والانصارۃ الدین الموعوم باحباب رضی اللہ عنہم در صفا کے اور تقویٰ آیتہ تبرہ رضی اللہ عنہ
الموعوم ابو جابو کہ تحت السجود قلم لانی ظہیر کے اور ترجمہ بیت تبرہ افضیٰ فی کلھم
یا تیمم لندیتم آیتہ تیمم کے حلقہ روحی تھے اور طریقہ رط اور ذواصلت کا فیاض کے رقا
کیا گیا تھا اور اہم رسم موعوم کی فی آمرش غایت اور مروت کے مسلوک تھے کہ
بعد از رحلت خلیہ اولی اور مالی کے خلیہ موصوفی کے حال کا سوال کیا گیا تو اب فرمایا
ایمانی قاسط ابن عمار لکھنا علی الحق وانا علی الحق علی ہذا الفیس بہت سی باتیں یہی
ہیں کہ اتحاد اور ارتباط ماہر گردالات کرنی ہیں اور کہ نہ کو سوجہ ہجری سوی سیاہ
و سمیل موصوفی خود کہ سب و رفص رست خلفاء طہ کے متابع کیا ہی اس بحر بحر علماء
مختف امور اور کراہ علی اور خلیہ اور بعد اور مبلغ اور کار ابھی مقید ہی ایسی کہی تمام ہوا
مضمون اور احکا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حدید میں لا استوی بینکم منی آلفق میں

آئینہ دوسری

قُلِ الصَّائِرِينَ وَقَالَ اُولَئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَاتٍ مِنَ الَّذِينَ اَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَعَانَا
 وَكَلَّا وَحَدَّثَ اللَّهُ الْحَسَنَى وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ ۸ برابر نہیں تم میں جسے خرچ کیا ہے
 پہلے اور لڑا اپنے گناہ سے اور ان کو گناہ کا درجہ ہی اونسے کہ خرچ کیا اور سب سے بچے اور لڑے
 اور سب کو وعدہ دیا یہی اللہ تعالیٰ کا اور اس کو خبر ہی جو تم کرتے ہو **ف** کہ خرچ ہوئے
 پہلے اکثر مسلمان محتاج اور کم زور تھے اور بوقت مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے میں بڑا فائدہ ہوا
 کہ مسلمانوں کی حاجتیں روا ہوئیں اور کافروں پر دین کا غلبہ ہوا اس واسطے اسے صاحب کے نزدیک
 اور مال خرچنے والوں کا اور جہاد کرنے والوں کا درجہ برابر ہی اکثر مفسرین نے کہا یہی کہ یہ آیت
 حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہے کہ حقین نازل ہوئی اور جن لوگوں نے بعد فتح مکہ کے مال خرچا اور جہاد کیا
 وہ کم درجہ والے ہیں اور پہلے سے اور بہشتی و دوزخین کہ اس نے خوی کا اپنے بہشت کا دوزخ سے
 وعدہ کیا اس آیت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب بعضوں کے فضل
 ہیں سب کا مرتبہ برابر نہیں مگر بہشتی ہوئیں سب برابر ہیں اگرچہ بہشت کے اعلیٰ درجہ میں کوئی ہو
 اور کوئی اس سے نیچے کے درجہ میں جیسے بادشاہ کے وزیر جو ہیں کوئی فقط وزیر کوئی وزیر اعظم
 مگر مقرر بادشاہ کے دونوں میں ہیں پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ کے
 برابر کوئی صحابی کا مرتبہ نہیں **ف** ۲ منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں
 ہی کہ اول مسلمانوں کے اور اول خرچ کرنے والوں کے راہ خدا میں جسے تمام مال دیکر ایک کملی میں
 رکھے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کے پاس ابوبکر
 صدیق بیٹھے تھے اس حال میں کہ اوپر ایک کملی تھی کہ سینہ پر دو نوک تھے اس کے ملا کر ایک سیخ اور
 دی گئی تھی پس نازل ہوا جبریل اور کہا کیا ہے ابوبکر کو دیکھتا ہوں اس حال میں کہ اوپر ایک کملی ہی
 کہ سینہ پر سیخ سے دو نوک تھے ملا رکھے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کہ خرچ کیا اسے مال اپنا بچہ
 پہلے فتح مکہ کے کہا جبریل نے کہ پس اسے غزوہ جمل فرمائی کہ کوہ کو سلام اور کوہ کو اس کو آریا راضی تھی
 مجھے اپنے اس فقرین یا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے ابوبکر بلاشبہ اسے غزوہ جمل تجھے سلام
 فرمائی اور فرمائی کہ آیا راضی ہے تو مجھے اپنے اس فقرین یا تھا ہی پس کہا ابوبکر نے کہ یا تھا
 ہو و گناہ میں اپنے رب پر بلاشبہ میں اپنی ریکے راضی ہوں تو نقل کیا یہ فقیر عالم میں اور نقل کیا

یہاں جو اسی مسجد میں جس مسجد اعلیٰ امت اسلام کے اور رضا کو اس کی کہے اور
معصوم کے والو کو کس حد تک شہادت حاصل ہوگی مودارہ میں تفسیر بحر العلوم
اور مایہ سال سومہ اعراب میں و دھمینی و میثت کل تنبی ہما کنتی اللہ
تقویٰ و یوثق الزکوة و اللہ یومئذ یومئذ اللہ یثعون الرسول
الشیء الا فی اللہ خذوہ مکنتہا عندہم فی التوراة و الا یحیل
بامرہم بالمعروف و ینہیہم عن المنکر و یحل لہم الطیبت و یحرم علیہم
الخیبائت و یصح عنہم اضرہم کلا حلال الی کتاب علیہم فاللہ
استواء و عہدہ و بصرہ و انشی التوراة الذی اریل شعبہ اولیک ہم
المطہلن لایسے پری رحمت شامل ہی ہر جہر کو لکھ دیکھا اسکے لیے کر دہر کہتے ہیں میرا اور
کر دہ اور اسکے لیے کہ ہماری آیتوں پر نفس کرتے ہیں جو تابع ہوتے ہیں اس کو ہر جہر جو سی جانی
حکومت ہوتے ہیں اسے ماس لکھا ہوا توبہ اور اخیل میں تانائی اور کو ماکام اور مس کرتا ہی
کاٹوئے اور حلال کرتا ہی اسکے واسطے تاک حرس اور حرام کر ہی اور سرامک حرس اور
و تانائی والے بوجہ او اور ہما لسان جو او سرس سو جو او سرس لکھا اور او کی رحمت
اور مدد کی اور تانہا ہوا اس کو لکھ جو او کے ساتھ اور تانائی وہی لوگ سمجھتے ہیں برا کو
تاک پروردگار و تانائی کہ پری رحمت سفر و کو شامل ہی ہے دما میں ملکہ آخر
و رحمت اون لوگو کے واسطے و رحمت لکھ دیکھا ہے لام کر دگھا جو لوگ کسی ہی پر
ہیں لکھے ہیں محمد علیہ السلام براور او کی توفیر و رحمت کی کہ رحمت میں او کا ساتھ دیا
سے اگر چہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ مودہ کو گئے اور وہ لوگ چھوٹے
ہیں مودہ اصیلہ علیہ وسلم کو لکھ دی اور مدد کی اور قرآن نورانی جو مودہ علیہ
م کے ساتھ مل ہوا او کے مانع ہوئے اور اسے دہرتے ہیں اور کو دیتے ہیں اور مدد کے
پر نفس کرتے ہیں اور ہی کا حال توبہ داخل میں دیکھ کر ہی راناں لکھ کر وہ سی
و ماک کام تانائی اور برے کاموں سے منع کرتا ہی اور ماک حیرس حلال تانائی اور
ماک حیرس حرام کہتا ہی اور گما ہوئے بوجہ و ادبر لہے ہوئے تھے اور باطنی

آیت میری

آن
کارهای که در این کتاب مذکور است
در این کتاب مذکور است

[illegible]

رسوم کی پہاں سب ان جو ان کے گلین تہن او تار تہای سودہ لوگ مراد کو پہنچے کہ جتنی ہو سکتی
 بغیر خدا اصلے علیہ وسلم کے یاد دہنکا حال ہی کہ وہ سب لوگ خصوصاً چار بار ہمیشہ پیغمبر خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق رہتے تھے اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام اولتے جاری ہوا اور وہ خود
 اسے لکھتے ڈرتے تھے اور پرمیر گارہے اور زکوٰۃ دینے اور سر کام میں خدا تعالیٰ کا حکم مانتے
 اور قرآن کی پروا کرتے سو وہ اصحاب ایمان دار تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت ان کے
 واسطے لکھ دی اور وہ مراد کو پہنچے کہ بیشک جتنی ہوئی پیراب جو کوئی ان کو برا کہے اور پیر
 طعن کرے تو گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت چو طعن کرتا ہی اور اس آیت کا مسکو ہی اصل صحتہ
اتقوا سم اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورہ انبیاء میں **وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ
 بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرْثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ** یعنی جسے لکھ دیا ہی
 زبور میں ذکر کے بعد کہ آخر زمین کے مالک ہو جائیگا میرے نیک بندے **ف** یہ آیت بھی
 حضرت کے اصحاب کو کہ حقیقین ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے جسے تورات حضرت موسیٰ پر
 نازل کی اس کے بعد زبور حضرت داؤد پر اتاری سو پہلے تورتہ میں اور اس کے بعد زبور
 جسے لکھ دیا تھا اگیسے کہ ہمارا پہلے بندہ زمین کے وارث اور مالک ہو جائیگا سو جب
 حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور
 علی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے یہ وعدہ سچا اور پورا ہوا کہ پورے پہچان تک انہیں کا
 حکم ساری زمین کے لوگوں پر ظاہر اور باطن جاری ہوا اور آخر وقت میں حضرت امام
 مہدی علیہ السلام کا بھی یہی دور ہونا ہی ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ خلیفہ اللہ کے خاص
 بندی صالح تھے پیر جو کوئی ان کو فاسق اور منافق جانے وہ اس آیت کا مسکو ہی تذکرہ
 اور یازمین کے مراد زمین شام ہی اور زبور یعنی زبور یعنی مکتوب کے یعنی جو کتاب میں کہ نازل
 کی گئیں انبار اور ذکر سے مراد ام الکتاب یعنی لوح محفوظ ہی اس لئے کہ سب کچھ اوسکی
 نکالا گیا ہی اور یازمین کے مراد زمین جنت ہی خدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورہ حج میں
الَّذِينَ أَنْكَرُوا فِي الْأَرْضِ أَصْلًا مِنَ الضَّلَوةِ وَأَنْتَ الْكَوَاۓِمُ وَآمُرُوْا بِالْأَعْمَالِ
الْمَعْرُوفِ وَنَهَوُا عَنِ الْمُنْكَرِ تاکہ انہیں کے امور دیکھیں وہ لوگ کہ اگر تم ان کو

آیت پوری

آیت پوری

مقدور ہیں ملک میں تو وہ حاکم کریں مار اور دس رکوۃ اور حکم کریں پہلے کام کا اور شیخ
 کریں پہلے کام سے اور اسد پہلے اختیار ہی آخر ہر کام کا فاسد اس سے پہلی آیت میں
 اسد صاحب نے اصحا کو کا ذکر کیا کہ حرف ایماں کے سب سے اوکو کا حروف نے مکہ سے نکالا انکو
 اصحا کو کی اسد کے ہر اس آیت میں او کی قوت کی کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر وہ دس بر
 حاکم ہوں تو مار قائم کریں اور رکوۃ دیں بے مار اور رکوۃ کو راج کر دیں اور پہلے کام کا
 لوگو کو حکم کریں اور جو کاموں سے منع کریں ہر او کی سبکی کا دیا میں جاری رہا یا رہا
 یہ کام اس میں ہے اختصار ہی اس پر ہے معلوم ہوا کہ سمر جد اصلی اسد علیہ وسلم کے بار ہا کریں
 حضور صا حاروں جلیبی جو کام کرتے تھے اور جو لوگو کو کہتے تھے وہ کام اسد تعالیٰ کے نزدیک
 معقول ہے اور یہ جو وعدہ کے طور اسد تعالیٰ نے او کو فرمایا تھا سو پورا کیا کہ میں براؤ کو نام
 کیا اور سمر صلی اسد علیہ وسلم کا جلیہ سایا ہوا ہوں نے جو کام کر سکو کہا وہ کام سب کا اور
 کام سے منع کیا وہ کام تھا ہر ایک جو کوئی او کے کام کو اور حکم کو راجع نہ وہ اس آیت
 کا انکار کرتا ہی تذکرہ اس میں دلیل ہی علما ہی رہے اس کی خلافت کی صحت پر اس نے کراہ
 و حل ہے ای او کو قدرت اور حکم سے ثابت ہوا ہے صلا اور فرمایا اسد تعالیٰ نے ہے
 سورہ منہن للفقراء المهاجرین اخرجوا من ديارهم واوليهم يتبعون
 فصلان الله ورضوانا ونبضون الله ورسوله اولئك هم الفضلون
 والذين سن الدار والايمان من قبلهم يحئون من حائر اليهم ولا يجاون
 في صلواتهم حاجة بما اوتوا ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم
 خصاصة ومن يوق شغ نفسه فاولئك هم المفلحون طے بے صحت کا مال ہی
 واسطے اول مفلحون وطن چور جو ان کو کھانے ہوئی اسے ہیں ابے گروہ اور مالوں کے ہونے
 پس اس کا فصل اور او کی و سامدی اور ذکر سکو اس کی اور اس کے رسول کی وہ لوگ وہی
 سب سے اور جو لوگ کھانے کھاتے ہیں اس گروہ میں اور ایمان میں اول سے لگے سے محنت کرتے ہیں
 اور اس سے جو وطن چور او کے پاس اور وہیں مانتے ایسے دلو میں عرض اس حیر سے جو او کو
 ملا اور مقدم رکھتے ہیں اسی جان سے اگر جو ہوا او کو حاجت اور جو شخص بجا گیا اسی کی حاجت

بہت ہی

نہ وہی لوگ بین مراد پانیوالے **ف** حضرت رسولؐ کو لکھا صلے امیر علیہ وسلم کے اصحاب ایک
 تو ہمارے کہ جو کئی سے اپنے گہر اور مال اور دنیا داری سے ترک کر کر صرف اللہ کی رضا
 کے اور فضل کے طالب ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کو چلے گئے تھے کہ یہاں تک
 اور رسول خدا کے دو گیارہ مہینے سوا و گواہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سچے مسلمان ہیں اور ایک
 اصحاب حضرت کے انصاری تھے یعنی وہ لوگ جو مدینہ میں رہتے تھے آگے سے جب حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اور آپ کے یار مکہ سے نکل کر مدینہ کو گئے تو وہ ہنوز سب کو اپنے گہر و زمین رکھا اور
 کہا نا پکڑا دیا اور نہ اسٹ خاطر کی اور کمال محبت یہاں تک کہ اپنی جان پر بھی او کو مقدم کہا
 کہ آپ ہو گئے رہتی اور او کو کہلاتے اور اپنی حاجت بند کرتے اور او کو ہر چیز دیتے اور اگر
 وہ مہاجر کو الے کہیں سے کچھ پھا گر لاتے تو یہ انصار مدینہ کے خوش ہوتے اور لالچ نہ کرتے
 چنانچہ بنو نضیر کے یہودیوں کی غنیمت کا مال جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ اگر چاہو تو تم یہ مال لو اور خرچ کرو اور یہ مکے
 کے مہاجرین جو چاہو برس تمہارے گہر و زمین رہتے ہیں اور تمہارا پاس کسے کہاتے ہیں انکو
 اس طرح اپنی پاس رہتی وہ اور کہلاتے اور باصلاح ہو تو میں یہ مال ان مہاجر و مکہ و مدینہ کے
 الگ اپنی پاس کہتا ہوں اسکے جواب میں ان انصار نے عرض کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ مال
 سب انہیں مہاجر و مکہ و مدینہ اور یہ جیسے آگے سے ہمارا پاس رہتے اور کہاتے ہیں ویسی ہی رہا
 کریں اور ہمارا کہا یا کریں سوا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں میں ان مہاجرین اور انصار کی خوبیاں
 بیان کی اور تعریف کی اور مہاجر و مکہ کی حال بیان فرمایا کہ وہ لوگ صرف اللہ و رسول کی مدد
 کر سکیں اپنا گہر بار مال و متاع چھوڑ کر رسول کے ساتھ آئے ہیں او کو اس میں کچھ دنیا کا فائدہ منظور نہیں
 سو وہی لوگ سچے مسلمان ہیں اور انصار مکہ ظاہر و باطن دونوں کو دکھایا کہ وہ مہاجر و مکہ
 محبت کرتے ہیں اور باوجود اپنی حاجت کے اپنا مال و متاع مہاجر و مدینہ پر خرچ کرتے ہیں اور جس
 نہیں کرتے اور ان سے لالچ نہیں رکھتے اور جو شخص ایسا ہو کہ او کو اللہ نے لالچ سے بچایا ہو کہ
 اپنی جان کے واسطے لالچ نہ کرے وہ مراد کو پہنچا اور دین و دنیا کی داد سے فلاح پائی اور یہ انصار
 لالچ سے بچے سوا نہیں لالچ پائی اور مراد کو پہنچے اور فرمایا اللہ صاحب ہے یعنی سورہ توبہ

باز

باز

وَالشُّعُونَ اُولَئِكَ مِنَ الْمَخَاجِرِ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اسْعَوْا لَكُمْ بِالْحَيَاةِ
 رَضًى اَللّٰهُمَّ وَرَحْمَةً وَاعْلَمْ حَسْبَ حَيٍّ حَقًّا اَلَا تَهْدِي الْاَنْفُسَ
 ضَلَالًا اِنَّ اِلٰهَكَ الْعَزِيزُ عَلِيمٌ اور جو لوگ عدم میں پہلے دخل جوڑتے ہیں اور وہ
 کریں تو اپنے آپ کو اس کے تابع بنو سنا تہہ کی کے اسد راضی ہو اور اسے اور وہ راضی ہو
 اور اسے اور طہار رکھی ہیں اور کئی واسطے سے کہ اس کے سے بہتی ہیں بہرین دنیا کریں اور میں
 ہی ہی ٹری مراد ہی **ف** ہر کی لڑائی مکہ جو لوگ مسلمان ہو وہ عدم میں اور جو کہ کی
 لڑائی کے عدم مسلمان ہو وہ اس کے تابع ہیں اور مہاجر وہ اصحاب جو حضرت علیؑ علیہ وسلم
 کے ساتھ تھے کسی سے کل آئی ہے کہ کو اور انصار وہ کہ دیکھ کے رہے والی تھے اور اوہوں سے
 ان جاگہ دی تھی اور حاضر داری کر کے رہا ہوا سوائہ تعالیٰ نے دیا کہ وہ قدمی مہاجر اور
 انصار اور جو مسلمان ہوئے اور ان قدمی اصحاب کی ایک راہ پر چلے اور اسے اس
 راضی ہو اور وہ اسے راضی ہو اور اسے ان کے واسطے ہست طیار کر رکھی ہی کہ اس کے
 معون کے سے بہرین جاری ہو گی اور وہ اس ہست میں ہمیشہ جیتے کو رہیں گے اور یہی ٹری
 مراد ہی کہ اسے راضی ہو اور ہست ہی اس کے مرادہ اور کیا ہو سکا اسے کیا مرادہ
 ہی حضرت علیؑ علیہ وسلم کے بار و کما کہ اسے حد فرائیں حرید یا ہی کہ اس اوئے راضی
 اور جس ہو اور ان کے واسطے آگے ہی ہست طیار کر رکھی ہی ہر عجب حیت وہ فرقہ ہی
 کہ اور ان مقبول لوگوں سے مخلص اور مخلص ہو اور بعض اور حداد و رکھی اور ہر صحابی
 سے دعویٰ کرے کہ قرآن راہیاں رکھا ہوں **تذکرہ** اور مراد اسے صاحب سے بیسہ سو فتح
 میں لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَايَعُواكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الْعِصَى فَعَلِمَ
 مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَّا لَهُمْ فَوْقَ قَرِينَةٍ بِسْمِ
 اور جس ہو مسلمانوں سے وہ ہست کرے گئے تجھے اور اس رحمت کے سے ہر حاما
 حاد کے دل میں نہا ہوا مارا اور جس اور احام دی او کو ان سے رخ بر یک **ف**
 ایک مار سفر مراد اصل اسے ملو وسلم عمرہ کر کے واسطے کے کو ملے ہو کہ ہر ایک اصحاب کی کو
 بیجا کر کے لوگوں سے کہ جس کہ ہم کر سکیو ہیں اسے عمرہ کر سکا آئی میں کا حروں نے او کو کر

جسے آیتوں لا سمکا اور احاطت کرتے رسول کا مری باتوں سے لئے کھرا اور تمام ممنوع
 جہوں سے مہ اور روایا سے سوره نورین ولا یأثم او کوا الفضل منکم
 وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوا اُولٰی الْعِزَّةِ وَالْمَسَاکِیْنِ وَالْمُهَاجِرِیْنَ
 سَبَّحَ لِلّٰهِ وَالنَّعْوُ وَالْبَصُوحُ الْاَلْحَمْدُ اَنْ یُعِزَّ لِلّٰهِ لَکُمْ
 قَالَ لَکُمْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یُعِزَّ لِلّٰهِ لَکُمْ
 اور صاحب مہ کا ہے دیبا میں یہ کہ دیو یکے فروش کو اور ہر کسی کو اور جرت
 کر ہو او کو اسد کے را میں اور چاہیے کہ معاف کریں اور چاہیے کہ حشم کو بھی کریں
 کیا ہیں دوست رکھتے ہو تم یہ کہ تحسنہ امہ تمہارے لئے اور امہ تحسنہ والا ہر مال ہے
 ف قسم کہا الی سے اس بات یہ کہ ہیں اجناس کر یکے اون سے کہ جو سستی چل
 کہ میں اگرچہ ہو در میان او یکے اور در میان او یکے شمی بہت سب تقصیر کرے او یکے
 اور چاہیے کہ معاف کریں یہ ہے کہ اگر میں سستی کر رہے اور حشم کو بھی کریں عذاب
 کر رہے کیا ہیں دوست رکھتے ہو تم الی سے چاہیے کہ کریں او سے وہ معاملہ کہ اسد رکھتے
 ہیں یہ کہ کرے او سے رب او کا نام جو د کرتے عطاؤں او یکے اور امہ تحسنہ والا ہر مال ہے
 ہیں موات ہو وراثت اسد کے اور تحسنہ اور حرم کر دے مال ہو ہی بدلت حضرت او کو
 صدیق رضی اللہ عنہ کہ حق بن حروف کہ قسم کہا ہی او ہوں یہ کہ ہیں دو کا کہ مصلح کو کو جو
 او کی جا کا شہا تھا اس کے کہ تھاں لکھا یا تھا او سے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا عباد
 اسد سے اور تھا مصلح نہیں مری ہا جو او وہ بڑی آنحضرت نے یہ آیت او کو کہ آگے
 لکھا او ہوں نے علی اُجبت اُن سے اسد علی اور دیا مصلح کو جو یکہ کہ معمول تھا او کے دینے کا
 مہ اگر علی اسیر میں کہ حضرت او کو کہ رضی اللہ عنہ کی قصید اور حقیقت او کی حلات
 کی اور حضرت او کی اس آیت سے ہی اور قول اسد کا او کو الفضل مہ او کے
 الفضل مہ پر یہ صی کے دلات کر مای اور ہر کلام ای ہی کہ ارجالی کے وصف میں
 دو الفضل ستمل ہو مای اس میں گمال درگی اور عظیم او کی بجلی کہ کسی اور کے جہوں میں
 کل عظیم کا وارہ ہیں ہوا ہی بحر العلوم اور روایا سے سوره احقاف میں

اس آیت میں ہے کہ جو مال ہو وہ مال ہو
 اس آیت میں ہے کہ جو مال ہو وہ مال ہو
 اس آیت میں ہے کہ جو مال ہو وہ مال ہو
 اس آیت میں ہے کہ جو مال ہو وہ مال ہو

وَوَضَعْنَا لَهَا إِحْسَانًا حَمْلَهَا أَمَةً كَرِهًا وَوَضَعَهَا كَرِهًا
وَحَمْلَهُ وَفِصَالَهُ ثَلَاثِينَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ اِسْتَدَّه وَبَلَغَ اَرْبَعِينَ سَنَةً
قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَاَنْ
اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلَحَ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اِنَّكَ تَبْتَ اِلَيْكَ وَاِنِّي مِنَ
الْمُسْلِمِينَ ۝ اُولَئِكَ الَّذِينَ تَقْبَلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَجَّيْهُمْ اَوْزَعَنْ
سَيِّئَاتِهِمْ فِي اصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعَدَ الصَّدِيقُ الَّذِي كَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ اُولَئِكَ
كَمَا يَهْتَمُّ اَدَمِي بَوَيْعِ حَقِّ مَالِ بَابِ دَسِيكِي بَهْلَايِ كَرِيْمَا بَيْتِ بِنِ اَوْبَايَا بِي اَوْ سُو كُوْنَا اَوْ سُو كُوْنَا
اَوْ شَوَابِي اَوْ خِيَابِي اَوْ سُو كُوْنَا رِي اَوْ كَمَزِيْرَتِ حُلِّ اَوْ سِيْكِي اَوْ رُوْدُو دَهْ هُوْرَا اَوْ سِيْكِي تَسِي
بِيْنِي بِنِ اَوْ رَزْزَهْ رِي اَوْ تَقِي كَرِيْمَا بَيْتِ كَمَالِ قُوْتِ اِبْنِي كُوَاوِرْ بِيْنِي چَالِيْسِ بَرَسْ كُوْنَا اِي بَرُوْدُو
بِيْسُو تُوْفِيْقِ دَسِي كُوْنَا بِيْدِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا
بِيْدِ كَامِ نِيَكِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا بَيْتِ كَرِيْمَا
رُجُوْعِ كِي مِيْنِي طَرَفِ تِيْرِ اَوْ تَقِيْقِي مِيْنِ مَسْلَانُوْنِي مِيْنِ مِيْدُو لُوْگِ بِنِ كَرِيْمَا بَيْتِ مِيْنِ مِيْدُو لُوْگِ بِنِ مِيْدُو لُوْگِ
بِيْرُ كَامِ جُوْ كِي مِيْنِ اَوْ رُوْدُو گَزْ كَرِيْمَا بَيْتِ مِيْنِ مِيْدُو لُوْگِ بِنِ مِيْدُو لُوْگِ بِنِ مِيْدُو لُوْگِ بِنِ مِيْدُو لُوْگِ
كِي كُوْدُو دَسِي جَانِي ۝ فَاِنْ اَنْعَمْتَ نِعْمَتُ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ
اَوْ رُوْدُو مَسْلِيْنِ مِيْنِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ
رُضِي اَوْ رُوْدُو مَسْلِيْنِ مِيْنِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ
بَرَسْ كُوْنَا اَوْ رُوْدُو مَسْلِيْنِ مِيْنِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ
بَرَسْ كُوْنَا اَوْ رُوْدُو مَسْلِيْنِ مِيْنِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ
بِيْدِ چَالِيْسِ مِيْنِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ
حَضْرَتِ حَضْرَتِ چَالِيْسِ مِيْنِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ
خِيَا مِيْنِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ
رِي اَوْ رُوْدُو مَسْلِيْنِ مِيْنِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ
اَوْ كُوْنَا اَمِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ اَكْثَرِ مَحْصِيْنِ مِيْنِ تُوْحِيْدِ اِسْلَامِ بِي اَوْ رُجُوْعِ مِيْنِي نَامِ كَرِيْمَا بَيْتِ

کہا کہ کوئی ماحول اور انصار کے ہیں ہی سوئی اور کو صدی رہی اندھ کے کہاں اس دور اور
 اس کی سبب سے سو کر اصل صی میں ہوئی رضی اللہ عنہم احمد بن محمد بن حنبلہ
 اور وہاں سے سورہ نور میں وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
 لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
 لَهُمْ فِي الْأَرْضِ رِزْقًا لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ تَحْتِ رِجْلِهم مِمَّا
 بَغَضُوا لَكُمْ إِنَّ فِي سَیْرِنَا وَمِنْ كَرَمِنَا لَآیَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
 اور کوئی میں جسٹا حاکم کہا ہوا ہے اکل کو اور جاری لگا اور کو دین اور کھا حاکم کر دیا ہے
 واسطے لگا اور کو اس کے ڈر کے پل میں امن سری مدگی کر گئے سر یک کر گئے سر اس کو اور
 کوئی ماسکری کرے ایسی سورہ لوگ من نہ حکم ہے اب اپنے حاکم اور رواج پر اپنی
 لائی اور اوپر سورہ مانو غیر نیک کام کی ہے اس سو کے مارل ہو شک اور کو اس
 آس میں وعدہ کیا کہ آپدہ کو کوئی آدہ کو او میں سے حلیہ کر لگا اور میں بر حاکم ماہ کا
 بیسے حضرت داؤد علیہ السلام وغیرہ لگا لوگو کو ہی اسرائیل سے دین کی حلیہ اور حاکم کہا تھا
 وعدہ کیا کہ لگا دین سے کہ کو بسد ہی زمین میں راج اور جاری کر لگا اور حاکم اور یہ
 وعدہ کیا کہ اس وقت میں کا دین کے خوف تھا اس کو جو کے پل میں اس ماں اور کو ہو گی
 کو جس آمد کی مدگی کر کے لی سر کر در ما وعدہ وعدہ تھا لگا حضرت ان کو اور حضرت مر اور
 حضرت عیسا اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے حق میں ہوا اور یہ باتن او میں ہی
 گئیں کہ یہ لوگ مسلمان تھے جب یہ سورہ مارل ہوئی تو یہ ہی اوسے وعدہ میں تھے اور یہ
 وعدہ تعالیٰ سے وعدہ کیا تھا کہ کسی شخص کو حلیہ کر لگا سو اور کو کیا جیسے حق حضرت ہی داؤد
 علیہ السلام کو ہی اسرائیل میں کہا تھا اور اپنی حلیہ کے روید اور طرف کو اسے تھا راج
 اور جاری کیا اور کاروں اور صاف کے خوف سے انکل اس اہس کے وقت میں ہوا اور
 لوگ سحر و حیرت سر کر دریا اور یہ تفسیر الی عادت کرتے تھے اور یہ ہی معلوم ہوا
 کہ یہ انکار دت اور دس کر

کہ ایسے شخص کے خلیفہ ہونے سے اہل کا احسان نہ آئے اور ان کی خلافت کے حق ہو چکا مگر ہو
 تو وہ فاسق ہی بن چکے کہ خدا کا حکم نہیں مانتا کہ جسکو خدا نے اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اور انکو
 خلیفہ برحق نہیں سمجھا پھر اس مقام پر اگر کوئی کہے کہ اس آیت میں حضرت امام مہدی علیہ
 السلام کی خلافت مراد ہی اس واسطے کہ وہ ساری زمین پر خلیفہ اور حاکم ہونگے اور سلمان
 اور نیکے وقت میں حقوق و خطر اس کی عبادت کریں گے تو اسکا جواب یہ ہی کہ اس آیت میں
 خطاب اپنے ہی جو اس آیت کے نازل ہونے وقت موجود تھے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام
 اس وقت موجود تھے اور سوای اسکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی شخص کو خلیفہ کر لیا اور امام ہے
 علیہ السلام ایک شخص میں وہ اس آیت میں مراد نہیں ہو سکتے پھر اگر کوئی شیعہ کہی کہ اس آیت
 صرف حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہی کہ وہ اس آیت کے نازل ہونے وقت
 موجود تھے اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایک شخص تھے اور یہاں وعدہ ہے کہ
 کسی شخص کو خلیفہ ہونگے پس صرف حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس آیت میں مراد نہیں ہو سکتے اور اگر
 اس کے نزدیک اس آیت سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت ہرگز مراد نہیں ہو سکتی اس واسطے
 کہ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے وقت میں ہمیشہ خارجیوں کے دھوکے مارے
 تھے کہ ان کے اپنا مذہب چھپاتے رہے اور دین خدا کا مرضی موافق جیسا انکو منظور نہاویا
 اور انکی خلافت میں راج اور جاری ہوا اور اس آیت میں وعدہ یہ ہی کہ دین خدا کا مرضی موافق
 اور خلیفہ ہونگے وقت میں جاری ہو گا اور یہ تحقیق ہے کہ اس کا وعدہ چھوٹا نہیں پس
 اس صورت میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد نہیں ہو سکتی یا یہ کہ حضرت علی مرتضیٰ
 رضی اللہ عنہ جو کام اپنی خلافت میں کیے وہی انکا مذہب اور دین تھا اور اس کو ہی پسند فرمایا
 روئے تھا پھر تفسیر کہاں رہا پس معلوم ہوا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تفسیر میں کرتے تھے اور
 علاوہ اسکے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت میں ہمیشہ مخالفوں کا خوف رہا اور
 شام اور مصر اور مغرب کے لوگ ان کے سر پر اتنے خوف رہا اور اس آیت میں وعدہ
 ہی امن کا تذکرہ اور فرمایا اللہ صاحب یمنی سورہ والیل من وسینجینہا الا
 تَقَى الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَا لَہٗ یَنْزِلُکَیْ وَمَا لَاحِدٌ عَنْہُ فَاَمِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی رَاکَ

اَمَّا وَرَبُّكَ اَعْلٰی وَ اَلَسَوْفَ يَرٰصِفُ ۝ اور اب مجھے دو بجے سے
 اوس شہر میرکار کو جو دسویں ایسا مال دل پاک کر سیکو اور میں کہیں گا اوس پر احسان کیا
 لادی مگر چاہ کر صاف منہ ہی اسی رب کی جو ہے اعلیٰ ہی اور ایت آئندہ کو وہ رہی ہو
 ف یہ آیت حضرت ابو کر رضی اللہ عنہ کے حق میں اور ہی اور بہت اسکا یہ تھا کہ حضرت
 ابو کر رضی اللہ عنہ مالدار تھے سو اوہوں نے سب ایسا مال حلال گناہ میں خرچ کر ڈالا اور فقیر غنا
 ہو گئے چاہے جالیس ہزار درہم اور ہونے صحبت مسلمانوں کی خلعت براری میں اور حد
 واسطے ترس مول لیے میں خرچ کیے اور کافروں کی جو غلام نو جوان مسلمان ہو گئے نہیں اور
 وہ کا رہنمائی اور کو تخلیف دتے تھے سو اوہوں نے سب اٹھ لوہی غلام مسلمان کا دوسر
 مول لیکر جدا کی راہ میں آرا کر دیے اور حضرت ملال رضی اللہ عنہ ایک گورکے علا تھے اور یہ
 ہی مسلمان ہو گئے تھے وہ مردود اکو دل بہر ہو یہی لڑ لڑ کہتا اور اس پاس کے ایک
 حلوانا اور رات بہر اپر مار پڑتی اور یہ حلاجیلا کر دتے اور ہی کشتی تھا کہ حد امیر ایک ہی
 حضرت ابو کر رضی اللہ عنہ سے یہ مکتبی اوس کا فر پائیں قریش بگئے اور اوکو تنہا یا وہ
 حد اب کر بیسے ارٹ آیا اور حضرت ابو کر گہا کہ اگر تیار اول اس غلام پر چلتا ہی تو مجھے
 اسکو اپنے غلام قطاس رومی کے بدلے کاو سکے یا پس وہرا را نترتی ہیں مول لبو حضرت
 ابو کر رضی اللہ عنہ سے ایسی غلام قطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشتر خیاں اور چالیس اونقہ
 اور زیادہ اوس کا و کو دیکر حضرت ملال رضی اللہ عنہ کو مول لیا اور اوکو بیعت بغیر خدا
 صلے اللہ علیہ وسلم کے سنانے لا کر آرا دیا تب اوس کے حق میں یہ آیت مارل سمی آمد تھا
 ہے فرمایا کہ یہ شخص ہے ابو کر رضی اللہ عنہ جو ظالم حق پر بہر گار خدا سے ڈر ہوا لای ہو
 انما مال صرف اسکی رہا صدیکے واسطے ایسا دل پاک کر سیکو جو اسے فی سبیل اللہ دینا کر
 اور کسی مخلوق کے احسان کے بدلے میں ایسا مال نہیں دینا اسلئے کہ کیا او پر احسان نہیں
 سو اس شخص کو ہم دوح سے بجاوینگے اور آئندہ کو یہ اسے راضی ہوگا اگر اس سے
 معلوم ہوا کہ حضرت ابو کر رضی اللہ عنہ کا اللہ کے نزدیک ثواب تھے ہی کہ اللہ تعالیٰ خود دیا
 کرتا ہی کہ یہ شخص ایسا مال صرف اسکی رضا صدیکے لئے خرچ کرتا ہی اور جیسے اللہ تعالیٰ نے

فرمایا میں نے سیکھ کر نبی رسول علیہ السلام کی دلیل ہی اور کمال عالی درجہ ہونے سے علیٰ حق
 اور حق کے بحر العلوم میں پیدا اور فرمایا میں سورہ توبہ میں اَلَا تَتُصَدَّقُونَ
 فَقَدْ بَصُرَ اللهُ اِحَادًا حِجَّةُ الدِّينِ كَقَوْلَانِي اسْتَبْرَأْتُمَا وَالْعَارِ
 اِذْ يَقُولُ لِقَابِهِ لَا تَخْرُجْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا فَاَبْلَ اللهُ مَكِيَّتَهُ عَلَيْهِ
 وَاللَّهُ يَجْعَلُكُمْ تَرْوَهَا وَنَحْنُ كَلِمَةُ الدِّينِ لَقَوْلِ السُّعَالِي وَكَلِمَةُ اللهِ
 اَمِي الْعِلْمِ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلِمَةُ الْكَرَمِ مَدْرُودِ كَلِمَةُ الْحَقِّ كَلِمَةُ الْحَقِّ كَلِمَةُ الْحَقِّ
 سے سوقت اور سکو کلام کا درجہ سے دو بیان سے جب دو تھے عار میں جب کہنے لگا ہے
 رفیق کو دعویٰ کیا امہ ہمارے ساتھ ہی ہر اسے اقرار ہی اسی طرف سے نکلیں اور اور وہ
 اس کی شخص وہ دعوں کرتے ہیں کہ میں اور سچے دالی بات کا درجہ کی اور اس کی بات
 ہینہ اور ہی اس درجہ سے حلت والا ہی رفیق عار حضرت ابو بکر صدیق سے
 امہ میں ہجرت میں تھا ہی ہے حضرت کے ساتھ اور اصحاب بعضی پہلے نکل گئے تھے بعض
 سچے نکل آئے یہ ہوا حاصل آیت یہ کہ اور سوقت میں کہ میں کہ تم تھے امہ خالی سے
 سے رسول کی مدد کی اس ہی پر لگا اگر تم مدد کرو کر دیکھو ہر وہاں ہیں اور اور اصحاب کو کو صحت
 دھبی امہ میں کہ رسول صلی علیہ وسلم کے ساتھ نکل کر دو دن صاحب ہاڑ میں کہ
 نام اور اس کا قور ہی جیسے تھے اور سدل رکھارنے قصد آنحضرت کے قتل کا مصمم کیا تھا اور جب
 آنحضرت صلی علیہ وسلم اوس عار میں پہنچے تو ان کو مگر نے آنسو سے عرص کیا کہ اگر
 کوئی مشر کو میں سے لئے قدم کی طرف لگاہ کرے توالت ہوکو دیکھ لیگا آنحضرت سے دمایا
 مَا ظَنُّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا نَبِيَّ اللهُ مَا لَنُفْعَا اور اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ مکر صدق کی صحبت
 کا کا وہی سبب لگا ہوا ہے کہ صحابہ اور صحابہ کے کہ مکر اور اسکا شیعہ ہی اور
 حضرت عاتق رضی اللہ عنہ ہی رسول ہی کہ والدین سے وقت طبع عقل آجیسے دیدار تھے
 اور کوئی روہ میں گدو ماتھا کہ رسول علیہ السلام صبح و شام ہمارے پاس آتے تھے اور جب
 مسلمانوں کو کا درجہ ایہ پہنچا تو آنحضرت صلی علیہ وسلم نے دمایا کہ تمہاری ہجرت کا مقنا
 جگو دیکھا گیا ہی کہ وہاں کچھ میں ہیں اور وہاں کو دریا میں ہی امہ اور اس کے مسلمانوں سے

اَلَا تَتُصَدَّقُونَ
 فَقَدْ بَصُرَ اللهُ

یہ ہے کہ میں نے سیکھ کر
 نبی رسول علیہ السلام کی
 دلیل ہی اور کمال عالی
 درجہ ہونے سے علیٰ حق

دینہ میں ہجرت کی اور باجر حبشہ کے بھی دینہ میں آئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہی ساری
 دینہ کی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو ای ابو بکر امیدوار ہو نہ کہ شکوہ
 ہجرت کا صادر ہوا و کس وز سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ملازمت آنحضرت کی حبشہ خنیا
 کی اور دواؤں چار حبشہ مکہ گہرین بندہ ہی ہو تیار رہتے ہر ایک روز عین دو ہفت
 آنحضرت ابو بکر کے گہرین تشریف لائے اور فرمایا کہ اذن ہجرت کا ہوا انجکو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
 ایک انٹ آنحضرت کو دیا اور عالت اور اسمائے زاد اور احد مہیا کیا اور شب بخت نہ غرہ
 برقع الاول کو حضرت صدیق کے گہر سے برفاق اوٹیکے آنحضرت مکہ سے باہر نکل کر جبل
 ثور کے غار میں کتین کو کس کے سے ہی چھپے اور خدا تعالیٰ کی قدرت کی اوسمیات درخت
 لیکر کا اوس غار کے موضع پر پیدا ہوا اور جنگلی کپوتر نے اس کے موضع پر گھوسلنا مار
 اڑے دیے اور مکرٹی نے جالائتا کفار اوس غار کے دروازی پر اگر یہ علامتین دیکھ کر ہر
 اور جوقت کہ نہ دو نو صاحب مکہ سے باہر نکلے تو ابو بکر بھی آنحضرت کے آگے اور بھی تھے
 ہوتے تھے لیکن کسی کو کسی کا فر آپ کے آگے یا چھپے سے نہ آجا اور جب غار پہنچے تو آنحضرت
 کو وہاں کھڑا کیا اور اول آپ غار کے اندر جا کر اوس کو صاف کیا پھر آنحضرت کو اندر لے گئے
 اور تین رات تک دو نو صاحب وہاں رہے اور اپنے دو نو اونٹ حوالہ ایک شخص کے
 بنی دہل سے کئے یوعدہ اسکے کہ بعد تین شب کے غار کے دروازہ پر حاضر کرے اور اوس کو
 رہبر دینہ کا باجرت مقرر کیا تھا اور ان تین شبوں میں عبداللہ بن ابی بکر رات کے وقت
 کا فرد کی خبرین انکو پہنچا جاتی تھے اور بعد تین رات کے وہاں سے اونٹوں پر سوار ہو کر
 رہبر کو ہمراہ لیکر کفارہ ذریا کی راہ سے متوجہ دینہ کے ہوئے جب قبیلہ بنی مدلیج پر پہنچے
 تو سراقہ بن مالک کا فر انکے پیچھے سے پہنچا اس کے کہ کفار مکہ نے اوس کو مال بہت
 دینا مقرر کیا تھا اگر ان دو نو کو نایا ایک کو مارے پس سراقہ آنحضرت اور صدیق کے
 قتل کے قصہ سے نکلے اور قریب لے گئے پہنچا تو اوس کے گھوڑا بچا یا تو پہلا اور سراقہ زمین پر
 گرا اور ہر سوار ہو کر انکے دیلی ہوا اور اب اس نزدیکی پہنچا کہ قرآنہ پیغمبر علیہ السلام کی کشتی
 او سو قوت دو نو مایوں اوس کے گھوڑے زمین میں دھنس گئے اور انوک زمین میں غرق

يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا کہی ہے کہ گنہگاروں کو ان کے گنہگاروں کے گنہگاروں کو پھر سخت
 کر دیتے ہیں آؤں گے اور گنہگاروں کو پھر اگر حکم مانو گے دیکھا گنہگاروں کو پھر اچھا اور اگر
 بٹ جائے جیسے پٹ گئی پہلی بار مار دیکھا گنہگاروں کو ایک دہر کی مار ف مخلیق کے معنی ہیں چھ
 روہ جانوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سال صلح حدیبیہ کو مکہ کی طرف تشریف لائے تو کتنے
 ایک خراب کردہ دین کے رہتی تھے حضرت کے ساتھ گئے جب پہر کاٹے کچھ کچھ عذر کرنے لگے چنانچہ
 اوکھا قصہ سورہ فتح میں مذکور ہی اونہیں مخفی کے لیے حکم ہوا آنحضرت کو کہ تم اونے کہہ دو کہ
 ہی کہ تم بلائی جاؤ گے سخت لڑائی کرو انوکھے مقابلہ کے لیے کہ وہ بنی حنیفہ بن قوم مہملہ کذاب
 کی اور اور نہ کہ جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ لڑے پس اگر تم اطاعت کرو گے یعنی خلیفہ کی اس وقت
 میں تو تمکو ثواب اچھا ملے گا اور اگر روگردانی کرو گے جیسے روگردانی کی تھیں پہلے تو تمکو عذاب
 دیکھا درد دہندہ اور ظور پس عذرا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا پس اس سے
 خلافت صدیق کی ثابت ہوئی کہ یہ خلیفہ برحق تھے جب تو انکی نہ اطاعت کرنے پر عذاب
 الیم کا وعید فرمایا والا کا میکو بد کہ جو تا ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابو الحسن
 امام ابو العباس وغیرہم رحمہ اللہ علیہم نے کہا ہی کہ خلافت صدیق کی قرآن میں اسراریت کے ثابت
 ہوتی ہی اور روگردانی والا انکی دعوت یعنی بلائیے عذاب دیا جاوے گا ساتھ عذاب دنا گ
 پس کیا حال ہوگا اسکا جو لعن و طعن کرے انکو اور نسبت کفر کی کرے انکی طرف عباد
 باندہ نہ مدارک وغیرہ باب دوم سرانج بیان اون حدیثوں کے کہ تمام
 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَسْتَوُوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَتَقَىٰ مِثْلَ أَحَدٍ
 ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدٌ حِمٌّ وَلَا نَضِيفًا روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ
 فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم میرے صحابہ کو پس اگر ثابت ہو کہ ایک
 تم میں سے خرچ کرے راہ خدا میں مانند کوہ احد کے سونائے چنچے گا ثواب اسکا ثواب ایک
 انکی کو اور نہ آدمی کو کو ف نہ برا کہو انی یہ خطاب حضرت نے اپنی صحابہ کو کیا
 اس لیے کہ وارد ہوا ہی کہ سب اس حدیث کے فرمایا یہ تھا کہ درمیان خدا میں دلیر کے

اَمَّا تِلْكَ اَنْفُسُ الَّتِي فِي سَمَائِكُمْ فَهُمْ لَهَا مَالِكٌ ۚ فَتَقْتُلُوهَا فِي سَمَائِكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا حَافِظٌ ۚ وَمَا تَدْرِي مَا تَفْعَلُونَ
 حضرت بہت اوشے سر مبارک ابا طرف آسمان کے لیے بہت انتظار روحی کے پس فرمایا آنحضرت
 کہ سبب اس کے کہ آسمان کے لیے جس جو کہ چارہ میں گستاخاؤں کی آسمان کو وہ چیز کہ وہ
 کیا جاتا ہی اور تھیر کر لگی اس کے لیے نیسے ہٹا اور پٹنار در قیامت کے جسکے فرمایا اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ
 یعنی جب آسمان چر جاوے اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ یعنی اور جب آسمان بہت جاوی اور میں سب
 اس کے ہوں اپنے صحابہ کے لیے پس چر جاوے گا میں اس عالم سے آوگی میری صحابہ کے وہ چیز کہ وعدہ
 دئی جاتے ہیں یعنی فتنہ اور لڑائیاں اور اختلافات اور مرد ہو جانا بعضے اعراب کے اور اصحاب
 میرے باعث اس کے کہ میں میری اس کے لیے پس چر جاوے گا میں اس عالم سے آوگی میری صحابہ کے وہ چیز
 کہ وعدہ دئی جاتے ہیں کہ سبب کہ شامل ہیں آفتاب چاند کو اور مراد جاتے
 ہے ستارہ کیسے پٹنار اور کدور اور مخدم ہونا اور کتا ہی جسکے فرمایا اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ
 وَاِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ یعنی جب چر جاوے گا میں اس عالم سے آوگی میری صحابہ کے وہ چیز کہ وعدہ
 است میری کو وہ چیز کہ وعدہ دئی جاتے ہیں یعنی چارہ ہٹا اہل خیر کا اور اہل شر کا اور قیامت قائم
 ہونی اور ہر واقع ہونا فتنوں اور بدعتوں اور حوادث کا اشد وہ ہی اس طرف گئے شر کے
 وقت جاتے رہے اہل خیر کے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ان میں تھے تو بیان کر دے
 تھے کہ لے لے وہ چیز کہ اختلاف کرتے تھے اس میں پس وفات پائی حضرت نے اور خود رائی ہوئی
 لوگ اور مختلف ہوئے خواہ میں نفسانی ہوئی صحابی کہ سند پڑتے تھے ہر امیر میں آنحضرت کے
 مابین قول و فعل یا دلالت حال کے پس جسکے مفقود ہو صحابہ کہ تم ہو انوار اور قوی ہوئے یا کلیات
 اور ایسی ہی حال آسمان کا ہی وقت چارہ رہے ستارہ کے چنانچہ اسے فرمایا آنحضرت نے اِنَّا جَاءُكُمْ
 بِالْحَقِّ بَايَاتِهِمْ اَقْدَرْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ ع ۙ اور فرمایا یَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ مَنَعَ فِرْعَوْنَ
 فَمَا مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ
 نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيَعْرِفُونَ اِنَّمَا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ صَاحِبِ
 صَاحِبِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقْتُلُهُمْ مَنَعُوا
 عَلَيْهِ وَفِي دَاوِیۃِ مُسْلِمٍ قَالَ یَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ مَنَعَ فِرْعَوْنَ فَيَقُولُونَ اِنَّمَا مِنَ النَّاسِ

ہر امیر میں آنحضرت کے
 مابین قول و فعل یا دلالت حال کے
 پس جسکے مفقود ہو صحابہ کہ
 تم ہو انوار اور قوی ہوئے یا کلیات
 اور ایسی ہی حال آسمان کا ہی
 وقت چارہ رہے ستارہ کے
 چنانچہ اسے فرمایا آنحضرت نے

[illegible]

میں مذکور ہوا مسجوداً آنحضرت کا اور فضیلت اذکے صحابہ کی اور تابعین کی اور تبع تابعین کی
 یعنی تینوں قرونوں کی جیسے کہ حدیث آئندہ میں صراحت مذکور ہے اور اس روایت میں تین قرون
 مذکور ہوئے اور فقط مسلم کی روایت میں کہ آگے اوسکے ہی چار قرون مذکور ہوئے اصحاب تابعین
 اور اتباع اتباع اصحاب اصحاب بخاری کی ایک روایت میں ہی پنج حدیث خیر القرون کے چار درجے مذکور
 ہوئی ہیں اور چونکہ اہل خیرنا درجہ چوتھے قرون میں اقتصار کیا میں ہی قرون پر اکثر روایتوں میں
 بسبب کثرت اہل علم و صلاح کے اور قلت یوقوفی اور ان کے او میں پس صحیح مسلم میں ہمیشہ سے
 ہی بطریق مرفوع کے خیر الناس القرون الذی انما فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی
 طبرانی نے ابن سعد کے بطریق مرفوع کے خیر الناس قونی ثم الثانی ثم الثالث ہے بھی قونی
 لا خیر فیہم مع x x اور فرمایا خیر امی قونی ثم الذین یلتزم ثم الذین یلتزم
 ثم بعدہم قونی ثم لا یستہادون ولا یستہادون ولا یحیون ولا یؤمنون وینزلون
 ولا یہون ویظہر فیہم التیمن ورویایہ ویخلفون ولا یستخلفون متفق علیہ
 ورویایہ لمسلم عن ابی ہریرہ ثم یخلف قوم یجوز الشیئة یعنی بہترین امت میرے قرون
 میری یعنی اصحاب میرے بہترین امت کے، لوگ ہیں کہ متصل اوسکے ہیں یعنی تابعین پہلے لوگ
 کہ متصل ہیں اوسکے یعنی تبع تابعین پہلے تحقیق بعد ان تین قرونوں کے ہوگی ایک قوم کہ گواہی دینگے اس
 حال میں کہ نہیں طلب کیا دیگی اوسے گواہی اور خیانت کرینگے اور امین نہ کرے گا وینگے اور اعتماد
 نہ کیا جائیگا اور پہلے حیات اذکی ظاہر ہوگی کہ اصل محل امانت ہونگے اور نذرمانیگی اور وفا
 نہ کریگی اور ظاہر ہوگا او میں مٹا یا اور ایک روایت میں ہی اور قسم کہا وینگے اور نہ قسم دے گا وینگے
 یعنی تمہیں کہا دیں گے بلا ضرورت وغیر حاجت نقل کی یہ حدیث بخاری سلم نے اور سلم کی ایک روایت
 میں ابو ہریرہ یون ہی کہ پہر چچہ آدمی ایک قوم کہ اوست کہیگی قریبی کوف قرون ہرزمانہ
 لوگ اور وہ مقدار توسط کے ہی پنج عمر اہل زمانہ کے لیا گیا ہی یہ لفظ اقران سے لیں گے یا وہ ایسی
 مقدار ہی کہ نزدیک ہو ہیں اوس میں اوس زمانہ کے لوگ اپنی عمر دین اور احوال میں اور بعض روایت
 کہا کہ قرون چالیس ہیں گاہ ہوائی اور بعض روایت کہا آٹھ برس کا اور بعض روایت کہا سو برس کا لیکن بہت
 صحیح قول یہی ہے کہ معتبر اوس میں کوئی عدد معین زمانہ سے نہیں ہے پس قرون آنحضرت کا صحابہ

ایضاً
 قرون ہجرت
 واما قرون ہجرت
 ہجرت

ایضاً
 قرون ہجرت
 واما قرون ہجرت
 ہجرت

[illegible]

سید محمد علی

مِنَ الْإِنْسَانِ أَعْمٰهُ وَلَا يَخْلُوفُ رَجُلٌ بِأَمْرٍ إِلَّا قَوَاهُ الشَّيْطَانُ تَاللَّهِمَّ وَمِنْ
 سِرِّهِ خَسَنَةٌ وَسَاءَتْ لَهُ سَيِّئَةٌ فَهُوَ مِنْ مَعْنَى تَعْلِيمِ كَرْدِ مِرْی بَارِوَنِی
 زندگی میں اور بعد ازیکے ہی اسلئے کہ وہ نیکترین تھا ہے بنی ای است پر وہ لوگ کہ ترسے بن بعضی
 تابعین پر وہ لوگ کہ ترسے بن بعضی تابعین پر طاریع ہو گیا جوت اور خیانت بہانہ
 کہ تحقیق ایک شخص ہو گا کہ قسم کہا و لگا حال آنکہ قسم نہیں دیا و لگا اور گویا لگا حال آنکہ
 گویا ہی نہیں طاریع لگا آگاہ ہو جو محض خوشگے اوسکو چون بچ بہت کا بنے چاہے کہ چون بچ
 بہت میں رہے کہ بہترین جگہ بہت کا ہی پس یہ کہ لازم بکے باعث کہ بہت شیطانی
 بنا ہے تنہا کہ ہی بنے جو کہ خود رائی ہی اور ثابت باعث کی نہیں کرتا اور شیطانی وہ شخص دور
 ہی اور مرگ نہ تھا ہور دساتر عورت اچھینے کے اسلئے کہ شیطانی قیرا ان میں شخصو لگا ہی کہ
 مرد اور عورت اور شیطانی ہیں پس ضرور ہی بکھا دیکھا اون دونوں کو اور کب خوش کرے کسی اور
 اور غمگین کرے اوسکو یہی اوسکی پس ہوسن ہی **ت** نیکترین تھا ہے بنی ای است اور
 کیونکہ نہون کہ مصاحب ملازم اور حاضرین درگاہ خیر اسکے اور تربیت یافتہ علم و عمل اور نیکے ہیں
 اور او میں سے کہ جنہون نے ملازمت و صحبت نہیں کی دیکھنے والے حال بالمال او نیکے تھے شیخ ابو طالب
 مکی رحمہ اللہ علیہ لکھا کہ ایک نظری کہ حال مصطفیٰ پر پڑے ایسا کچھ حاصل ہوتا تھا اور کثرت کا ہوتا
 تھا کہ او کو وہ چلو میں اور خلوت میں نہیں ہوتا اور ایمان عیانی اور یقین شہودی کہ اوسکے لیے
 ہی کسی کو وہ ان شرکت نہیں جیلہ اللہ علیہ و علیہم اجمعین یعنی تبع تابعین میں گروہ بہترین
 اور بزرگ سے ہیں اور غالب اون را تو میں اور اون را ز کے لوگو میں صدق و دیانت اور عفت
 و امانت تھے یہ اونکے ابراہیم لکس جو اچھا کہ فرمایا بہر طاریع ہو گیا جوت و خیانت دین و نا
 میں بہا شاہہ ہی طرف ظہور و شیوع بہ عتوں اور غول شہون نفسانی کے لازم بکے باعث کہ بنے
 سواد عظم کو اور اوسب جزیر کو کہ اوسپر جنورین صحابہ اور تابعین اور خلف صالحین کے اور نسبت
 اونکی کہ پس داخل ہی اس میں محبت اونکی اور بزرگ جانتا اور لگا پس ہوسن ہی یعنی علامت
 ہوسن کامل کی یہ ہی کی نیکی کہ نے خوش ہوا اور اگر یہی وجود میں ہے تو غمگین و ناخوش ہوا
 اور کہا ہی علامت کہ یہ نشان ہی نہنگی دل کا اور منافق جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا برازی

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

انجکو تو ابوبکر کے پاس **ف** ظاہر اید عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امام و قاتل
 اسی ہی اور ظاہر اس حدیث کے ساتھ ہی ظرافت خلافت الی بکر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 لیکن نص قطع نہیں ہی اور باوجود اس کے دلالت کرنی ہی اور تفصیل و سبب اور حجت و علما
 اس پر کہ نص قطع طبعی قطع کرنا ہر کسی طاعت میں نہیں ہی اور صحت خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی باجماع صحابہ
 کے ہی اور شیخ ابن عساکر نے کہا کہ یہ من دعویٰ نص کا ابوبکر کی خلافت نہ کہا ہی اور اس بات کی ہی اسے
 اعلم بحدیث **ح** وعن عمرو ابن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ علی حبشہ
 ذات السلاسل قال فانیثہ فقلت ائی الناس احب الیہ قال عائشہ قلت
 من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال عمر فعد رجلاً فسکت غافۃ ان یحکم
 فی ارجلہم اور روایت کیا بخاری سلم نے عمر بن العاص کے کہ تحقیق ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور
 امیر کو اور پراکت نہ کر کے کہ ذات السلاسل کو بھیجا تھا کہ امام ایک شخص کا ہی کہا عمرو بن ابی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ہے کہ کون محبوب تری طرف آئے کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ
 محبوب ہی لوگو کی طرف تری عورتوں میں سے کہا ہے کہ وہ میں سے بھی سوال کیا اسے ہی یا عمر
 یہ ہی کہ مرد و عورتوں سے کون بہت محبوب ہی یا ماہاب اس کا ہے ابوبکر کہا ہے ہر کون بہت محبوب ہی
 فرمایا عمرو بن ابی آنحضرت اور رد و بکری نے بعد اور سوالوں کے کہ اس میں میں ہی اس سے
 بخوف اس کے کہ گردا میں اسے بکریں آخر لوگوں کے یعنی نام لوگوں کے آخر یا آخر اوں لوگوں کے کہ وہ
 میں ابوبکر اگر وہ چنا میں اسے **ف** کون محبوب تری طرف آئے یعنی اوں لوگوں میں سے کہ وہ وہ میں
 آپ کے زمانہ میں یا وہ میں اسے شکروں اور یہ سب ہی کہ سب لوگوں کے سوال کا یہ تھا کہ جسے لوگوں کا
 امیر کر بھیجا تو بعد اویں بھیجی کے ابوبکر کی تک کے ابوعبیدہ بن الجراح کو بھی ساتھ دو سو ہزار گونے
 انصار اور مہاجرین میں کہ ابوبکر و عمر ہی او میں سے لیکن امامت عمر ہی کہ ہے پس فتح ہوئی
 سلیمان نوکی اور کافر ہاگ اور خوف عمر بن العاص کے خیال میں یہ آیا کہ میں ہضم جو کہ میں اسے کہ ہے
 ساتھ ابوبکر بھیجا جس پر کہ ہے تو آنحضرت یہ پوچھا آنحضرت نے ایسا جواب دیا کہ طبع او کی قطع
 ہو گئی لیکن یہ وہ ہی احتمال اول کو کہ مراد عام آنحضرت کی اہل زمانہ میں یہ جواب حضرت کا کہ فرمایا
 عائشہ الخ بدع **ح** د اور یہ بخاری میں ہی کہا محمد بن حنفیہ نے کہ بیٹے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

نہ روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہنے لگے اور بیکہ رو رو اپو کو مکر رضی اللہ عنہ لیس دیکھ عرا اور کما
 دوست را کہتا جو میں کما کہنے عمل سری عام ہو کر اسد مل ائی کر کے ہوتے ج ایک لک دون عرا
 کو کیسے بھی نہ رہا حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا مہد عمل ایکرات او لیکے ہوتے واپو
 او کی سے بھی نہ رہا حیات آنحضرت کے ای پر ہات او کی کر لیں دات کہ ستر کیا اور حرت
 کر او میں او کی کہ ساتھ آنحضرت کے طرف ہار کے لیس چکے بھی آنحضرت بھی ایسا کہ وہ سلم اور او کو
 طرف سے نکلتے اور وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پایا او میں کہا او کو کہ قہم ہی صا کی نکلو
 پہا جل تو عا پس بہا یک کہ در اجل ہو و میں سے ایک اسنے کہ اگر ہوا او میں کہہ بھی نہ ہوئی
 شیم زمین یا میراتہ اور اس باہد سار پہ کھو و عرو کہ تو بھی کھو صرا و کما یہ آنکو لیں اجل
 ہوئے او کی عا پس پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیس ہاڑا او کو کہ او کو کہے اور ما عا کی
 ایک خاص میں کئی ایک عوراج لیں ہاڑا او کو کہے نہ مدایا اور مد کیا سورا کو نہ مد کے جہو
 ادماقی رہے اوں عوراج میں سے دو عوراج لیں بدی او میں دو دو مالوں اسے مہد لقیہ کے
 میں ہدیں بھی چکے نہ بدی سے کہہ اوں سورا جو کے اہر ہر کو کھو رجا تو دو دو یا نو ار او کے
 کما کہ راہ تو ہی حاد کی رو پہ پڑ کہا او کو کہے آنحضرت کو کہ آئیے لیں اجل ہو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اور کما سورا کما گویا باہر آرام کیا لیں کما سار سے او کو کہے با و میں عوراج
 سے اور نہ تھا او کی کو خوف سے کہ کھا گیا و میں بھی عرو اصیل اللہ علیہ وسلم لیں گئے آمو او کو کہے
 بھی عرو اصیل اللہ علیہ وسلم کے عرو صا کی کہ یہ بھی لیں مدار ہو آب اور دیکھا رانا او کو کہے
 لیں ماما آنحضرت لگیا تو عو کما ای او کو کما او کو کہے کما لگیا میں تھا ہوں مہر ان پے لیں لیں
 آتہ ہر سارک آنحضرت کما مائی مئی و جیر کیا ہے او کو کہے عرو و او اندا ہر رجا کما
 ہر سار او کو کہے او ہو ابھی سہت ائی کر کا اور ائی مہوں ائی کر کا کہ او کو کہے ہوں کو عمل تمام
 عرو میر کے مل عمل او کو کہے کہ ہوں و میں بھی جیست ہائی عرو اصیل اللہ علیہ وسلم مہر ہو
 بیضے سار او کو کہے میں دیکے ہم کو کہے لیں او کو کہے اگر مذہب کے عرو میں او کو کہے مامو یا نہ ہے کما
 تو آتہ ہوا کہ دیکھا تہ او میر بھی ایک لہو بہا لیس ہی او میں لیں کہا جیست ہی عرو اصیل
 اس کے موافقت اور اہل سے کہ لو کہے او میر جی کہ وہاں او کو کہے لیں کما عرو اصیل او میر جی

اور پھر افسوس والا ہوتا ہے کہ جاہلیت میں اور سنت و نامہ ہو گیا اسلام میں یعنی ایام اسلام میں اور پنج
احکام اور سیکے تحقیق نشان یہ بھی تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنی پس نہیں پہنچ سکے ہیں ہم طرف
یقین کے ہیں ضروری ہمارے لیے غریب اجناس کو مال اور تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالیٰ کے
اَلَمْ تَكُنْ لَكُمْ دِينًا قَدْ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ لَيَعْنَتُنَّ يَوْمَئِذٍ اُولَئِكَ دِنٌ يُّورَا اَيُّ مَنِّي تَهَارُ
اور تمام کی جتنے قبر نیست اپنی کیا ناقص ہو گئے دین اور حال انکے میں زندہ ہوں وقت آرام کیا
پس ہونا عالم کا عبادت ہی جیسے کہ ہونا ظالم کا عبادت ہی ہتہ دو اعتباروں مختلف یعنی ظالم
کا ہونا اس آئینہ کو موطاعت ہی اس لیے عبادت ہو اور ہونا ظالم کا عبادت ہو اس لیے کہ
کہ اس آئینہ میں ہی حلقی اوتی رہے اور ہوا ہی کسبت اور کر کا آخر عمر میں کہ سارے تہہ کے
اترے وفات ہاں پھر حاصل ہو ہی اُن کے لیے ہمارے اس حالت میں کہ رفیق ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ ایسا تھا کہ جسے حضرت فضل علیہ السلام کو خیر میں ہر کے گوشت
میں زبرد دیا تھا اور وقت وفات کے اسکا انتظار ہوا اور کہا ہنس دینے کے ہم نہ کوہ یہ کہنا
بطور انکار کے تھا کہ منکر ہو گئے وجوب رکوع کے اور کہا جھکو آیا تو سچا تھا اچھے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہدایت غصہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسبتی کرنے پر اور اس میں کمال
شجاعت اور قوت دینی ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یا جو دیکھ آیا ہی کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ ہی ساتھ عمر کے شریک تھے اس میں لیکن کچھ خیال کیا اور ہوا ہے اسکا۔
فصل در مناقب عمر رضی اللہ عنہ کے **وقت** مناقب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے بہت ہیں اور کافی ہیں اور انکی منفعت میں یہ کہ تا سید کی خدا تعالیٰ نے دین کی سبب اُن کے
ساتھ قبول کو نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کے اور کے اعلیٰ اور فضیل یہی کہ
الہام کے جاتے تھے ساتھ صواب کے اور دالاجا تا تھا اُن کے دل میں حق اور موافق بڑی تھی
رای او انکی سبب ہتہ وحی اور کتاب کے اور رای او انکی دلیل ہی حقیقت خلافت صدیق کی جس کے
قبل ہونا عمار بن یاسر کا دلیل ہی حقانیت علی رضی اللہ عنہ کی رضی اللہ عنہم جمیع اور روایت
کی ابن مردودینے مجاہد کے کہ ہا تہ عمر اپنی عقل سے کہنے ایک بات پس نازل ہوتا ساتھ
اُس کے قرآن اور ابن عساکر علی رضی اللہ عنہ سے لایا ہی کہ قرآن میں ایک ایسی عمر کی رای

سابقہ عمر رضی اللہ عنہ

میں تھے ہی اور اس سے لڑائی بطریق مروج کے کہ آنحضرتؐ فرمایا کہ میں لوگ ایمان بات
 ایک تیرم اور کہے ہر آدمی کہ کر کہ اور قرآن مانہ اور جس کے کہ کہے عمر کہ ادا کہ اسنی
 مے مایہ لکھا اور کہا کہ اسواقعات عمر کے زیادہ میں ذکر کیے جن مقامات پر ح ۴۰ اور روایت
 کی عاری اور سلم کے کہ دیا بار سولہ اصلے اور سلم نے لکھا کان مما قبلکم میں لکھا
 حذو کان یاک احدثی اُمیق قانہ عمر یہ تحقیق تھے الہام کی گئے رج اول
 لوگوں کے کہ تھے پہلے سے متوفی تھے لہذا اگر جو میری امت میں کوئی تو میں تحقیق وہ عمر ہوگا
 خطبہ میں کہ ساتھ مردال مند کے کسی علم کی گویا ساتھ الہام بات کیا قانا ہی اور عمر
 دیا قانا ہی میں کہہا یہ کتاب ہادی میں لکھا ہی اور مجمع الحارین کہا حدیث وہ شخص کو قانی
 جاتی ہی اور کے دلس باکیات میں خود میں کی ساتھ اس کے حدیث راست ایمانی سے مصر میں ہوا
 خطبہ ساتھ اس کے حکو جانہ ہی اسے مدویں سے اور بعضوں کہا کہ حدیث وہ ہی جب
 دہل کرے ساتھ ایک نیز کہ وہ صواب ہو کہ یا حدیث کیا گیا ہی ساتھ اس کے اور بعضوں کہا
 کہ کلام کرتے ہیں ساتھ اس کے ملاکیا پس اگر جو میری امت میں کوئی الح مقصود تک تردد مع خود
 حدیث کے اصل میں نہیں ہی اس لیے کہ امت حضرت کی اقتل امتوں کی ہی حکم الحظ امتوں میں موجود
 ہوں تو اس امت میں بطریق اولیٰ ہو گئے ملکہ مقصود تاکید اور تحصیل ہی جیسکہ کہتے ہیں کہ اگر
 امیر انوی درست مابین جو تو ملانا ہو گا مراد اختصاص خلائی ہی ساتھ کمال و کسب کے
 اور روایت کیا عاری اور سلم کے کہ اس حدیث الی وفامر علی اسناد عمر الخطا علی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ فیسوا من فرسین تکلمتہ ویستکرتہ
 عالیہ اصوا من قبل اسناد عمر من فادہا الحجات قد حل عمر و رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تصحیح فقال افحک الله سبک یا رسول الله فقال البسی صلی اللہ
 علیہ وسلم شیت ہی لکن لا الالائی کئی عیدی فیما سمع صوابک استلذ لیلجائ
 فقال عمر یا عدوات انی عنی ولا لہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقل نعم انت اقطا واعط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ یا مخطا
 والیدی فی سبید و ما لقیك الشیطان ساکتا فی اقطر الا سبک فی غیر خفاء

حدیث طائیفہ کی ایک حدیث میں ہے کہ عمرؓ نے فرمایا کہ میں لوگ ایمان بات

یعنی بروا لگئی مگر عرضی اسے نہ واسطے آئیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آنحضرت
 کے پاس نہیں کتنی ایک عورتیں تھیں جن کے کلام کرتی تھیں آنحضرت سے مراد عورتوں سے ازواج
 مطہرات ہیں کہ فقہ طلب کرتی تھیں آنحضرت کے اور بہت طلب کرتی تھیں یہ نسبت آپ کے کہ آنحضرت
 اوں کو پہنچا رہے تھے درحالیکہ بلند تھیں آواز میں اور عورتوں کی پس جبکہ اذن یا با عرضی اسے اور چاہا
 در آنا اور اٹھیں وہ عورتیں اور درین طرف پردہ یعنی تاکہ چھین پس داخل ہوئے عرسا است
 میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسے تھے یعنی مسکتے تھے پس اوٹھنے اور بہا گئے عورتوں کے
 پس کہا عرضی اسے کہ جیتہ منہ اے اللہ وانت آپ کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کہ نفع کیا ہے ان عورتوں سے کہ تھیں میرے پاس اور غوغا کرتی تھیں پس جب کہ سے اوہوں نے آواز
 تیری جلدی سے تو گئیں پردہ میں یعنی ترے ڈر سے کہا عرضی اسے کہ تھے خطاب کر کر اور ان
 عورتوں کو کہ ای دشمنوں اپنی جانوں کی آیا بہت برکتی ہو اور دروٹی ہو محبت اور بہت نہیں ہو کر
 تم بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عورتوں نے کہ ان درے میں ہم جسے کہ تو نہایت سخت خواہر
 نہایت سخت گو ہی پس فرمایا بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اور کلام کر اور نہ انکسرت کرانکے
 جواب کی طرف ای بیٹے خطاب کے قسم اوس فرات کی کہ یان نبوی اوس کے ہاتھ میں ہی ہرگز نہیں
 ملتا جسے شیطان اسحات میں کہ تو چنے والا ہو تا ہی ہا میں مگر کہ چاہا ہی شیطان اور راہ میں
 غیر راہ تیرے کہ بلند تھیں آواز میں اور عورتوں کی احوال ہی کہ بلند کرنا آوار کا ہو چلا
 ہی کے بلند کرنے آواز کیسے اور آواز میں صلی اللہ علیہ وسلم کے اور احوال ہی کہ بلند کی آواز
 اور نیکی ہوئی ہو بسبب اجتماع اونیکے آواز میں یہ کہ کلام ہر ایک کا با تفرادہ بلند تھا آنحضرت
 کی آواز سے کہتا ہوں کہ نہیں ہی اس کلام میں دلیل اسیر کہ آواز میں اونکی آنحضرت کی آواز سے
 بلند تھیں تاکہ وارد ہوا اشحال ساتھ قول اللہ کے یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم
 فوق صوت النبی الخ ای ایمان والوں بلند کرتم آواز میں اپنی اور آواز میں کے مد بلکہ مراد یہ کہ
 کہ اوہوں نے اوس حالت میں برخلاف عادت نہ آواز کی اپنی کے بلند گئیں تھیں اپنی کلام کرنے میں
 ساتھ آنحضرت کے با عدا جس خلق آپ کیے رہتے ہوا دے الخ یعنی ہمیشہ خوش رکھنے کہ باعث ہی آپ کے
 انہوں نے کہتے کا و لیکن بالضرور کہ یہ ہی اسکا اور ظاہر ہوا ہے کہ کوئی اور عجز پس مطلع کبھی نہ ہو

تبارک و تعالیٰ نے انہیں اپنی رائے اور ذہن اور جسم کی اور صاف دھندلے ہوئے کے بیوی بیوی
 ابو طلحہ انصاری کی اور ان اس بن مالک کی اول مالک کھانج میں تین ہزار اوطح کے گاجین
 آئین ج ج ج اور ذراست کیا بخاری و سلم نے کہ فرمایا یٰٰنَا اَنَانَا اِنَّا اَنَانَا
 یَعْرِضُونَ عَلٰی وَاَعْلٰیہُمْ فِیْہِمْ مِّنْہَا مِلَاجُ الشَّیْءِ وَفِیْہَا مَا دُوْرَ ذٰلِکَ وَعِزِّہُ
 عَلٰی عِزِّہِ الْخَطَابِ وَ عَلَیْہِ مَنَیْضُ حُجْرَہِ قَالُوْا اِنَّمَا اُوْلَکَ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
 قَالَ الَّذِیْنَ یَعْنٰی اَوْ سَوِّیْہُمْ کَیْنِ سَوِّیْہُمْ اَو کَیْنِہُمْ لَوْ کُنُوْکُمْ رُوْیُوْرَ لَاجَلَاتِہِمْ اَو رُوْیُوْرَ
 جَاتِہِمْ مَّجْکُوْرَ اَو رُوْیُوْرَ مَکْرَہِہِمْ اَوْ مَکْرَہِہِمْ اَوْ مَکْرَہِہِمْ اَوْ مَکْرَہِہِمْ اَوْ مَکْرَہِہِمْ
 سب سے ہیں کہ مکر میں اولیٰ اور رُوْیُوْرَ لَاجَلَاتِہِمْ اَوْ رُوْیُوْرَ لَاجَلَاتِہِمْ اَوْ رُوْیُوْرَ لَاجَلَاتِہِمْ
 کہتے تھے اوسکو یعنی زمین میں لپیٹ دے گی اوسکی کہ بعض صیغے ہیں کہ بغیر کی آیت کے
 اس کے کہ کچھ کہ فرمایا آنحضرتؐ کہ بغیر کی صیغے کو ساتھ رکھ کر کچھ کہتے ہیں کہ کچھ کہتے ہیں
 اولیٰ کہ سب سے اونچے تھے اس طرح کہ بغیر کی صیغے کو ساتھ رکھ کر کچھ کہتے ہیں کہ کچھ کہتے ہیں
 ہو گا کہ میں ایام خلافت اور کی میں یا عیسیٰؑ و مریمؑ و یونسؑ و ابراہیمؑ و نوحؑ و آدمؑ و ہابؑ و
 اوسکی حالت حیات میں ج ج ج آیت فرمائی اِنَّا اَنَانَا اِنَّا اَنَانَا اِنَّا اَنَانَا اِنَّا اَنَانَا
 حجتی آیت کا دی الرئی حجتی فی الخطابی قد اعطیت فی حجتی فی الخطابی قَالُوْا
 فَمَا اَوَّلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْعِلْمُ یعنی اوست کہ میں سزا تھا لایا گیا میں ایک سالہ دودہ کا
 یعنی پانچ دودہ کا ہر اس کو لاکر دیا پس مائیں مہ دودہ ہائیک کہ تحقیق میں آیت دیکھی سر
 کہ کھلتی ہی سزا ختم میں فی سب کثرت اوس دودہ کے پر دیا میں بجا ہوا الباعث من الخطاب کہ بعض
 صحابہ نے کہ کہ کیا بغیر کی آیت دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ بغیر کی میں اوسکی علم ف بجا ہوا
 راجع میں بہت حال میں جو بجا ہوا یا علم کو دیا پس نہیں مافی جی کے کہ جو ناو کا حامل ہوا
 صدیق کو بھی اس لیے کہ وہ بہت پورا تھا اور میں مافی جی اس کے کہ جو ناو کا حامل ہوا اور علی رضی
 عنہما کو بھی پہنچا اس لیے کہ اوس کے لیے نہیں تھا صاحب بغیر کی میں اوسکی علم لکھا ہی علم کے صورت
 مثال علم کی اوس عالم میں دودہ ہی جو کوئی خواہ میں دیکھے دودہ میں تو بغیر کی میں ہی علم خالص نافع
 نصیب کو ہو گا اور وجہ مشابہت کی در میان دودہ اور علم کے یہی کہ دودہ اول غذا و بعد لکھی

پس اصلاح حد کا اور علم اول حد روح کی ہی اور است اصلاح او سکھا صحیح مد اور روت
 کیا تھا تو دیکھ کہ وہ یا بعد انا یا ہم را بنی علی قلب علیہا خذوا ذریعہ منہا ماشاء
 اللہ لہ احدہا ان لکی حقاقتہ صریح میں ہوا اور یوں وہی ترجمہ صریح واللہ
 یخیر لہ صیغہ تم امتی الت عونا فاحذہا ان الخطاب فہم لہ عقر یا عقر العار
 صریح عقر عقر حق صورتہ الماسی بعتن لینے اور وقت کہ میں لونا تہا ہد کہ ایسے لے جس اور
 کہو جس طرح کہ اگر کسی ایک دل ہی کسی کسی میں مانی اور کہو میں جس جہد جہا ایسے ہر ما
 دول اس الی فحاذیہ ایسے اور کہ حد میں پس کہی انوکھ کرنے اور کہو میں سے ایک دل یاد
 دول اور یہ کہتے انوکھ کہ سستی اور ہوا الی ہی اور آمد عتے انوکھ کے لئے سستی انوکھ کہ ہر
 وہ دول ہر سر پس لیا انوکھ اس الخطاب پس یہ کہتے کسی ہی شخص کو گو کہ جس کی کہی
 کہیں عر کا سا مانگ کہ ہر ایک کو کہنے اور اسے اپنی اور نہائی اور اسے ہر ہر کے اور اس کے لئے نظر
ف تلبظ کہ ہر اور لاکم زیر سے وہ کہ ان کہ حکماں سا ہو اور اس کے مقابلہ میں طرے
 ہی کہ حکماں ہر اور ایت کا سا ہو اور کہتا ہے کہ طلب دیکھا نہ طویہ ماسلم ہو کہ عت اہل
 دیں کی کو فوف اور برمالی مطلقہ کی ہی اور تر فالوں ہی ہوتا ہے ایک دل یاد دول ہر ہر کہ وہی
 اور صحیح روایت دوس کی ہی سادہ ہی طرف فوف راہ خلاف او کی کہ کچھ اور دوسرے ہی اور
 دوسرے اور الی سور کے دول یا یکا ہر ہوا اور ظاہر تہ یہ ہی لفظ ادعے ہل کے ہی پس
 اجتماع طرف تحظہ را دیکھ او طرف شک و تردد او سکینے سستی اور ہوا الی ہی اس میں نقصان کرتے
 انوکھ کی پس ہی اور ہر ماست کہ افضل عذر صیغہ کا اور تر لکھ کر دے ہی کی ہر خلاف او کی
 سے اور کہتے اصلاح کو گو کہ سے عر کی خلاف میں اور قصوں نے عسر کر ہی صفت کہ ساتھ ہی اور
 جہا کی کہ سے و تاو ایک اور آمد جسے لکھ اس ماست کہ ماست گناہ اور تفصیر کا طرف الی کر کے
 پس ہی بلکہ یہ کہوں ہی راں رد و عات کو گو کہ ہی کہتے ہیں خلا کے ایسا کیا حد عتے
 اور کہ او پیش کہتے ہیں او سو کی چھٹی کی حک کو گردانی کے کہا قاصی کہ سادہ کہو کہ است رہ
 طرف اس جو مسیح ہی دوں خرو کا کہ اس کے سے رہہ ہو جس جس اور عام سوتا ہی امر حکاں
 اور کہی مانی کا اشارہ ہی طرف ایک کہ یہ امر دس ہی رسول حد صیغہ علم و علم سے طرف انوکھ

اور اونسے طرف عمر کے اور کچھ بیٹے ابوبکر کا ایک قول یاد در ذیل اشارہ ہی طرف کو تہا ہی دست نہایت
 دیکھنے کے بعد امر اونسے اتھرتین برس یاد و برس بیٹے کا پہلے قتل ہو گا طرف عمر کے اور ہوی دست نہایت
 اور دیکھنے کے دس برس اور تین ہتھے اور ضعف اور کٹا اشارہ ہی طرف اسکے کہ ہو گا اور کئی ایام خلافت
 اضطراب اور رات اور خلافت یا اشارہ ہی طرف اسکے کہ متواضع ہونگے اور مدارات لوگوں کا
 کریں گے اور سیتا اور کئی کہ ہو گی چنانچہ دلائل کہ تہا ہی اسپر قول حضرت کا و آند یعنی لضعف اور یہ حبلہ
 و عایہ مترصد ہی ذکر کیا اسکو آنحضرت نے تاکر جانا جاوے کہ یہ معاف اور متغور ہی اونسے غیر خارج
 ہی اونسے منصب میں اور ہو جانا ذول کا جس پنج نوبت عمر کے اشارہ ہی طرف اسکے کہ ہو گی ایام
 خلافت اور کئی میں تنظیم دین کی اور بول بالا اسلام کا اور اسکے کہنچنے میں قوت لائے رہ ہی طرف
 اسکے کہ کوشش کرینگے وہ پنج ترقی دین کے اور پیکار اسکے کیے مشارق و مغارب میں ایسی کوشش کہ
 انہیں اتفاق ہوگی سکو پہلے اونسے اور نہ بعد اونسے اور کہا ہو دینی پنج قول حضرت کے کہنچا منے
 اور سب سے حقدار جاوے پہلے اور سکو ان الی قضاوت اشارہ ہی طرف نیابت الی بکر اور خلافت
 اور دیکھنے کے بعد حضرت کے اور راحت الی آنحضرت کے ایسی صفات کے پنج دیا ہے اور مقتون اونسے ہے
 اور پنج قول آنحضرت کے پہلے اور سکو ان الخطاب الی بکر کے ہاتھ سے تا قول وہ دیکھنے کے سیرا کے
 اور نہ اشارہ ہی طرف اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قلع و قمع مرتد و کٹا کیا اور معجم کیا تفریق
 مسلمانوں کا اور شروع ہوئے فتح اور تمام و کامل ہو غزوات اونسے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں
 اور پنج رخسار علیہ السلام کی اشارت ہی طرف اتفق معصوم و کبر کے پنج زمانہ خلافت عمر کے
 ع * ح * ہ اور ہدایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا اِنَّ اللہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَی السَّانِ عُمْرَ قَلْبِهِ
 یعنی بلاشبہ اللہ نے حقیقت پیدا اور جاری کیا ہی حق اور پر زبان عمر کے اور ذیل اسکے ہ اور ذیل
 کہا جھتی نے پنج دلائل النبوة کے کہ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مَا لَمْ يَنْجِدْ اَنْ الشَّكِينَةَ
 تَنْطِقُ عَلَی السَّانِ عُمْرَ قَلْبِهِ یعنی تہا ہی ہم اہل بیت یا جماعت صحابہ کے بعد جانیں اسکا گو
 کہ سکتے جاری ہوئی ہی اور پر زبان عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے یعنی عمر بولتے ہیں اپنی
 اہل بیت کہ آرام بگڑتے ہیں اور کسی نہ کوئی اور مظلوم ہو جاتے ہیں اور کسی دل اور یہ اعتراض
 تھا کہ ڈالا گیا تھا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر ازراہ خیال رکھا ہی کہ مراد کہینے حضرت تہا ہو کر آیا

رسول خدا نے رات گزاری جاگ کر شایانیت کرتے تھے انہ غزوہ جلی سے یہ کہ خالی کی سلام کو لب
 تیرے یا لب الی قبل کے اور میں امید رکھتا ہوں یہ کہ ان کی دعا سے سبقت کی ہوئے حق میں پر
 نکلے عمر گھٹیں ڈال کر توارا بنی پس جب پہلے طرف اوس نکاسے کہ اوس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے
 نکلے طرف عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا ای عمر اسلام لا دالا البتہ اوتار گیا اسے بچہ جو کچھ کا دیا
 دیرین بغیرہ بر بنی عذاب سے کہنے لگے موٹی عمر کا اور گری توارا دیکھتا ہوں کہ تہہ سے اور کہا۔
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ پھر کہا عمر کی لائت وغری کو بوجہ تھے ہم یہاں
 اور نا ہونے امید اور ابہد کو عبادت کرین ہم پوشیدہ قسم خدا کی ہمیں عبادت کر گئے ہم اس کو پوشیدہ
 ابہد آج کے دن اور گھنٹہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ابو حصصہ ہی اسلام کا سب سے پہلے بنوہ سی اور
 بعضوں نے کہا کہ سب سے پہلے بنی عبدالمطلب مدون اور گیارہ ان جو تو بنے اور فاروق الکامل علیہ السلام ہوا کہ
 ایک منافق جگر ایک یہودی کی پس بلایا او کو یہودی کی طرف بنی عبد اللہ علیہ وسلم کے اور بلایا
 یہودی کو منافق نے طرف کعب بن اشرف کے کہ سردار تھا بنی قریظ کا پھر دو نو حصہ کا طرف
 بنی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے یہودی کی بیعت حق پر ہی تھا او کو خاتم
 پس راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم یہ سنگم عمر کو پس کیا یہودی نے عمر سے کہ حکم کیا میرے آنحضرت
 نے پس نہیں راضی ہوا ابہد منافق حضرت کے حکم سے اور جو علی کی طرف تھا پس کہا عمر رضی اللہ
 عنہ نے واسطے منافق کے کہ اسے طبع ہی بات کہا منافق نے ان پس کہا عمر نے کہ نہیں مری رہو تم
 دو تو نہایت کہ نکلونین طرف تم دو نو بنے پس داخل ہوئے عمر اور لی توارا بنی پھر نکلے پس ماری
 ساتھ او سے گئے گردن منافق کی تباہ تاک کہ ہٹا ہوا وہ اور کہا کہ اسے طبع کو دکھائیں او سے لے
 کہ نہ راضی ہو سنا حکم اسے اور رسول او کیلے پس او تری یہ آیت اَلَمْ يَرْسُلْنَاكَ بِالْحَقِّ اَمْ عَنِ اَعْيُنِ
 اَنْتُمْ اَمْتُوا اِنَّمَا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ اَمْ عَنِ اَعْيُنِ اَنْتُمْ اَمْتُوا اِنَّمَا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ اَمْ عَنِ اَعْيُنِ اَنْتُمْ اَمْتُوا
 یسے کیا یہ کہا تو نے طرف اوں لوگوں کے کہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ ایمان لکسا ہوتا او پھر کے کہ اوں
 گئی طرف تیرا اور او پھر کے کہ او تاری گئی پہلے چاہتے ہیں نیز کہ قصہ فیصلہ کو لیجاوین طرف
 سرکش کے اور کہا جبریل نے کہ عمر فرق کو خوا لے ہیں در میان حق اور باطل کے پس لقب مقرر
 ہوا الکافاروق بنی عجم و اور کہا ترمذی نے کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ واسطے الی بکر کے

اسطرح یعنی موافق اور اسکے کلام کے لفظ اور معنی میں تین چیزیں ہیں کہ حافظ عقلانی نے
 کہ یہاں خاص تین چیزوں کے ذکر کر کے نفی زیادتی کی نہیں لازم آتی اسلئے کہ کتنی ہی چیزیں ہیں انکو موقوف
 ہوئی ہی چنانچہ مشہور روایت میں سے قصہ قیدیوں بدر کا اور ناز پڑھنے کا منافقو پیر ہی اور اکثر جو قصہ
 ہوئی انہم اذین سے پندہ ہیں کہا صاحب زیاض الصالحین نے کہ تو تو ان سے لفظی ہیں اور جابر
 سنوی ہیں اور دو تہریت میں ہیں مقام ابراہیم الخ مراد مقام ابراہیم سے وہ پہنچتی کہ حسین نشان
 ان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم کے کو وقت بنانے خانہ کعبہ کے اوپر کھڑے ہو کر جاتے تھے اومین
 نشان اونسے قدم کے پڑ گئے تھے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عرضی اسعد کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ
 مقام ابراہیم علیہ السلام ہی پس کہا میرے کہ کیا نہ پڑاؤں ہم اسکو جگہ ناز کی پس فرمایا آنحضرت
 کہ نہیں حکم کیا گیا ہونین اسکا پس غروب ہوا آفتاب بھارت کے اوتری آیت مذکورہ اور اور
 یہ ہم کہ دور کست طواف کی وہاں پڑ ہو کہ دور کعتین طہنی بعد طواف کے واجب ہیں اور امر است
 میں استحباب کے لئے ہی اور بعضوں نے کہا وجہ کے لئے یعنی مطلق دور کعتین ہونین تو واجب ہیں
 اور خاص مقام ابراہیم میں ہونین سخت ہی پس اتری آیت پردہ کی لے لے وَاِذَا سَأَلْتَهُنَّ
 مَتَاعًا فَاسْأَلْنَهُنَّ مِنْ وَرَآئِ حِجَابٍ یعنی یہ لگو تم پیچھے کی سو پوچھو کچھ چیز گھر کی تو مانگو اونے
 پردہ کے پیچھے سے اور یہ حجاب کہ آنحضرت کی سو پوچھو واجب تھا سو اوکس تہ عورت کے ہی کہ نام پوچھو
 پردہ واجب ہی اوکس نفی سے کہ فقہین نے نہ کوئی فیض اونسے لے یہ حکم تھا کہ بالکل لوگوں کے سامنے
 نہ آوین اگرچہ پردہ میں پوشیدہ اور مستور ہوں یہ حکم خاص ازواج مطہرات ہی کے لئے تھا اور لوگو
 درست ہی کہ خوب طبع اپنے تئیں ڈانک کر اگر کچھ نہیں تو درست ہی سچ قصہ غیرت کے مراد قصہ غیرت
 وہی قصہ آنحضرت کے شہد بنے کالی حضرت زین کے پاس کہ بالا حمال وہ قیدیوں ہی کہ آنحضرت
 صلے اللہ علیہ وسلم کو شہد پسند تھا زین کے ان کہیں سے شہد آیا تھا حضرت جو اونکی ذمت دن اونسے
 زن شریعت لگا تو اوہنوں نے حضرت کو شہد پلایا اور حضرت کچھ زیادہ پڑے اونسے ان بہ نسبت
 اور دون کے پس اس سے عیاشیہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حضرت عیاشیہ نے حصہ سے کہ
 آنحضرت جسکے پاس ہم میں آوین تو کہے کہ آپ میں سے بمعافرت کی آتی ہی اور معافرت ایک قسم کی گونگا
 بد بودار پس آنحضرت نے شہد کو اپنے پر حرام کیا لجاجت اسکے کہ یہ بد بودا کیسی ہو اور اون سو پوچھو نے

[illegible]

۱۳۴۳

یہ سمجھ کر کہنا مال کا اولیٰ ہے اس لیے ہی تاکہ تقویٰ پاوین مومن سبب سے اور شاید کہ وہ ایمان
 لاوین سبب لینے کے بعد اس کے آؤدینہ راہی بھی ابو بکر کی اور اور بعضوں کی تابع ہوئے تھے اس کے
 صاحبان صفت جمال کے اور بعضے کہتے تھے کہ قتل ہی کرنا چاہیے اس کو اس لیے کہ وہ شیوا اور سردار
 کفر کے اور یہ قول تھا عمر کا اور اس کا موافق ہے اس کے صاحبان صفت جمال کے اور ہر گاہ کہ ہے حضرت
 بیل اپنے کمال سے طرف صفت جمال کے اختیار کرنا قول صدیق کافہ الحال اور تفصیل اس کی ریاض
 الرضا مجین میں حضرت عمر سے یوں لکھی ہے کہ کہا جیکہ ہوا ذہن یہ کافر آیا آنحضرت کے کیا راہی ہی ان
 قیدیوں کے حق میں پس کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ ان میں چپا کے بیٹے اور کبکے بیٹے اور ہاتھوں کے بیٹے پر
 سوا اس کے نہیں کر لیو گئے ہم اسے قیدی پس ہوگی ہمارے قوہ مشرکوں پر اور شاید ہی کہ اہل بیت کے
 اس کو اس طرف اسلام کے اور مودین ہمارے دگار فرمایا حضرت پس کیا ہی اسی تیری ہی این
 الخطاب کہا میں یا رسول اللہ میں مناسب دیکھتا ہوں وہ چیز کہ مناسب دیکھی ابو بکر نے ولیکن یہ
 شیوا کفر کے اور سردار اس کے ہیں پس مودین ہم اس کو اور مودین گردین اس کی کہا حضرت پس محمد
 کیا آنحضرت اس چیز کا کہی ابو بکر نے اور نہ قصہ کیا اس چیز کا کہی میںے اور نہ اسے قیدی پس
 جبکہ صبح کی میںے آیا میں صبح کو آنحضرت کے پاس پس ناگہان آنحضرت اور ابو بکر بیٹھے ہوئے دستہ
 تھے کہا میںے یا بنی اس کے خبر سے تو جو ہم اور بارگاہ سے پس اگر دونا آؤے دو مومن والا محض
 روشنی صورت بناوین سبب سے تمہارے پس فرمایا حضرت کہ تحقیق سنا ہے لایا گیا جیسے خدا
 تمہارا قریب تر اس درخت اور ایک درخت اس وقت بہت قریب تھا پس وادی اللہ تعالیٰ نے
 یہ آیت ماکان لیس فی ان یكون لہ اسری حتی یخرج فی الارض تریدون عرض
 الدنیا واللہ یبدل الاخرۃ طیعے نہیں لایں ہی می کیے کہ یوں اس کے لیے قیدی یہاں تک
 کہ غمیری کیجا و زمین میں چاہتے ہو تم فائدہ دنیا کا اور اللہ چاہتا ہی آخرت کو مدد اور
 روایت ہی ابن ماجہ سے کہ فرمایا ذاک الرجل ادفع اُمتی درجۃً و لیجۃً قال اوس سعید
 واللہ ما کنا فی ذاک الرجل الا عمر بن الخطاب حتی مضی بسبیلہ یعنی وہ شخص
 بہت بڑی امت مری میں اندوی مریہ کے بہشت میں کہا ابو سعید قسم خدا کی نہیں ہم کہ گمان
 یہی دین اس شخص کو کہ کون ہی کو عمر بن الخطاب پر یہاں تک کہ گذر گئی عمر ساتھ راہ اپنی کے

وقت اور دیارت کے صحیح ہونے کی سطح آنحضرتؐ پر ہم دیکھ رہے ہیں اور انیس کی کہ وہ شخص کو ہی
 ان کے مقصود سے یہ کہ تاکو سنیں اور وہ وہ کہیں لوگ طاعت میں تاکو میرے یا اس اور وہ بہ
 ما پس جانی اگر سب سے بہت حد وہ کہ اور وہ طاعت کے طاعت و عبادت پر اور وہ مقصد
 ہو چکے ساتھ احلاق و کمالات کے یاد کر کسی شخص کا ہو کہ مقصد ہی ساتھ ان صفوں کے
 پس بارہ کیا آنحضرتؐ کے جو کوئی مقصد ہو ان صفات کے بعد ہی وہ جو اس کا گذر گئے
 یعنی وفات یا کسی اور چیز سے وہ ہم ہی اس کا کہ واقع ہوا ہو ان کے لیے میرا جبر عریض اور اگر
 کوئی کہے کہ لازم آتا ہی اس سے یہ کہ عمر اصل سے ان کے لیے جو جواب ایسا ہے ہی کہ قول آنحضرتؐ
 کہ وہ اس کے اصل اسارہ ہی طرف ہم کے اور مقصود ہم سے ہی کہ تاکو سن کر طاعت میں ہو ان کے
 اور طاعت میں تاکو سچے اس سے کہ اور میں پہنچا ہی اس سے کہ تاکو سن کر نیک عمل میں اور ان کے
 احلاق حاصل کر چکے ہو اور جہاں کہ چکے دیں میں اور وہ اس کے لیے پہنچا ہوں یہ اور میں پہنچا ہوں
 کی جاتی ہی یہ جہاں کسی میں جب یہ کہتا ہے عمر ہی اب نہ ہی میں اندازہ کر کے
 اتنا کہ اور اس کے گماں کیا اور وہ نے مشا را یہ میں میرا وہ کا اور یہ کی ماسہ ہی احقا
 لیتا اللہ کا مانتو میں پس ہمیں لازم آتا ہی اس کے یہ کہ ہوں عمر افضل اور یہ کہے ہی اور
 حاصل کلام یہ کہ ہوا اور اس شخص سے عمر اور ملی ہی یہ ہوتے کہ رامت الحکم پس نہیں لات
 کہ جس سے اس کے عمر اصل ہے اور یہ کہے اور یہ کہے یہ ہی ہی کہ عمر اصل ہے
 اور یہ کہے اور یہ عقاد ہی اہل سنت کا مہذب اور یہ ہی کہہ سکتے ہیں کہ عمر اصل ہے اپنے رائے
 لوگوں میں حالت خلافت ایسی میں پس دفع ہوا الہی حال اصل حدت ہی دفع دفع و روایت
 کیا جاتی ہے کہ کیا سلم نے مانتو انی انی عمری نقص سنایم یعنی عمری فاحضونہ فقال ما
 زایت آجلا قضا لعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاں نقص کان
 آجلا فاجح حنفی نے اس میں عمری نے مانتو انی انی عمری اس عمری نقص حال اور کا پھر عمر کا پس
 جبر ہی ہے اور کہ پس کیا سلم نے یعنی جہاں میں اور یہ کہے کہ جبر ہی حال عمر کے نہیں دیکھا ہے
 کہ کہ ہر گز یہ آنحضرتؐ کے اپنے بعد وفات آنحضرتؐ کے اور یہ کہے کہ وفات یا ہی آنحضرتؐ
 کہ ہر گز وہ بہت کو سن کر نہ والا اور یہ کہے عمر کے یعنی اعمال عمر میں یہاں کہ بہت کو سن کر

فت یعنی آخر عمر تک اور کہا ہی علامت کے یہ محمول ہی ہے پر زمانہ خلافت عمر کے تا دور کو مکرر فرمایا
 اس عموم سے نکل جاوین دوح بد اور کہا مسور بن مخزوم نے لما طعن عمر جعل یألم فقال لہ
 ابن عباس وکاتایہ نحوہ یا امیر المؤمنین ولا کل ذلک اقل صحبت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنت صحبتہ ثم فارقک وهو عنک راض ثم
 ابانکر فاحسنت صحبتہ ثم فارقک وهو عنک راض ثم صحبت المسلمین
 فاحسنت صحبتہم ولکن فارقہم لتفارقہم وکم عنک راضون قال
 اما ما ذکرک من صحبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضاه فانما ذلک
 من من اللہ من بہ علی وانما ما ذکرک من صحبتہ الی بکر ورضاه فانما ذلک
 من من اللہ من بہ علی وانما ما تری من جرعی فقی من اجالت ومن اجل
 احب الیک واللہ لو ان لی طلاع الارض ذهباً لا فلتدنی بہ من عنای اللہ
 قبل ان اراه بد یعنی حققت رحمی کے لئے عمر کو عمر کے در دطاہر کہتے ہیں کہا کو اور ابن عباس
 نے اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتے ہیں کہ طرف جری فرج کے اور علامت کرتے ہیں کہ لو کہ اوپر اور علی
 دیتی ہے اور کو ای امیر المؤمنین اور نہ یہ سب فرج کرنا چاہئے یعنی نہ مال نہ کو بیج فرج فرج اور بشارت
 ابن حنفی صحبت کی تھے آنحضرتؐ پس ابھی صحبت رکھی تھے اونے یعنی ساتھ رعایت حقوق
 وادب کے پر جدا ہوئے آنحضرتؐ تھے اسی میں کہ وہ تھے ارضی تھے کہ فرمایا لو کان جدی فی مکان
 یعنی اگر ہوتا جدی کوئی نہی تو البتہ ہوتا ہر بہر صحبت رکھی تھے ابوبکرؓ پس ابھی صحبت رکھی تھے
 اونے پر جدی ہو وہ تھے اسی میں کہ وہ تھے ارضی تھے یعنی بایں صحبت کہ کیا امیر المؤمنین پر
 رکھی تھے مسلمانوں سے یعنی امام خلافت اپنی کہ میں پس ابھی صحبت رکھی تھے اونے کو خوب عدل کیا اور
 بڑی سہاوتی ہماری اور البتہ اگر جدی ہو وگتہم اسے البتہ جدی ہو گا تھے اسی میں کہ یہ تھے ارضی
 ہیں کہا عنہ ای پردہ چیز کہ ذکر کی تھے آنحضرتؐ کی صحبت سے اور اذکر رضاعت پس سرائی اسکے نہیں کہتے
 نعمت ہی خدا کی طرف سے کہ احسان دکھانا تہہ او سکے پیچھے تھے تفضل کیا مجھ پر ساتھ او سکے بغیر کے پس
 نہیں برا جانتا میں او سکے گریب کو بلکہ شکر و حمد کرتا ہوں میں او کی اور ای پردہ وہ چیز کہ ذکر کی تھے صحبت
 الی بکر نے اور او کو رضاعت پس سرائی اسکے نہیں کہتے ہی اسد تعالیٰ کی طرف سے کہ احسان رکھا

۷۱
 اہل انصاری و غیرہ حضرت عمرؓ کا

۷۷۱ اسکے بعد اور بہت سی کتابیں لکھیں جن میں خوفِ خدا اور اس کے جہنم کی باتیں ۱۲۸۰ء

منائب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما

منائب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے

مجلس
مجلس
مجلس
مجلس
مجلس

[illegible]

1246.

کے ہی اور یہ بھی انہیں معافی کا احتمال کہتا ہی اور راجع اور انکی طرف ہر گز نہ ہو
 اور روایت ہی بخاری و مسلم سے کہ کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اِنَّا لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ قَدْ
 اللَّهُ لَعَنَهُمْ وَقَدْ وَضَعَ عَلَى سِيرِهِمْ إِذَا دَخَلَ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ رِزْقَهُ عَلَى مِسْكِينِي
 يَقُولُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ اِنِّي لَا دُجْوَانَ يَخْلُكُنَا اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لَا يَكُنْ لَنَا كُنْزٌ اَمَّا كُنْتُ
 اسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَالْأَبُوبَكْرُ وَعُمَرُ وَخَلْتُ وَالْأَبُوبَكْرُ
 وَعُمَرُ انْطَلَقْتُ وَالْأَبُوبَكْرُ وَعُمَرُ دَخَلْتُ وَالْأَبُوبَكْرُ وَعُمَرُ خَرَجْتُ وَالْأَبُوبَكْرُ وَعُمَرُ قَا
 لَمَقْتُ فَإِذَا عَلَيَّ اِنَّ اِلَيَّ طَالِبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَعْنِي خَفِيفٌ مِنَ الْبَيْتِ كَرَاهَا اَبَا
 قَوْمٍ مِنْ بَيْنِ حَضْرَتِ عُمَرَ كِي وَفَارَكِ رُوزِ لَيْسَ عَاوِزِي اَوْ كَسَرْتُمْ نِي وَاسْطَيْعْتُمْ اِسْمَاعِيلِينَ كِي
 کہے گئے تھے عمر اپنی تخت پر یعنی بنائے گئے بعد وفات کے اور حاضر تھی اور حاضر تھی اور حاضر ایک
 جماعت اذیکہ پارونہن سے ناگہان ایک شخص نے چھی میرے خفیف دیکھی کہتی تھی میرے چھوٹی بر
 کہتا ہی وہ شخص یعنی خطاب کر کر عمر کی طرف رحمت کرنے حکو امہ بلاشبہ میں البتہ امید رکھتا ہوں
 یہ کہ گردنے حکو امہ شکایتہ دونوں یاروں کے یعنی انحضرت کے ادائی کر کے قرین یا حبیب بن
 اس واسطے کہ میں بہت تہا کستا انحضرت کے فرہنے تہا میں یعنی فلا نے مکان میں اور ابوبکر اور عمر
 اور کیا میں اور ابوبکر اور عمر نے یعنی فلا نامہ امر اور عباد کے یا رسوم و عباد کے اور فلا میں اور ابوبکر
 اور عمر یعنی طرف فلا نے مکان کے اور داخل ہوا میں اور ابوبکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ میں اور نکلا میں
 اور ابوبکر اور عمر یعنی گھر وغیرہ سے کہا ابن عباس نے پس بچے پر کہ دیکھا میں نے پس ناگہان وہ شخص علی
 مرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے اور روایت ہی ابوسعید خدری سے اَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَسْتَرِوْنَ اَهْلَ عَلِيٍّ كَمَا تَوَدُّ اَلْكُوكِبُ الَّذِي فِي اَقْفِ
 السَّمَاءِ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَانْطَلَقَا يَعْنِي انحضرت نے فرمایا بھتی البتہ دیکھیں کے
 اہل علیین کو میں دیکھی گا بعض اوتھ بعض کو یعنی مقام و مرتبہ اوتھ کو نہایت بلند میں جیسکے کہتے
 ہوں بہت روکھن تارہ کو گزاردہ آسمان میں کہ ستارہ کنارہ آسمان میں بہت روشن معلوم ہوتا ہے
 اور بلاشبہ ابوبکر و عمر اہل علیین کے ہونگے اور زیادہ میں ہر دو تودرجہ اور تہہ میں اور تہہ کے
 میں مرتبہ میں اس کے کہ ہوں وہ اہل علیین کے ہوں علیین ساتھ میں عین اور لام اور تشدید

کرتا تھا کوئی ہم میں سے سوی ابو بکر اور عمر کے ۔ اور روایت کیا ترمذی سے کہ کہا ابن عمر نے
 اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَابُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
 أَحْلَمُ مَا عُنِيَ بِهِ وَأَمَّا خُرُوجُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَحْلَمُ يَأْتِيهِمْ حَافِلًا هَكَذَا أُنْعِدُ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ طَيْفَةً تَحْقِيقُ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْإِكْبَرُ زَيْنِ الْحُجَّةِ شَرِيفِ سَے اور داخل
 ہو مسجد میں اور ابو بکر اور عمر ایک دے نو میں سے دایں طرف آنحضرت کے تھے اور دوسرا بائیں
 طرف آنحضرت کے تھے اور آنحضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ دونوں صاحب کو کہ پس فرمایا آنحضرت کہ اسطرح
 اوہا می جاویں گے ہم اپنے قبر سے اور نخلیں طرف حشر کے روز قیامت کے ۔ اور روایت کیا ترمذی
 عبد اللہ بن خطاب نے یحییٰ سے اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى آيَاتِ بَكْرٍ وَهُمَا فَقَالَ
 هَذَا الْبَتَّحُ وَالْبَصُّ يَعْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدِيْهَا ابَا بَكْرٍ صَدِيقِ ابُو بَكْرٍ فَارَوَقُ كُو
 پس فرمایا آنحضرت کہ میرے دو نو بہتر شنوائی اور بینائی کے ہیں **ف** یعنی میرے دونوں دریاں
 مسلمانوں کے مشابہ کان اور آنکھ کے ہیں بدین پست تمام اعتقاد کے شرف و نفاست ہیں اور یہ
 اس معنی سے کہ یہ کہ بعضوں نے کہا مثل انکی دین میں بہتر نہ سمع اور بصر کہ یہی حد میں یا یہ پست
 میرے بہتر نہ سمع اور بصر کے ہیں کہ نسبتاً ہونے میں بواسطہ انکی اور دیکھنے ہونے میں بواسطہ انکی کے اور
 یہ مضمون راجع ہونا ہی طرف معنی وزارت و کال کے یا نذر دینان کرنا مشابہت حوصلہ کے کا ہوا ہے
 جسے حق کے اور اتباع اور کیلے اور مشابہ حق کے النفس اتفاق میں ملج اور روایت کیا ترمذی
 کہ فرمایا مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَكَانَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ
 فَأَمَّا وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ
 فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِي هُنَّ هِيَ كَوْنِ سَعْدِ بْنِ زَكْرِيَّا وَكَوْنِ سَعْدِ بْنِ زَكْرِيَّا
 میں سے کہ امام دو اعانت کرتے ہیں اسکی عالم ملکوت اور دو وزیر ہوتے ہیں زمین والوں میں سے
 پس ای پر دو وزیر سیر آسمان والوں میں سے پس جبریل اور میکائیل ہیں اور الی پر دو وزیر زمین
 والوں میں سے پس ابو بکر اور عمر ہیں **ف** ہنیں ہی کوئی غیر انجانی ہے اس کے یا زمین سے
 کہ خدمت و نصرت اسکی کرتے ہیں عالم ماسوت میں اور جبریل و میکائیل اسکی کوئی امر تو مشورہ
 کرتا ہی اور ہے جسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل در پیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہی اپنی وزیر کے

[illegible]

1871

ایک دوسرے ہیں اور جب آپس میں بعد از بیان ہوئیں تو آپس میں تو نہا کچھ معنی نہیں رکھتا پس
 اوہنا گیا اور برطرف کیا گیا آپس میں تو نہا پس یہ خواب دلالت کرتا ہی اور ان خطاط اور خلاف سے
 بعد از ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے اور منہ غالب ہے ہر ایک کے دوسرے بریزان میں یہ ہیں کہ راجح
 مرجوح سے صحیح ہے اور روایت کیا ترمذی کہ فرمایا یطلع علیکم رجل من اهل الجنة
 فاطلع ابو بکر ثم قال یطلع علیکم رجل من اهل الجنة فاطلع عمر ہنسی خردی حضرت
 نے صحابہ کو دکھا ہر سو کا اور آویگا تمہارا ایک شخص اہل بہشت ہیں پس اسے ابو بکر پر فرمایا کہ آویگا
 تمہارا ایک شخص اہل بہشت ہیں پس اسے عمر رضی اللہ عنہ نے اور کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 بئنا را رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی محرابی فی لیلۃ ضاحیۃ اذ قلت یا
 رسول اللہ ہل یكون لاحد من الحسنات عداد نجوم السماء قال نعم عمر قلت
 فاین الحسنات انی بکون لیسے او سوقت کہ ہر صابر کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سری گوہ
 میں تہاجر جاننے کی رات کے ماگہاں کہا سنئے یا رسول اللہ کیا ہوگی کسیکے ایسے نیکیاں جو اتنی گنتی
 آسمان کے ستاروں کے فرمایا ہاں وہ عمر ہی کہا سنئے پس کیا حال ہی ابو بکر کی نیکو کھا فرمایا حضرت
 نے نہیں ہیں تمام نیکیاں عمر کی مگر اتنا ایک نیکی کے ابو بکر کی نیکو میں سے یعنی ابو بکر
 کی نیکیاں ان کی نیکو سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیاں عمر کی ابو بکر کی نیکو سے
 زیادہ ہوں تو ہی ابو بکر افضل ہیں سب قوت حسنات او ٹھیکے اور آہ کیفیت اور نفاس کے
 سب پہچانے کمال اخلاص اور شہود معرفت کے جس کے روایت کیا گیا ہی ایک حدیث
 کہ نہیں ہی فضیلت ابو بکر کی تہر سب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ سب اور سچے کے کہ رہی گئی
 ہی ان کے دل میں ذکر کیا ہی اس حدیث کو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے **فصل فی بیان فضیلت**
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے یہ روایت کی مسلم نے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعا فی بئبہ کانہ فاعن فحدیثہ
 اوسافیہ وامن استاذن ابوبکر فاذن لہ وهو علی تلک الحال فتحدث
 ثم استاذن عمر فاذن لہ وهو کذلک فتحدث ثم استاذن عثمان فاحلس رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسوی ثیابہ فلما خرج قالت عائشہ دخل ابوبکر فلم

عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر پر فرمایا کہ آویگا
 تمہارا ایک شخص اہل بہشت ہیں پس اسے ابو بکر پر فرمایا کہ آویگا
 عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر پر فرمایا کہ آویگا

قال لما سمعت من علی بن خنیس واحد من مشایخ
 راویان حدیث

یہ فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

[illegible]

[illegible]

وانداعلم پس حضرت عثمان نے چہ سو اوٹ میں اپنی ذمہ لائے کہ پہلی بار میں سو سو روپے
 بار میں دو سو تیرہ بار میں تین سو اور بعض روایت میں آیا ہے کہ غزوہ تبوک میں حضرت
 عثمان نے ساری نو سو لوٹ دیے اور تمام کیا ہر ایک ساتھ چار سو گھوڑوں کے اور بہنیں ضرور
 کر گئی الخ یعنی یہ بھی مگر ہی اور بھی گناہوں گزشتہ کی ساتھ زیادتی برائوں آئندہ اور
 جیسکے وارد ہوا ہی بیح ثواب نازحیہ کے اور مکر فرمایا یہ تاکہ کے لئے اور اسٹی نشانہ
 ہی طرقت بشارت کے اور کے لئے ساتھ خاتمہ خیر ہو سکے اور کہا منظر نے یعنی بہنیں ضروری
 اوپر یہ کہ نکرین بعد کے قسم نوافل سے تفرایض سے اسلئے کہ یہ بھی کافی ہی او کو تمام
 نوافل سے مدح * اور روایت کیا احمد سی کہ کہا عبد الرحمن بن عمر نے جابر عثمان الی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالف دیار فی مکہ جن تھن جنیش العسقم فتنہا
 فی حجرہ فایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبنا فی حجرہ وہو یقول ما حضر عثمان
 ما عمل بعد الیوم من ثبات طبع لا عثمان فی اسعدہ حضرت کے پاس ہزار دینار اپنی
 استین میں او سو ق کے سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نے ان کو نوک کا پس کہ ہزار
 دینار حضرت کی گود میں پس کیا نیسے آنحضرت کو کہ اولٹ لٹ کر تہہ لہو کو انجی گود میں اور
 فرماتے تھے بہنیں ضرور کرے عثمان کو وہ گناہ کہہ کرین بعد عمل آچکے وہ کہے یعنی بہنیں ضرور کرے اور
 گناہ سابق و لاحق دو بار فرمایا یہ کلمہ ق ریاض من غیب الرحمن بن مخوف سی آیا ہے کہ کہا
 حاضر ہو میں آنحضرت کے پاس اسی امین کہ لا عثمان بن عفان بیش العبرہ میں نو سو اور ہر ایک
 اور یہ اختلاف روایات وہم دلاہا ہی ناقص کار و آیات میں اور تطبیق امین اسطرح ہو سکتی
 ہی کہ پہلے حضرت عثمان نے چہ سو اوٹ سو چو لوٹ اور کیا دون کے وہ جیسکے پہلی حدیث میں
 گزرا پہلے لا ہون ہزار دینار واسطہ خرج ضروری سفر و کے ہر ایک مطلع ہے اسیر کہ بہنیں
 کفایت کرے زیادتی کی او ٹو نہیں ہی کہ ہزار پور کر دیے اور زیادتی کی دینا بہنیں ہی گزشتہ
 سوئی نو سو واقعہ کی پہنچ مدح * اور روایت ہی نو ذی سے کہ کہا انس نے لما امر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعۃ الرضوان کان عثمان رسول رسول اللہ
 علیہ السلام الی مکہ فباع الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

قَالَ اشْهَدُوا لَكُمْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
 اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اشْهَدُوا لَكُمْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى نَبِيِّهِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَخَرْتُ الْجَمَلَ حَتَّى سَاقَطَتْ
 حِجَابَاتُهَا بِالْخُفْيِضِ وَكَضَتْ بِرِجْلَيْهَا قَالَ اسْكُنْ نَبِيَّ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَ
 شَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِيدٌ وَأَوْرَثَ الْكَفَّةَ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا
 یعنی حاضر ہو امین حضرت عثمانؓ کہ گہر میں اوس وقت کا وہ پر جہاں کا نشانہ اوس قوم پر کاوئے گہر گویا
 تھا اور قصد اونکے فعل کا کہتے تھے پس کہا نشان کے گول کرنا ہو نہیں جسے بخود اور اسلام کے کہ آیا جائے
 ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم شریف کے مدینہ میں اور نبین ہمارے میں کوئی پانی نہیں سوا پانی کنوین
 رد میں کیسے پس آیا آنحضرتؐ کو شخص ہی خریدے بیرون کو اور گردانے ڈول اپنا ساہتہ ڈولوں
 مسکین کے لیے لگی اور ثواب کے کہ اوس خریدنے والے کے لیے ہو اوس کنوین کے لیے خریدنے اور وقف کرنے
 اوس کے بہشت میں پس خریدائے اوس کو اصل اور خالص مال اپنے سے اور تم آج کے دن منع کرتے ہو جو
 اوس کے پانی پینے سے بہا نہ کہ پیتا ہو نہیں دریا کے پانی سے یعنی پیتا ہو نہ کہا رہی پانی کہ مانند پانی
 سند کے ہی ثوری اور تلخی میں پس کہا لوگوں نے خداوندان جاننے ہیں ہم مقرر خرید اہل انہوں نے یعنی
 تصدیق عثمانؓ کی کہ اس کلام میں ہر کہا نشان کے کہ پوچھا ہو نہیں جسے بخود اور اسلام کے کہ آیا جانتی ہو تم
 کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ کی تنگ ہوئی مصلیوں پر پس آیا آنحضرتؐ کو شخص ہی خریدے جگہ اولاد ظلی
 پس زیادہ کہ اوس جگہ کو مسجد میں پس ثواب اور نیکی کے کہ اوس خریدنے والے کے لیے ہو خریدنے اور وقف
 کرنے اوس کے بہشت میں پس خریدائے اوس کو اصل اور خالص مال اپنے سے پس تم آج کے دن منع کرتے ہو
 محکوم اس کے کہ چڑھیں روکتے نماز اوس جگہ میں یعنی چڑھائی مسجد میں پس کہا لوگوں نے یا اہل ان کا
 ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ کے کہ پوچھا ہو نہیں جسے بخود اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق میں
 سامان درست کیا کہ لکریگی کا یعنی نبوک کا اپنے مال سے یعنی اور فرمایا حضرتؐ نے میرے حق میں جو چہ
 کہ فرمایا کہ دلائل کرتا ہی اور حسن حال اور مال میرے چاہیے اور بد کو رکھا ہو چکا ہی کہا لوگوں نے
 یا اہل ان جانتے ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ کے کہ پوچھا ہو نہیں جسے بخود اور اسلام کے کہ آیا جانتے ہو تم
 یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے اور پیغمبر کہہ کے کہ نام ایک پیار کا ہی اور ساتھ حضرت

یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے اور پیغمبر کہہ کے کہ نام ایک پیار کا ہی اور ساتھ حضرت

[illegible]

که در روز اقامت قیامت از یک کلاه تا اندک در دست بگیرد و آن کلاه را که در دست بگیرد در آن روز

اوس عمدی وصت مراد کرتا ہوں اوسے والا یعنی اصحاب و غیرہ نے کہا تھا کہ تم صلہ
 وقت جو باہر نکلو اور ٹرواؤ سے کہ مجال ہمارے مقابلہ کی ہیں یا تمکے بد اور کہا عمال ہی
 نے کہا کہ میں اہل مصر میں بد تخر المیت قری فی ما خلکو سنا فقال میں ہوں کہ لاؤ
 القوم قالوا ہاں لاؤ قریس قال میں المسکر فہم قالوا عند اللہ میں عمر قال ہاں عمر اسیا ملک
 عمر بنی محمد بنی ہل تعلم ان عثمان فریضہ جاریہ قال نعم قال ہل تعلم انہ نعیت
 عن بدر وکم یسہلہ قال نعم قال ہل تعلم انہ نعیت عن بیعتہ الرضواں فلم یسہلہا قال
 نعم قال اللہ اکبر قال ابن عمر سال انیس لک ایما فریضہ یوم احلی واسئلنا اللہ عما
 تواما نعسہ عن بدر فایہ کاتب تحتہ رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وکاتب مویضہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لک احی حلی میں سہلہ بدر
 ونامہ واما نعسہ عن بیعتہ الرضواں ولو کان احدا عمر یطی سکہ من عثمان
 لنعسہ فنعسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاتب تحتہ رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عثمان الی مکہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلہ اللہ فی ہذہ الی عثمان
 یلہ علی بندہ وقال ہذہ لعثمان ثم قال اس عمر اذہت ہا الی معک اما انک حسن
 اہل مصر کے لیے کہ میں اسی میں کہ ارادہ رکھتا ہوں کہ کالیسہ کہنا انما صحت کو شبہ ہو
 میں کہا اوسنے کہ کون ہی یہ قوم کہا ہے لوگو نے کہ یہ ولس ہیں یہ اکابر اوکے کہا اوسنے
 نے پس کون ہی اسخ بنیہ عالم مختار و بعد ازیں کہا اوہوں نے کہ سچ آ میں حد اس میں عمر بن
 کہا اوس نے کہ ای ان عمر حقیق میں پوچھتا ہوں تجھے کہ جس جوا نکلو کیا جاتے ہو تم کہنا
 بہاگ گئی تیرے دور اذہت کے بنے اور بہاگ کہا اسکا معاملہ سے بہت برائی کہا اس عمر نے ان بہاگ
 کہا اوس نے کہ کیا جاتے ہو تم کہ ان پانچ عروہ بدر اور ویاں حاضر ہوئی یعنی اور مانیہ
 وہ ہوں اصلت اہل مدینہ کہا ان عمر نے ان حاضر ہوئی عثمان و ان کہا اوس نے کہ جاتے ہو تم
 کہ ان عیال سے بیعتہ الرضواں سے کہ حد یہ میں ہوئی اور در حاضر ہوئے ان کہا اس عمر نے ان جا
 تے ہی بیت رضواں میں لیس جس جگہ اس عمر نے تصدیق اوس شخص کی کہ تو کہا اوسنے اسے
 اگر کہا اس عمر نے کہ ایالی کو میں جسے حقیقت حال کی ای رہا گیا عمال کا درواضہ لگائی

پس گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے صاف اور درگزر کیا اوسے اور اس پر غائب ہوئے
رہنے کے بارے میں ایک تہا کہ جن کو ان کے نکاحین رقبہ آنحضرت کی بیٹی اور ہمیں دو چار
پس مایا عثمان بن عفان نے لکھ کر اپنے نواب ایک شخص کا ہی اون لوگوں میں سی کافر
جو ی بدر میں اور حصہ اوٹکا ہی اور اس پر غائب ہونا عثمان کا سینہ الرضوان اس کے تہا کہ
اگر ہوتا کوئی بہت عزت والا یعنی کہ یہ کسی جہت سے باقی صحابہ میں سے اندر کہ عثمان
نوالینہ بھیجے آنحضرت اوکو پس میرا رسول خدا اپنے امیر علیہ وسلم نے عثمان کو اور بتی بہت ضرور
حدیبیہ میں پہچھے جانے عثمان کے کو کوئی اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ دائیں ہاتھ اپنی کے اصحاب میں
کہ کہا یہ ہاتھ میرا یا ہے عثمان کے ہاتھ کا پس را دا یا ان ہاتھ ابنا اور یا میں ہاتھ اپنی کے
اور کہا یہ بیت یا یہ ہاتھ واسطے عثمان کے ہی نا اوکل طرف سے ہی پھر کہا میں عمرؓ کے لیجا ساتھ
اپنے ان کلمات کو کہ ترے سوال کے جواب میں ہی میں نے ف کہا اوسے امیر علیہ کہا اوسے
ازراہ تجرب کے اور سب ثابت ہوا اعتراض کے عثمان نے خبر اور وہ شخص اعتقاد فاسد رکھتا تھا
عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں اور درگزر کیا اور یہ ثابت معلوم رہی کہ جو چیز مت ہوئی وہ خارج
عین شمار کرنے سے اور ابن عمرؓ نے جو یہ کہا گویا اشارہ کیا اس بات کی طرف ان الذین
لوگو امینکم یوم النقی الجمعان ایما استرلکم الشیطان یحییٰ ما کسبو اولھا
عفا اللہ عنہم ان اللہ عفو رحیم لا تحقیق جنوں کے پیڑ پیری تم میں سے دن بے دن
جناحوں کے سوئے اسکے نہیں کرد گیا اوکو سلطان نے سب بغض تصور دن اوٹیکے اور البتہ
درگزر کیا اوسے بلاشبہ امیر بہت بخشنے والا بردبار ہی ۔ چنانچہ اس کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد کے ایک جماعت کو ایک جگہ ٹھہرایا اور حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ سے
بہنیں پس کاروئے جو شکست پائی اوکس جماعت نے چھا کافروں کا کیا اور قصد لینے غنیمت
کھلے اور کار جنگ اتر موالیں ہی شجاعہ عالی اوکی شجاعت کرتا ہی پھر فرمایا کہ عمرؓ
خدا تعالیٰ نے اوسے اور یہ مخصوص حضرت عثمان ہی کے لئے نہ تھا جو کوئی داخل اس قصید کے
تھا خدا تعالیٰ نے عفو کیا اوسے اور ترے نواب ایک شخص کا ہی الخ یعنی تو حکم حاضرین
برکار رکھتا ہی دنیا و آخرت میں پس غائب ہونا اوکا مدد نہیں ہی نقصان دکنے خوب

ر اور ہوا عاب ۱۰ اور کما مہ عاب ۱۱ حضرت علی کے سوکھی کراد کو جو گری اہل بیت
 لئے حضرت ج و ز کے لئے لیکن یہ سب معلوم کہ آنحضرتؐ کی لئے ہی حضرت عیسیٰؑ کا لانا
 ہیں واسطہ ۱۲ اور حضرت وقتہ پیار ہوئی ہیں عیسیٰؑ میں اور حضرت عثمانؓ کی آنحضرتؐ کی حرکت
 لئے جوڑا ہوا اور حضرت وقتہؓ عیسیٰؑ میں اوقات مائی ۱۳ اور یہ علامت تھی آنحضرتؐ کی کمال بھلائی
 کی عیسیٰؑ کے کہ اسی ایک نبی کے کجا عین ہی بہرہ ویر عیسیٰؑ ام کلثومؓ بعد و عات وقتہ کے اور اسی
 انیس کے انکو دی ایسے بن کہتے ہیں بہرہ ویر مایا آنحضرتؐ کے کہ اگر کوئی میری اور نبی تو کجاح کر دینا
 انوکھا ہے ۱۴ اور یہاں میں ہی ابن عباسؓ کے کہ کما در مایا آنحضرتؐ اِنَّ اللّٰهَ اَدْعٰی اِلٰی
 اَنَا اَدْعٰی اِلٰی عُمَانَ سَ عُمَانَ اَحْمَدُ الطَّيْزَالِي عیسیٰؑ واسطہ دج کی ہی ایسے طرقت
 خیر کہ کجاح کر سن اسی دو دو بار نبیؐ کی عیسیٰؑ رید اوام کلثومؓ کا عیسیٰؓ روایت کی یہ
 طرقتی ۱۵ اور وہ اسکے اور کہیں روایتیں ہیں طرقتی قادی حقاہ علیہ روایت کی ابن
 ائیمہ نے لایے ہیں عیسیٰؑ کے عیسیٰؑ کے لیکن حکم بنایا کوئی طرقت ۱۶ ایک بار عیسیٰؑ کے گئی عیسیٰؑ
 محبت اسی عیسیٰؑ کے عیسیٰؑ کے کہ کہ بار بول اسے ہیں ہی عیسیٰؑ کے قوم میں کہ وہ دکرین اور طرقت
 کہ یہ عیسیٰؑ کے عیسیٰؑ کے کہ کہ بار بول اسے ہیں ہی عیسیٰؑ کے قوم میں کہ وہ دکرین اور طرقت
 آنحضرتؐ کی طرقت کے لکھ کرین اور اوکو آنحضرتؐ کے تعرض کر عیسیٰؑ مازر کہیں پس انتقال کیا
 اوکا اوکے اہل اور گروہ اور آگے اسے لیجئے اوکو سوار کر اور اسی ماہ میں کیا اوکو کو کو
 تعرض کرے اور اسے اور کما اور ہرے کہ طرقت کرو جاہ کعبہ کا واسطہ عیسیٰؑ کے لیس کہا
 عثمانؓ کے خانہ کربین طرقت کرو آنحضرتؐ کی محبت میں ۱۷ اور تھی بیت صوان عیسیٰؑ
 جو جو کما میں کہ ہر کہ لکھ کر آتے ہیں ملاوے تو مستعد کیا آنحضرتؐ کے ملاو کو کو لکھ
 لئے اور بیت لایا اسے عیسیٰؑ کے لکھ کر آتے ہیں ملاوے تو مستعد کیا آنحضرتؐ کے ملاو کو کو لکھ
 حرمین کے عثمانؓ قتل کی گئی عیسیٰؑ کے لکھ کر آتے ہیں ملاوے تو مستعد کیا آنحضرتؐ کے ملاو کو کو لکھ
 کر گئی یا تہذیبی کہ اسے عیسیٰؑ کے لکھ کر آتے ہیں ملاوے تو مستعد کیا آنحضرتؐ کے ملاو کو کو لکھ
 جوڑا عیسیٰؑ کے لکھ کر آتے ہیں ملاوے تو مستعد کیا آنحضرتؐ کے ملاو کو کو لکھ
 کیا الیٰ ہیلہ مولیٰ عیسیٰؑ کے لکھ کر آتے ہیں ملاوے تو مستعد کیا آنحضرتؐ کے ملاو کو کو لکھ

يَسْتَبْرَأُ لَكُمْ يَوْمَ الْمَلَارِ قُلْنَا لَا تَسْأَلُ قَالَ لَا إِنْ رَسُوْلُ اللهِ جَلِي اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَى أَمْرًا فَانْصَبْنَا نَفْسِي عَلَيْهِ يَتِي شَرِيْرًا آخَضَرْتُ جِلْدَ اسْمِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَسْرُ كُتْمِي كَرْتِي تَبِيْ عُمَانُ سِيْ بِنِيْ جِيْكَ سِيْ كَجِيْهَ فَرَمَا اَوْ رُوْدُ حَالِ قَسَمَ كَا هُوَ كَا كَا اَوْ بَرِيْرُ بَا هُوَ كَا
اَوْ قَتْلُ كَرِيْنُ كَا لُوْكَ اَوْ كُوْ اَوْ جِيْرُ كَا چَا بِيْ اَزْ كُوْ اَوْ سِيْنُ اَوْ زِيْنُ كَا عُمَانُ كَا سَتَقِيْرُ هُوَ تَا هَا يَتِيْ سَغِيْرِيْ
اَوْ زِيْرُ خِيْ سِيْ طَرَفُ زِيْرُوْ كِيْ لِيْنُ جِيْكَ هُوَ اَوْ خِيْرُوْنُ دَا رُ كَا كَا هِيْجِيْ كِيْمَا تَا كَرِيْنُ هِيْمُ اِنْسِيْ كَا عُمَانُ
نَا لُوْ اَوْ سِيْجِيْ كَا آخَضَرْتُ وَصِيْ كِيْ هِيْ طَرَفُ سِيْ اَمِيْ كَا لِيْ سِيْنُ مِيْنُ رُوْ كُنِيْ دَا لَا هُوْنُ اِيْنِيْ بِنُفْسُ كُوْ
اَوْ سِيْنُ اَمِيْرُجِيْ اَوْ رُوْ اَوِيْ كَا يَتِيْ هِيْ اِيْ جِيْبِيْ يَابِيْ سِيْ اَنَّهُ دَخَلَ اَلْاَزْوَا
عُمَانُ جِيْشُوْرُ فَيَتَا وَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَاذِنُ عُمَانِيْ فِي الْكَلَامِ قَاذِنُ لَهُ فَقَا
فَحَلَّ اللهُ وَ اَتَيْنِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ جَلِي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ كُمْ
سَتَلْقُوْنَ بَعْدِيْ فِتْنَةً وَ اِخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اِخْتِلَافًا وَ فِتْنَةً فَقَالَ لَهُ قَاذِلُ مِيْتُ
اَلْمُنَاسِيْنُ فَمِنْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوْ مَا نَا مُرْنَا بِهٖ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَمْرِ بِمَا صَحَّ اَبَاهُ وَ هُوَ
يُشِيْرُ اِلَى عُمَانُ بِذَلِكَ يَعْنِيْ وَ هُوَ دَاخِلُ هُوِيْ عُمَانُ دَفْعُ كَا مِيْنُ اَسْحَابِيْنُ كَا عُمَانُ رَمِيْ كَبِيْرًا
كِيْجِيْ تَبِيْ كَبِيْرِيْنُ اَوْ تَحْقِيْقُ اَوْ جِيْبِيْ سِيْ سَا اَبُوْ بَرِيْرَةَ كُوْ كُوْ دَا لِيْ كَا تَحْتِيْ هِيْنُ عُمَانُ سِيْ كَلَامُ كَرْتِيْ مِيْنُ
يَتِيْ اَوْ كِيْ جِيْ جِيْ مِيْنُ يَا كَبِيْرُ تَوَالُوْمِيْنُ سِيْ جُوْ حَاضِرِيْ اَوْ سِيْ كَلَامُ كَرْتِيْ لِيْ اِذْنُ جَا بِيْسُ
اِذْنُ دِيَا عُمَانُ فَمِيْنُ اَبُوْ بَرِيْرَةَ كُوْ كُوْ كَا كَا يَتِيْ هُوَ لِيْ سِيْ كَرْتِيْ هُوَ اَبُوْ بَرِيْرَةَ اَوْ رُوْ جِيْ كَا اَسَدُ كِيْ
اَوْ زِيْنُ كَا اَوْ سِيْرُ نِيْ جِيْ سِيْ كَا خَلِيْ لِيْ كَرْتِيْ هِيْنُ يَدُ كَا اَبُوْ بَرِيْرَةَ كُوْ سَتَا يَتِيْ اَخِيْرُ كُوْ فَرَمَا
كَ تَحْقِيْقُ تَمُ دِيْ كُوْ كِيْ جِيْجِيْ سِيْ بِلَا مِيْنُ كَا اَوْ سِيْنُ اَزْمَالِيْشُ عُمَارِيْ هُوِيْ اَوْ بَرِيْرَتُ اِخْتِلَافُ اَوْ رُوْ
كَ رُوْ كَا اَسِيْنُ يَا فَرَمَا آخَضَرْتُ سِيْ لَفْظُ اِخْتِلَافُ كَا اَوْ بَرِيْرَتُ كَا يَتِيْ هِيْ رُوْ اَوِيْ كِيْ لِيْ
كَا آخَضَرْتُ كِيْنِيْ دَا لِيْ لُوْ كُوْ مِيْنُ سِيْ لِيْ سِيْ كُوْ لِيْ هِيْ جَا رُوْ لِيْ يَا رَسُوْلُ اللهِ يَتِيْ كِيْ مَتَابِتُ
كَرِيْنُ كَا اَوْ كِيْ مَتَابِتُ مِيْنُ جَا رُوْ هُوْنُ نَقْصَانُ يَا كَا اَوْ سِيْ كِيْ وَ اِلَيْسِيْ لِيْ كَا حَكْمُ كَرْتِيْ هُوَ كُوْ
فَرَمَا آخَضَرْتُ كِيْ لَزَامُ هِيْ كُوْ مَتَابِتُ اَمِيْرُ كِيْ اَوْ رَا يُوْنُ اَوْ سِيْ كِيْ اَوْ رَا آخَضَرْتُ اَشَارَةُ
كَرْتِيْ تَبِيْ طَرَفُ عُمَانُ كِيْ سَا هَا سِيْ لَفْظُ اَمِيْرُ كِيْ مِيْنُ اَشَارَةُ كَا عُمَانُ كِيْ طَرَفُ كُوْ دَا حَاضِرُ
اَوْ سِيْ مِيْنُ فُ مَسْلَمَانُ سِيْ حَضَرْتُ عُمَانُ بَرَمَا اَمْدَا اَسْلَامُ مِيْنُ حَضَرْتُ اَبُوْ بَرِيْرَةَ

ابو بکرؓ نے بشارت دی مینے اونکو ساتھ اوس خبر کے کہ فرمایا آنحضرتؐ پس شکر کیا ابو بکرؓ اس
 یعنی اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی
 علیہ وآلہ وسلم نے کہ بھوکہ اس کے لیے دروازہ اور بشارت دیکھا کو پشت کی پس بھوکہ اپنے دروازہ
 اوکے لیے لپکھان وہ شخص عمرؓ تھے پس خبر دی مینے اونکو ساتھ اوس خبر کے کہ فرمایا آنحضرتؐ پس شکر
 کیا عمرؓ نے خدا تعالیٰ کا پھر کھلوایا دروازہ ایک شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجھ کو کہ بھوکہ دروازہ
 اس کے لیے اور بشارت دی اوس کو پشت کی ساتھ بلا عظیم کے کہ پہنچکی اوس کو پس بھوکہ اپنے
 پس لگھان وہ عثمانؓ تھے پس خبر دی مینے اونکو ساتھ اوس خبر کے کہ فرمایا آنحضرتؐ پس شکر ايمان
 نے اسہ تعالیٰ کا پھر کھلا اسے طلب کی گواہی ہی کہ صبر عطا کرے تلخی اوس بلا پر اور مصیبتوں
 اور روایت ہی ترمذی کے کہ کہا ایں عمرؓ نے کہ اَنَا قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
 أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَفِي اللَّهِ عَنَّهُمْ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ایں امین کے کہ آنحضرتؐ زنده ہے
 ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ راضی ہو اسے اوسے یعنی اس تریسے ان میںونکو با ہم ذکر کرتی ہے ہم
 وقت ذکر کرنے انکے اور بیان کرنے امر انکے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور پھر
 تھے صحابہ کے درمیان میں اور نماز و مذکور ہے درمیان انکے اور روایت ہم ابو داؤد کے کہ
 روایت کی جابرؓ قالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَى لَللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا كَانَتْ
 أَمَّا بَكْرٌ نَبِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَبِيٌّ عَمْرُو بَابِي بَكْرٌ وَنَبِيٌّ شَمَانٌ
 يَعْنِي قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا أَتَيْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الْوَجَلُ
 الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا نَوَاطِئُ بَعْضِهِمْ فَبَعْضُ فَنَسَمَ وَكَاهُ
 الْوَالِدِي يَحْتَفِ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ایں اسے اسے اسے
 فرمایا کہ کھلایا گیا خواب میں آج کی رات ایک مرد صالح نے ایک مرد صالح نے خواہ میں دیکھا میں مینے
 خواہ میں دیکھا گویا کہ ابو بکرؓ لکھا گیا اور پیوست کی گئی ہیں ساتھ خدا صلی علیہ وسلم کے اور
 لکھا گیا اور پیوست کی گئی عمرؓ ساتھ ابی بکرؓ کے اور لکھا گیا عثمانؓ ساتھ عمرؓ کے کہا جابرؓ نے
 پس ابو بکرؓ پیغمبر خدا صلی علیہ وسلم کے پاس سے کہا مینے اجتہاد کے اور ظن غائب سے
 ایں مرد صالح کے آنحضرتؐ فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی علیہ وسلم اور ایں تعلق اور اتصال

کہتے اپنی کے غزوہ بنوکین میں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام فرمود کہ خلیفہ اپنا کیا ست غائب رہی
 میں واسطے مناجات کے طور پر اور نہیں تھے ہارون خلیفہ بعد موسیٰ اسلئے کہ وفات ہارون کی
 جالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
 امت میں خلیفہ کیا ابن کثوم کو لوگوں کی امامت کرنے کے لیے ہارون بن علی رضی اللہ عنہ خبر گیری
 پیغمبر علیہ السلام اہلسنت کی کرتے تھے اور ابن ام کثوم امامت لوگوں کی اگر خلافت مطہری ہوئی
 تو امامت نماز کے لیے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مکمل فرماتے بلکہ اولی اور اہم تھا اتنے اور
 کہا طیب نے چونکہ اسمین تشبیہ ہی اور وجہ تشبیہ کی سمجھی نہیں جانتی کہ آنحضرت نے کا ہی میں تشبیہ
 دی او کو ساتھ ہارون علیہ السلام پس بیان کیا آنحضرت نے او کو ساتھ قول اپنی کے لائے نبی نبی
 الخ یعنی ہارون پیغمبر تھے اور تو پیغمبر نہیں ہی یعنی اتصال او کا ساتھ حضرت کے نہیں ہی جہت
 نبوت کے پس باقی رہا اتصال جہت خلافت کے اسلئے کہ وہ قریب نبوت کے ہی مرتبہ میں یا تو ہو
 حالات حیات او کی میں یا بعد وفات او کے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات او کے
 اسلئے کہ ہارون کے پہلے وفات موسیٰ علیہ السلام کے پس متعین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات
 آنحضرت کی میں وقت جا آچکے طرف غزوہ بنوکین کے اتنے اور خلاصہ اسکا یہ ہی کہ خلافت
 جزئیہ حضرت کی حیات میں نہیں دلالت کرتی ہی او پر خلافت کلید کے بعد وفات حضرت کے
 خصوصاً جبکہ مجزول ہو ہوئی اور خلافت سی ہی سبب رجوع کرتے آنحضرت کے طرف مدینہ کے
 ح ۴۷ اور روایت مسلم نے کہ ہارون بن جبرئیل نے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے واللہ
 فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّفْسَ أَنَّهُ لِعَهْدِ النَّبِيِّ الْآخِرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ لَا
 يُخَيَّرَ إِلَّا قَوْمٌ وَلَا يُعْضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ یعنی قسم ہی او سے اکی کہ ہارون ادا نہ کو
 یعنی او کا یا اور نکالا او سے دخت اسلئے کہ ادا نہ او گئی میں ہارون اجا نہ ہی اور پیدا کیا نام
 روح کو تحقیق نشان یہ ہی کہ اللہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ہر
 یہ کہ دوست نہیں رکھی نہ جو مکر مکر اور دشمن نہیں رکھا چکا مگر منافق **ف** مکر مکر
 یعنی مومن کامل محبت مشروع مطابق واقع سے کہ یکساں بغیر زیادتی اور نقصان کے تاکر نکل
 جاوے نصیر اور خارجی پس جسے دوست رکھا حضرت علی کو اور نقصان کا شیخین سے مثلاً

متاثر نہ ہو کسی دینی اولیے دوستی شروع نہیں ہوتی اور ہونا ساتھ دوستی نہیں کہ
 دوست رکھی حضرت علی کو اور بعض کہنے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے بیعت شروع حضرت علی سے
 علی کی خلافت ایمان کی ہی اور عداوت او کی نشانِ لعنہ کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہی کہ وہ ایسا کہ حضرت علی علیہ السلام سے دوستی نہ کیا جو کہ اور دوست رکھا ہی
 دو کو کو بیعت جس جس کو اور ایک باب کو اور مانگو ہو گا ساتھ میری طرح درجہ میرے دین قیاس
 کے اور روایت کی اس حدیث میں کہ دوستی ابو بکر اور عمر اور عثمان کی ایمان ہی اور بعض
 کہ کہا ایسے لعنہ کی ہی اور روایت کی اس حدیث میں کہ دوستی ابو بکر اور عمر کی ایمان
 ہی اور بعض ان دو کو کافر ہی اور دوستی انصار کی ایمان ہی اور بعض ان دو کو کافر ہی اور
 جسے کہ کہا یہ اصحاب کو ایمان ہی نہ تھا کی اور جسے مخالفت کی یہ حکم کی او کی
 غرض یہ ہیں مخالفت کرونگا او کی دین قیامت کے مع بدع اور روایت کیا جاری اور حکم
 پہل بن حدیثی آن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم حشر لا عظیم
 ھذہ الترابۃ فعدا ھل یفتخرون علی الذینہ یحیی اللہ ورسولہ و
 یحیی اللہ ورسولہ ھل یفتخرون علی الذینہ یحیی اللہ ورسولہ ھل یفتخرون
 علیہ وسلم کلھم یحییون ان یحیی اللہ ما فقال ابن علی بن ابی طالب فقالوا
 ھو یا رسول اللہ یتبکی علیہ قال فلیذیلوا اللہ فانی بہ فیصو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ حشر حتی تکان لہ یکنیہم وجمع باعطاء
 الراۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاہم حتی یتکلموا منکنا قال اللہ
 علی ان منکنا احب الیہم لیس احب الیہم اذ عنہم الی الا منکلام و آخرہم نبیا
 یحیی علیہم من حوالہ وہیہ فواللہ لان یحیی اللہ ما فک رعدا و احد احب الیہم
 من ان یتکلم لک حشر اللعنہم یہ رسولہ علیہ السلام یامان عودہ حشر کے
 کہ دو گنا میں یہ سال کے علامت برداری ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کر کا اللہ کا ہندو حشر کو
 اس کے اتوں یہی ہے اس کے دوست ایسی گا وہ شخص جو اور رسول خدا کو اور دوست رکھی گا
 اس کو خدا اور رسول خدا کا جس صبح کی لوگوں نے صبح سے تو ابی حضرت کے پاس صبح کو

اسحاق بن علی بن ابی طالب کہہا ہستی ہے کہ دیا گیا نشان او کو پس فرمایا آنحضرتؐ کہ کہاں ہیں
 علی بن ابی طالب کہہا ہستی ہے کہ دیا گیا نشان او کو پس فرمایا آنحضرتؐ کہ کہاں ہیں
 دیکھتے ہیں یعنی لبیب غزوہ کے حاضر نہیں ہو فرمایا آنحضرتؐ کہ جو کسی کو طرف او کے بلا لاؤ
 او کو پس لائے گیے علی رضی اللہ عنہ پس آئے ہیں والا آئے او کی انگوٹھیں پس رست ہو علی
 یعنی انگوٹھ کی طرف سے یہاں تک کہ گویا نہ تھا او کے کچھ درد پہر دیا او کو نشان پس کہا علی رضی اللہ
 عنہ کہ یا رسول اللہ کرو میں اوتھے یہاں تک کہ ہوں وہ مانتے ہمارے یعنی مسلمان ہوں فرمایا
 آنحضرتؐ جا اور گزریں اور اس کی ہاتھ کی ہاتھ کی او تری تو او کی زمین میں پہر بلا او کو طرف
 اسلام یعنی اول اور خدی او کو ساتھ اس چیز کے کہ واجب ہی او برحق خدا سے اسلام میں
 بر قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تجا ایسے ہی ایک کو بہتر ہی اس سے کہ یوں میرے لیے جا
 پائی سرخ اور اونٹ سرخ غزوہ خیبر الخ خیبر آہ منزل ہی مدینہ سے جانب شام کے
 اور یہ غزوہ کس سن ثابت میں تھا دو گنا میں یہ نشان کل کو اٹھ آیا ہی صحابہ کو تمام شہید
 نہ آئی اس شوق اور انتظار میں دیکھے یہ نعمت کل نصیب کیے ہو ہیں فرمایا آنحضرتؐ کہ کہاں
 ہیں علی بن ابی طالب اور وہ چھٹی دیکھے تھے لبیب انگوٹھ کے دیکھنے کے بعد ازان اشارہ راہ میں یا
 بعد پہنچنے کے خیبر میں آنحضرتؐ کے جاٹے پہر بلا او کو طرف اسلام کے رخ اور یہاں یہ حضورؐ
 ہی کہ پس اگر انکار کریں وہ اس سے تو پس طلب کر خیر پس اگر انکار کریں تو قتال کر او سے
 یہاں تک کہ مسلمان ہوں حقیقہ یا حکم یعنی جزیہ دینا قبول کریں یا مٹنے مسلمان ہوئیے فرمان
 بردار ہونا میں بر قسم خدا کی الخ حضرتؐ کی جو ہتھائی کی حضرت علیؓ کو واسطے ملائے کھار
 کے طرف اسلام او کی تاکہ کے لیے یہ بات قسم کہا کہ ارشاد فرمائی اس لیے کہ پیدا کر سب
 ہوتا ہی او کی ایمان کا بغیر قتال او کیلئے کہ متفرع ہوتا ہی او سپر حصول غنیم کا قسم
 سرخ جا بایوں وغیرہ سے پس جدا کرنا ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنے ہزار کافر
 کے سے جسیکہ تصریح کیا ہی اس کو میں ہام نے اول کتاب النکاح میں مدح مدح اور
 کا ترمذی نے عمران بن حصین سے کہ فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حاکم امتی
 وَاَنَا مَعَهُ وَهُوَ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ یعنی علیؓ جسے ہی اور میں علیؓ سے اور علیؓ دوست

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما انا عبد الله اوحى الي ان اكون نبيا
او عليه وسلم على كونه عوده طائف كلس سرگوسی کی اول سے لے کر کہا تو گوسے یعنی مانتوں
نے یا عوام صحابہ سے اللہ بھیکوں درار ہوئی سرگوسی آنحضرت کی سادہ جی کے بیٹے اپنے کے لکھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں خاص کیا میں نے اوکو ساتھ سرگوسی کے ولیکن اللہ نے سرگوسی کی
اول سے بد فتنہ میں اچھا نام ہے اوکو اللہ علی کی طرقت سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا تو اس کے بھیج
طرقت سرگوسی کے لکھ میں ضرورت میں گویا سرگوسی کی اول سے اللہ سے جیسے ہیں کی لکھ یہاں
قول اللہ تعالیٰ ہے ای واما رقیبت ادا رقیبت ولیکن اللہ رقیبت لے اور میں لکھ یہاں
ہیکیں بول حکم ہیکیں تو نے ولیکن اللہ ہیکیں اور ظاہر ہے ہی کہ اس سرگوسی میں حضرت
کچھ صحت اور مس دیکھی اور اسے اوکے اسرار دیوید میں سے کہ متعلق ہیں ساتھ چار
دھند کے کئی ہوں رہید کہ دس کی بات اول سے حکم سے بھی اور اور دوسری چھائی اسے کہ ثابت
ہو چکا ہی صحیح کادی میں کہ حضرت علی سے یہ جانا گیا کہ آپا ہتھاری باس کوئی خبر ہی کہ حوالہ
میں نہیں اور ہوں کہ ہاتھ میں ہی اور مسرات کی کہ ہاڑا داد اور نداد کا عادی نہیں ہی کہ
باس گردہ جبر کو ال میں ہی مگر سمجھ کر دیا جانا ہی آدمی کیاب لکھی میں اور حیکہ کہ صحیفہ
میں ہی کہ او میں دیت وغیرہ کے احکام کے بعد مدح اور روایت کیا تردی سے کہ کہا
انوسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے یا علی لا یحل لک
تخبط فی ہذا المذنبی خبری وغیرہ قال علی بن المذنبی قلت لی عن ابن
مرد ما معنی ہذا الحدیث قال لا یحل لک الحدیث خبری وغیرہ
یہی علی رضی اللہ عنہ ہی واسطے کیسے کہ ہے اوکو جانت یہ کہ گذری اس میں سے
اور ہونے کی ترے کہا علی بن صدر سے ہیں کہا ہے واسطے صراحت ضرر سے کہ کہا میں سے احمد سے
کہا صراحت سے ہیں حلال ہی کیسے کہ راہ مقرر کرے اس میں کو اور گذر اس میں حالت حاسن سے
سوائی مری اور سوائی ترے بد فتنہ اتفاقا دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی رضی اللہ
اور گذر کا ایک مسجد ہوئی میں واقع ہوئی تھی بد اور کہا حردی نے کہ یہ حدت صعب ہی
اتفاق محمد میں کے مدح مدح اور روایت کی ردی سے کہ کہا ام عطیہ سے نعمت رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا بِكُمْ عَلَى قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْفَعُ يَدَهُ يَقُولُ اللَّهُ لَمْ يَمْنَنْ بِي حَتَّى تَرِيَنِي عَلَى أَبِي الْأَخْضَرِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَاكَ لَكَ كَرَامَتُهُ عَلَى فَرَسِهِ بِي تَبَيَّنَ كَمَا أَمَّ حَطِيئَةَ بِي سَنَامِيْنَةُ أَخْضَرْتُ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْحَالِيْن كَمَا وَهَبَ نَوَاسِكُ دُونَ مَا تَهَيَّأَتْ دَعَا لِي فَرَسَاتِهِ فِي وَقْتِ بَهْنِيْنِ وَأَوَّلِيْكِي
 يَأْتِي دَيْكَ تَوَقُّعَ أَنْ أَوَّلِيْكِي يَا إِلَهِي تَدَا جُحُوكَ بِهَانِكُ كَدَكَا دِيُو جُحُوكَ عَنِي كَوَسَلَاتِي بِرَكَرَادِيْن
 وَتَدَلَّاتِ كَرَنِي فِي يَدِهِ حَدِيثِ اسْبِرْ كَدَا أَخْضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَائِيْتِ بِحُبِّ رَكْعَتِي فِي حَضْرَتِ
 عَلِيٍّ أَوْ رَجُلٍ هُوَ تَاهَا أَكْبَرُ أَوْ كُنِي مَفَارِقَتِ كَمَحْ دَاوُرُ رَوَايَتِ كِي تَرَدِي أَوْ رَا حَدَّثَ كِي كَهَامِ
 سَلَمِيْن كِي فَرِيَا أَخْضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَا لِي حُبِّ عَلِيٍّ أَمَّا فَرَقُ وَلَا يَبْغِضُهُ فَرَقُ
 يَعْنِي بَنِيْنِ دَوَسْتُ رَكْعَتَا عَلِيٍّ كَوَسَاقُ أَوْ بَنِيْنِ ذَمَّنْ رَكْعَتَا أَوْ كَوَسَاقُ يَعْنِي زَمَّنْ كَارِلْ دَاوُرُ
 كِيَا أَحْمَدُ كِي فَرِيَا أَخْضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَا مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّ بِي يَعْنِي مَنْ
 بَرَا كَمَا عَلِيٍّ كَوَيْفِيْنِ سَبَّ كِي حَبْتِ سِي لِيْسِ تَحْقِيْقِ بَرَا كَمَا جُحُوكَ دَاوُرُ يَعْنِي مَنْ سَبَّ أَوْ كَوَيْفِيْنِ بَرَا كَمَا جُحُوكَ
 بَرَا كَمَا لِيْ سَقَطَا اسْحَدِيْتِ كَا يَدِهِ كِي سُبُوْرَا كَهْنَا عَلِيٍّ رَضِيْنَهُ كَا كَفَرِيَا يَدِهِ جَمُولِ هُوَ شَهِيْدُ وَعِيْدِ بَرَا
 يَا مَنِيْنِ هُوَ صَالِحُ شَجَرِ دَاوُرُ عِلْمِ بَا حَالِ أَوْ رِيْدِ حَدَّثَ حَاكِمُ نَدَا بِي رَوَايَتِ كِي فِي أَوْ رَوَايَتِ
 كِي طَبْرَانِيْ بَا بَنِيْنِ عَبَّاسِ مَنْ سَبَّ أَحَدًا مِنْ آلِي فَعَلِيٍّ لَعَنَهُ اللَّهُ وَالْمَلِيْكَةُ وَالنَّاسُ
 أَجْمَعِيْنِ يَعْنِي مَنْ سَبَّ بَرَا كَمَا يَدِ صَاحِبِ كَوَاوِيْرِ لَعَنَهُ سِي دَاوُرُ فَرَسَتُوْنِيْ أَوْ رَوَايَتِ كِي
 أَوْ رَوَايَتِ كِي أَيْكَ دَاوُرِ بِنِ يَا بِي حَضْرَتِ عَلِيٍّ مَنْ سَبَّ كِي لَعَنَهُ اللَّهُ قَتْلُ مَنْ سَبَّ
 أَحَدًا مِنْ آلِي فَعَلِيٍّ لَعَنَهُ اللَّهُ كَوَيْفِيْنِ بَرَا كِي أَيْكَ قَتْلُ كِي جَاوُورُ كَوَيْفِيْنِ بَرَا كِي سَبَّ بَرَا كَوَاوِيْرِ
 دَاوُرُ كَوَيْفِيْنِ بَرَا كِي دَاوُرِ بِنِ دَاوُرُ رَوَايَتِ كِي أَحْمَدُ نَدَا كِي عَلِيٍّ رَضِيْنَهُ كَرِيَا جُحُوكَ أَخْضَرْتُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَدَا مَنْ سَبَّ عَلِيًّا لَعَنَهُ اللَّهُ حَتَّى يَهْتَوِيَ أَمَةً وَاحِدَةً
 لَعَنَهُ اللَّهُ حَتَّى أَتَرَ كَوَاوِيْرَ الْمَنَزَلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَعَنَهُ اللَّهُ فِي رَجُلَانِ
 شَيْطَانُ مَقْرُوطِيْنِ يَمَّا لَيْسَ فِي وَبَعْضُ مَجْلَهْ شَبَابِيْ عَلِيٍّ أَنْ يَبْغِضَنِيْ
 يَعْنِي تَحْسِبُ أَيْكَ شَابِهَتِ سِي عِيْسَى ذَمَّنْ رَكْعَتَا أَوْ كَوَيْفِيْنِ سَبَّ بَرَا كَمَا جُحُوكَ دَاوُرُ
 دَاوُرُ يَعْنِي حَضْرَتِ عَرِيْمُ كَوَيْفِيْنِ زَنَا كِي لَعَنَهُ اللَّهُ أَوْ رَوَايَتِ كِي أَحْمَدُ نَدَا كِي عَلِيٍّ رَضِيْنَهُ كَرِيَا جُحُوكَ أَخْضَرْتُ صَلَّى

کراوات را و کواکس سرک و رفته یک ناست ہیں ہا وکی لیکہ کہ او کو اسد یا اس اسد یا ہر کوا
 حضرت سے کہ ہلاک ہو گئے گراہ جو کہ میرے حق میں اور سب سے و شخص ایک نعت رکھتی والا
 جس سے زیادہ تعریف کر لگا میری تہہ او کس جگہ کہ میں ہی مجھ میں یعنی تعریف و لگا چکا تو تمام خانہ
 یا ایسا رہا اسد لگا چکا و تہہ جماعت بصر کے اور دوسرا دشمن کی باعث ہو گئی او کو دشمنی میری
 اسیر کہ بہتال کر لگا **تہہ** اس سے معلوم ہوا کہ نعت کہ بصر مجھ ہی کہ حد کہ کہ نہ سے
 اور و ان قاعدہ عقل و ترجیح کے ہو اور جب چھ حد زیادہ ہو گرا ہی کس طرف کی جی ہی اور ہا
 صحت مقرر نہ کر پھر ڈالتی ہی اور مسور طرف گرا ہی کہ کر ہی اور و صحت مقرر نہ کر
 اہل سنت و جماعت ہی بن کہ وہ تو طرفوں اور اطراف و تقریبات کیسے ہر باب میں محفوظ اس خصوصاً
 لو کہ کر و نقص کی شک ہرہ حال میں ہی حاصل ہوا کہ سرمایہ عبادت دو حصہ میں ہیں نعت
 خاندان موت کی اور عظیم اصحاب کی ہر شخص کو سعی کر لی جا ہی کہ بید و لوح میں جمع کرے توجہ
 اعتدال کے رزق اللہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کہ کبھی شجری اقامت ختم
 یُدْخِلُوا الْيَاذِرِي حَيْثُ وَشِعْصِبِي اَقَامَ حَتَّى لَا تُلْجُلُوا لَنَا فِي تَهْقِيفِي يَسِّرْ دَسْتِ كَسِرْ
 محلو کتنی لو کہ ہلاک کہہ چکے دور جس میری حب میں اور بعض کہیں مجھے کسی ایک لوگ
 یہاں کہ کہہ چکے وہ میں میری ہی میں اور رشتہ ہی ہی کہا کہا علی صی اللہ عنہ سے
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ کُلُّ مُتَعَصِّیْ لَنَا وَکُلُّ مُجْتَبِیْ لَنَا اَخَالِ عِیَّ اِیْدَعْتَ کَرِہَہِمْ ہَا یَکُوْا دَرِہِہِ
 صدی زیادہ دوست رہی و اسے ہمارے کو بدح بدح بد اور روایت کا احمد کہ روایت ہی برابر
 س عار و اور یہ میں ارم سے کہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا مَلَکَ یَعْدِیْ رِجْمَ اَحَدَہِ
 یَا عَلِیُّ عَلِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اَلَسْمُ تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ اَوَّلِیُّ الْمَؤْمِنِیْنَ صِرَ اَنْفُسُہُمْ
 فَاَلَا اَنْیَ قَالَ اَلَسْمُ تَعْلَمُوْنَ اِنِّیْ اَوَّلِیُّ بَکْلِ مَؤْمِنٍ مَّرْقَبَہِ قَالُوا اَنْیَ قَالَ
 اَللّٰہُمْ مَرَقَبْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیْ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِّ مَنَ وَکَلَاہُ وَوَکَلَاہُ مَنَ
 عَاذَاہُ فَلَقِیْہُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہُ هَیْثُ یَا اَبَا اِنِّیْ
 طَالِبٌ اَصِیْحَتْ وَامْسِیَتْ مَوْلَا کُلِّ مَؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَہِ یعنی سارے نے حضرت
 عدر جم پر گرا تہہ علی رضی اللہ عنہ کا ہر و یا کیا ہیں جاسی تم کہ میں رد یک تر اور دو

ترمون ساتھ نمونوں کے انکے نفسوں سے یعنی جسکے قرآن مجید میں مذکور ہی اور انکے روایت میں آیا ہی
 کہ یہ تین بار مکر فرمایا عرض کیا صی یہ کہ مقرر فرمایا آنحضرتؐ اپنے بعد کے کہ علی العموم نمونوں کو
 فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولی اور اقرب ہوں ساتھ ہر مومن کے
 اوسکے نفس کے کہا صی یہ مقرر آپؐ اپنے میں لپٹن آیا آنحضرتؐ بار خدا یا جو شخص کہ ہوں میں او
 اوسکا پس صلہ دوست اوسکا ہی خداوند دوست رکھے اوس شخص کو کہ دوست رکھی علی کو اور
 دشمن رکھے اوسکو کہ دشمن رکھے علیکو پس ملاقات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 بعد کے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے علی رضی اللہ عنہ کے کہ خوشحالی میں ہوا کہ اپنے یا جیتے رہو جیتی رہنا
 اگر اسی بیٹے ابو طالب کے صبیح کی تپنے اور شام کی تپنے یعنی ہوئی تم ہر وقت میں دوست ہر مرد اور
 عورت مسلمان کے **ف** جب اوسکے غدیر خم پر اپنے وقت پہنچے خود الوداع کے اور غدیر خم نام ہی
 ایک بچی کا کہ تین کوس چھی خند سے در میان کے اور دینہ کے اور غدیر خم کہتے ہیں باقی کے تالاب کو
 اور اوسوقت میں دعا بہت کثرت سی آنحضرتؐ کے ساتھ جمع تھے اور ہر فرمایا اپنے بعد کے کہ جمع
 کیا صی کہ کو اور ایک روایت میں آیا ہی کہ آنحضرتؐ ایک ستر بنایا اونٹوں کے کجاوہ لگا اور اس پر چڑھ
 کر فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولی اور اقرب ہوں الخ یعنی میں حکم بنیں کرنا ہوں نمونوں کو
 مگر اوجہ یہ کہ اوس میں پہلائی اور دوسری دنیا اور آخرت اوسکے کہ وہ بخلاف اوسکے نفسوں کے کہ بھی
 طرف شر اور اگر بھی ملاتے ہیں اور دوست کہ الخ اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا احیت
 من احیائے و اقیض من اقیضہ و انصر من انصرہ و اخل من خذلہ و ادر الخ معہ
 حیث آؤ اپنے دوست رکھے اوسکو کہ دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھے اوسکو کہ دشمن رکھی اوسکو
 اور مدد کر اوسکی کہ مدد کری علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کری علی کی اور پیہر حق کو ساتھ علی کے خط
 کہ پیہر وہ جانا چاہیے کہ شیعہوں نے جو تک کہا ہی ساتھ بعضی روایتوں کے حضرت علی کے اخوت
 بر ساتھ خلافت کے اوس میں سے یہ حدیث انکے نزدیک قوی دلیل ہی کہتے ہیں کہ یہ صریح دلیل ہی
 اوسکی افضلیت اور احقیت خلافت کی اور کہتی ہیں کہ مولیٰ یہاں یعنی اولی ساتھ امامت کے ہی
 بدیل قول آنحضرتؐ الٹ اولی کمینہ یعنی ناصر و محبوب کے والائے ہی صی کے جمع کر نیکی اور انکے
 خطاب کر نیکی اور کہن سالہ کر نیکی اور عا کر نیکی حضرت علی کے لئی اسلئے کہ جانتی تھے لو بھی جانتے

اسکو صحابہ اور اہل بیت ہوتا ہی گرامام مصدوم مسروص الطاعن کے لیے لڑائی کی علیٰ
 اہل بیت کے لیے وہی دیکھو کہ جیسے آنحضرت کے لیے تھی امت پر جس میں صریح ہی اوکی حلافت تھی
 مگر یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی کہ ایک جامعہ امام ترمذی نورانی اور احمد کے اوّلین
 اسکے بہت میں روایت کیا ہی کہ سونوں صحابیوں اور ایک احمد کی میں آیا ہی کہ مسابی کو مقرر
 سے میں صحابیوں اور گواہی دی اور میں اسکی علی بھی اہل بیت کے لئے اور سوت کے راج کو گئی
 حلافت میں ساتھ دیکھو امام حلاف اوکی میں اور بہت کساد میں صحابہ اور حلال اور انفاق
 نہیں کرنا چاہئے اوکے قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت میں اور وہ اول مصدوم کے قول پر کہ کیا ہی
 اور میں کہ علیہم السلام وال میں دالہ مرموع ہی اسلئے کہ وارد ہوا ہی طرق متعدد کے تصحیح کی ہی
 اسکی اگر کے دہی سے کہ اقل اسح اس حرقی الصواعق آور دے اسکے کہ او فکی ہم کہیں سے
 ہی لفظی الزام کے کہ اوہوں نے اتفاق کیا ہی اگر کہ استار تو تار کا ہی بیج دلیل امامت کے
 کہ جنک حدیث متواتر ہو ساتھ اوکے استدلال تحت امامت پر کہنا چاہئے اور جس ہی کہیں
 حدیث متواتر نہیں ہی ماوجود حلاف کے اسین اگر وہ حلاف مردودی ملک طیس کر ہو آئے میں
 لیسے ائمہ حدیث اور مادل اوکے میں کہ جمع ہی اوکی طرف اس امر میں امامہ اور اوہ محمد ستانی
 اور ابو حاتم راری اور سوا اوکیکہ آور دے امت میں کیا ہی اسکو کہتے اہل حلف و انقال میں سے
 کہ جو حدیث کی طلب میں تہر تہر پور تہہ امامہ بخاری اور سلم اور دقادی اور سوا اوکیکہ آگاہ
 اہل حدیث سے اور یہ بات اگر کہ نقل نہیں ہی صحت میں لیکن دعوی تو تار کا اسکی
 حدیث میں غیب میں ہی اور اوہوں نے شرط کیا ہی تو تار کو حدیث امامت میں پس سوجا جائے
 اسکو اور اہل سنت و جماعت سے رو کیا ہی ساتھ ہر اہل تقریر طویل کی ہی اس جگہ میں حاجی غفر
 محقر میرہ مذکور ہی اور ہم کجہ اوسمین سے لفظ امضا کے ذکر سے ہن کہ کہا ہی اہل سنت
 کہ میں سے ہم کہ سولے انہاں میں حاکم و دالی کی ہی ملک عنی محبوب ماضر کے ہی اسلئے کہ لفظ ملکہ
 کھنٹا متھے آئے ہیں متفق اور غیس اور مقرب اہل میں اور ماضر اور محبوب اور غیس کے اہل میں
 لکھا مسابی مندر کہ جس کی دلیل کے اعتبار میں نہ کہتا اور ہم اور یہ متفق ہیں اسکر صریح ہی اور
 کہنا محبوب اہل ماضر کہ علی رضی اللہ عنہ سید ہما اور یار اور دگار ہما میں اور سید

یہ حدیث صحیح ہے اور امام حلاف اور بہت کساد میں صحابہ اور حلال اور انفاق نہیں کرنا چاہئے اوکے قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت میں اور وہ اول مصدوم کے قول پر کہ کیا ہی اور میں کہ علیہم السلام وال میں دالہ مرموع ہی اسلئے کہ وارد ہوا ہی طرق متعدد کے تصحیح کی ہی اسکی اگر کے دہی سے کہ اقل اسح اس حرقی الصواعق آور دے اسکے کہ او فکی ہم کہیں سے ہی لفظی الزام کے کہ اوہوں نے اتفاق کیا ہی اگر کہ استار تو تار کا ہی بیج دلیل امامت کے کہ جنک حدیث متواتر ہو ساتھ اوکے استدلال تحت امامت پر کہنا چاہئے اور جس ہی کہیں حدیث متواتر نہیں ہی ماوجود حلاف کے اسین اگر وہ حلاف مردودی ملک طیس کر ہو آئے میں لیسے ائمہ حدیث اور مادل اوکے میں کہ جمع ہی اوکی طرف اس امر میں امامہ اور اوہ محمد ستانی اور ابو حاتم راری اور سوا اوکیکہ آور دے امت میں کیا ہی اسکو کہتے اہل حلف و انقال میں سے کہ جو حدیث کی طلب میں تہر تہر پور تہہ امامہ بخاری اور سلم اور دقادی اور سوا اوکیکہ آگاہ اہل حدیث سے اور یہ بات اگر کہ نقل نہیں ہی صحت میں لیکن دعوی تو تار کا اسکی حدیث میں غیب میں ہی اور اوہوں نے شرط کیا ہی تو تار کو حدیث امامت میں پس سوجا جائے اسکو اور اہل سنت و جماعت سے رو کیا ہی ساتھ ہر اہل تقریر طویل کی ہی اس جگہ میں حاجی غفر محقر میرہ مذکور ہی اور ہم کجہ اوسمین سے لفظ امضا کے ذکر سے ہن کہ کہا ہی اہل سنت کہ میں سے ہم کہ سولے انہاں میں حاکم و دالی کی ہی ملک عنی محبوب ماضر کے ہی اسلئے کہ لفظ ملکہ کھنٹا متھے آئے ہیں متفق اور غیس اور مقرب اہل میں اور ماضر اور محبوب اور غیس کے اہل میں لکھا مسابی مندر کہ جس کی دلیل کے اعتبار میں نہ کہتا اور ہم اور یہ متفق ہیں اسکر صریح ہی اور کہنا محبوب اہل ماضر کہ علی رضی اللہ عنہ سید ہما اور یار اور دگار ہما میں اور سید

یہ حدیث صحیح ہے اور امام حلاف اور بہت کساد میں صحابہ اور حلال اور انفاق نہیں کرنا چاہئے اوکے قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت میں اور وہ اول مصدوم کے قول پر کہ کیا ہی اور میں کہ علیہم السلام وال میں دالہ مرموع ہی اسلئے کہ وارد ہوا ہی طرق متعدد کے تصحیح کی ہی اسکی اگر کے دہی سے کہ اقل اسح اس حرقی الصواعق آور دے اسکے کہ او فکی ہم کہیں سے ہی لفظی الزام کے کہ اوہوں نے اتفاق کیا ہی اگر کہ استار تو تار کا ہی بیج دلیل امامت کے کہ جنک حدیث متواتر ہو ساتھ اوکے استدلال تحت امامت پر کہنا چاہئے اور جس ہی کہیں حدیث متواتر نہیں ہی ماوجود حلاف کے اسین اگر وہ حلاف مردودی ملک طیس کر ہو آئے میں لیسے ائمہ حدیث اور مادل اوکے میں کہ جمع ہی اوکی طرف اس امر میں امامہ اور اوہ محمد ستانی اور ابو حاتم راری اور سوا اوکیکہ آور دے امت میں کیا ہی اسکو کہتے اہل حلف و انقال میں سے کہ جو حدیث کی طلب میں تہر تہر پور تہہ امامہ بخاری اور سلم اور دقادی اور سوا اوکیکہ آگاہ اہل حدیث سے اور یہ بات اگر کہ نقل نہیں ہی صحت میں لیکن دعوی تو تار کا اسکی حدیث میں غیب میں ہی اور اوہوں نے شرط کیا ہی تو تار کو حدیث امامت میں پس سوجا جائے اسکو اور اہل سنت و جماعت سے رو کیا ہی ساتھ ہر اہل تقریر طویل کی ہی اس جگہ میں حاجی غفر محقر میرہ مذکور ہی اور ہم کجہ اوسمین سے لفظ امضا کے ذکر سے ہن کہ کہا ہی اہل سنت کہ میں سے ہم کہ سولے انہاں میں حاکم و دالی کی ہی ملک عنی محبوب ماضر کے ہی اسلئے کہ لفظ ملکہ کھنٹا متھے آئے ہیں متفق اور غیس اور مقرب اہل میں اور ماضر اور محبوب اور غیس کے اہل میں لکھا مسابی مندر کہ جس کی دلیل کے اعتبار میں نہ کہتا اور ہم اور یہ متفق ہیں اسکر صریح ہی اور کہنا محبوب اہل ماضر کہ علی رضی اللہ عنہ سید ہما اور یار اور دگار ہما میں اور سید

حدیث ہی دلائل اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولیٰ کا بھنے امام کے مہود و معلوم نہیں ہی لغت میں اور
اور نہ شرح میں اور کہنے لغت کے اماموں میں سے نہیں ذکر کیا ہی کہ مفعول بھنے فعل کے آنا ہی اور کہے
ہیں کہ یہ چیز اولیٰ ہی فطانی چیز سے اور میں نہیں کہتے ہیں کہ مولیٰ اس کے میں غرض موالات کی بیان
کر نیسے تفسیر ہی اور پر پر میر کر نیسے اس کے بعض سے اس لئے کہ اس کے بیان کر نہیں بڑی بزرگی اور کئی ثابت
جو ہی اس لئے اس کے پہلے فرمایا اللہ اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم اور دعا ہی پہر ہی بہت سی ہی ہ
اور بعض طرق میں ذکر اہلیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رضی اللہ عنہ کا خصوصاً آیا ہی جیسا کہ طبر
و غیر کے نزدیک ثابت سند صحیح کے آیا ہی اور یہ دلائل کرتا ہی ہے کہ مراد غیبت دلالی اور تاکید کرنی انکی
محبت پر ہی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ ہی بعض صحابہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں ہیں تھے
اور انہوں نے کچھ شہادت انکی کی بعضے امور میں اور انکی کئی ثابت کا انکار کیا تھا از تحلیہ بریدہ اسے
اور صحیح بخاری میں آیا ہی اور وہی صحیح اس کی کی ہی کہ اس میں ہر منار ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
متغیر ہوا اور فرمایا ہی بریدہ السنۃ اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم ہم اور صحابہ کو ہی جمع کیا اور تاکید
اس بات میں کی اور کہا شیخ ابن حجر نے کہ ثابت ہے کہ مولیٰ یعنی اولیٰ کے ہی لیکن یہ کہان لازم تا
کہ اولیٰ ساتھ امام کے مراد ہی بلکہ ساتھ قرب اور اتباع کے جس کے قرآن مجید میں فرمایا ان اولیٰ الناس
بآمرہم للذین اتبعوا لا شریک فیہم بلکہ ساتھ قرب تر لوگوں کے ساتھ براہم کے اللہ وہ لوگوں میں کہ بڑی
کی انکی ہ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر یہ اوپر لگی اسل احتمال کے نہیں رہتے ہیں ہم اور یہ ہی ثابت ہے
کہ مراد اولیٰ ساتھ امام کے ہی لیکن کو ہی دلیل نہیں ہی اور براہمت فی احکام بلکہ مال میں اور شیخ
وقت عقد نبوت ان کے مراد ہو اور تقدیم عینوں خلفاء کی ماحول ہی اور علی رضی اللہ عنہ ہی اسوں
اجامہ میں داخل میں اور بقرینہ او ر و ان کے کہ صریح ہیں ساتھ خلافت الیٰ ہر کے بعد ان حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ حدیث کیوں نہ کر نص ہو امامت پر ایسی نہیں کہ دلیل نہیں لائی اس کو حضرت
علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اور نہ عمر اور نہ وقت حاجت کے ساتھ اس کے بلکہ دلیل اس کے
اس کو علی رضی اللہ عنہ وقت خلافت انہی کے پس کوٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دلیل لائے امام
خلافت انہی تک دلیل ہی ہے کہ ان کا یا انہوں نے کہ نص میں انہوں خلافت ان کے کہ متصل بعد ان
پس بعد خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہی اور باوجود اس کے علی رضی اللہ عنہ تصریح کی ہی کہ کو ہی نص

کہ جب جہانیاں حضور کا اور ظلم و انصاف اور جہوتی بیچ اہل احکام اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ تھا
 واقعہ تھا تو اور کچھ کہ حدیث میں اور اخبارات سے روایت کی گئیں جہوتی اور باطل بیچوں بلکہ انصاف
 پر صحیح کرنا ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ ان کی صحبت میں ایسے لوگ آئے اور حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے کہ انہوں نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید کو کیے اور یہ کلام
 شیخ ابن حجر کا یہ صلوعن محمد بن کہ انہوں نے بہت طول و طویل ذکر کیا ہی وہاں اور جو کچھ کہ انہوں
 سے مینے بطریق اختصار کے یہاں ذکر کیا ہی کافی ہی یا اللہ التوفیق معہ **ح** اور روایت کیا
 سنائی ہے یہ وہی ہے کہ کہا خطب ابوبکر و عمر فاطمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اہما صغیرا قد خطبنا علی فروعھا منہ لیسے پیغام بھیجا خطبہ کا اپنے لبت کا اور کر اور غرض
 فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ جہوتی ہی پر پیغام
 بھیجا فاطمہ کا علی رضی اللہ عنہ نے پس نکاح کر دیا حضرت فاطمہ کا علی سے رضی اللہ عنہما **ف**
 وہ جہوتی ہی اور ایک روایت میں آیا ہی محبت یعنی چہ ہوئے حضرت اور شاید کہ یہ محمول ہو
 اور دفعہ یعنی ایک بار شکوت کیا ہو اور پھر دوسری بار میں یہ فرمایا ہو کہ وہ جہوتی ہی پس نکاح
 کر دیا **ح** کتاب نہایت لائق ذکر میں لکھا ہی کہ کہا کہ اس کے آئے لہذا یک پر عمر کا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اور پیغام حضرت فاطمہ کے نکاح کا دیا پس چہ ہو ہی حضرت اور وہ فوجا جو لوگوں کو جو اس بند یا ہر کے
 وہ دونوں حضرت علی کے پاس اور ان سے کہا کہ تم پیغام دو اسکا کہا حضرت علی نے پس اس گاہ کیا
 ان دونوں نے جھگڑا ہند اس امر کے پس انہما میں کیسی مچھا جا رہی یہاں تک کہ آیاس میں نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے نکاح کر دیا وہ مجھ سے فاطمہ کا فرمایا حضرت نے کہ تیرے پاس
 کچھ ہی ہی کہا میں نے کہ ایک گھوڑا ہی میرا اور ایک زہہ ہی فرمایا کہ گھوڑا تو جھگڑو رہی یعنی جہاد
 وغیرہ کے لئے لیکن زہہ ایسی بیچ ڈال پس سخی میں نے زہہ چاد تو آشتی درہم کو پھر لایا میں حضرت
 پاس زہہ درہم اور کہیں حضرت کی گردن پس ایک مٹی پر ہی حضرت نے او میں سے اور فرمایا
 کہ ای ملاں خرد لا ہمارے انکی خوشبو اور حکم کیا اہمیت کو یہ کہ چیز نیا کرین فاطمہ رضہ کا پس
 تیار کیا گیا اور کئے لئے ایک بنگ بنا ہوا بزرگ حرم کے بلن کا اور تو نہ کہ چڑکی کی کہ ہر اواد کا
 بے خرم کا تھا اور فرمایا حضرت نے علی کو کہ آپ تیرے پاس فاطمہ تو نہ بات کرنا تو کچھ

یہ روایت
 صحیح ہے
 اور
 اس میں
 کوئی شک
 نہیں ہے

مکرہ کہ اگر اس شخص نے اس شخص کی الٹ کھینچ ڈالی اس لئے اور دوزخ کے اولاد سے مکرہ و ح
 ح نہ اور وہ اب کی برائی نہ کہہاں غاسٹ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وسلم امر
 لست الا نواب الایمان علی علیہ وسلم کہ حکم دیا ماسا ہند کر کے
 دروازہ کے مولیٰ دروازہ علی کا ف ایسی جیسے صفا کوں کہ اگر کہ در دوزی مسجد سوی میں حضرت
 نے دیا کہ دروازہ مسجد کی طرف سے نہ کر لو تا کہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی مرد جسی مسجد میں داخل
 نہ آوے اگر دروازہ علی صلی اللہ علیہ وسلم کا کنارہ ہا کہ اس کے او کو آما مسجد میں درست تھا اور یہ خصوصیت
 او کی تھی لست و ما لہ حضرت کے اور میں الشکالی آ تا ہی مسجد کے او سے جس کہ جو کہ دوزی نہ
 دلی کر میں کہ حضرت نے حکم کیا اور یہ دروازہ کے منکر یکا سوئی دروازہ الی کہ کہ اس کے او سے نظر
 دیا کہ کسی کو حکم کیا حضرت نے آنکھ در دوازہ کے منکر کے کے حلت بر صر الموت اسی میں اور میں
 یہ نہ ہی نہیں لیں کہ کیا وہ بدعت حالت خیاب کے پہلے دروازہ براور اس کے اصح ہوتا ہی قول علماء
 کا کہ اس حدیث میں اس لئے ہی بطور حلاوت الی کو کے علاوہ یہ کہ حدیث صحیح کہی اس کے او
 مسودہ تراویح کے لکھنے کی ہی اور تیرہ تیرہ سے حدیث کی ہی اور کہا یہ حدیث عرب
 ہی اور اس و کما دیکھا کہ لیکن روایت کیا آنکھ اور صیا سے بریں ائمہ سے یہہہ حال ہوا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا کہ ملا کہ میں حکم کیا گیا ہوں سا ہند نہ کہ اس دروازہ کے او سے دروازہ
 علی کے اور یہاں میں ہی روایت کیا اس کو احمد نے بریں ائمہ سے کہا ہے اس لئے ایک حاجت کے
 اصحاب کو کہ اصحاب علیہ وسلم میں ہی دروازہ حادی مسجد میں کہا یہ لیں لیا آنکھ کے ایک ان کہ
 منکر وہ بہر دروازہ سوئی دروازہ علی کے لیں کہ یہ دے کہ گھنگو کی اس میں لوگوں نے لیں کہ یہی ہو
 آنکھ کے لئے اور جو را کی اس کی ہر دیا ملا علیہ وسلم تحقیق میں حکم کیا ہو کہ منکر کے
 اس دروازہ کے او سے دروازہ علی کے لیں گھنگو کی اس میں گھنگو کر کے دے تھا ہی اور حسن سے
 قسم اس کی نہیں مد کیا کہ اور کہو لا میسے او کو بھی ار جو د لیکن حکم کیا گیا میں ساتھ ایک جبر کے
 پس بر دلی کی جیسے او کی اور اس غاسٹ اور حاکم ہی یہ حدیث روایت کی گئی ہی لیکن صحیح نہیں
 ہی مکر وہی روایت کہ اصل کی گئی ہی صحیح میں الی مسجد سے کہ دیا یہ روایت اصل علیہ وسلم
 نے لایمقی باب فی المسجد الا منہ

د کوہ میں اور بعضی اسی ہیں کہ جن میں متفرقہ کوہ میں اور اسی میں اپنا وہی طرف ہے کہ فصل
 میں جو خطا اور نہ کے ماقی و کسک ہیں جس کے تصحیح کی اسکی سیدو طے کرتا ہے تھا میں منہج مع
 اور روایت کیا کہاری ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ سے یہی وقتہ وفات اسی کے اور وصیت کر کے سارا
 خلافت کے اصحاب سوری کو کہ ما احدث احق بطلان الا من من ہونہ و البصر الدین
 نوبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حق الام و اص من علیا و عثمان و امیر
 و ظلی و سعد و عکرمہ الرحمن یہے ہیں ہی کوئی لاتی ترساتہ ہر کچھ کے یہی خلافت ابرا
 دقتہ ہر سے کہ وہاں ہی گئے ہوئے اصلہ اللہ و علم اسی میں کہ او سے ہی اسی سیر نام لگا
 آج کل اور زبیر و طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا **ف** وہ اوسے ہیے راضی ہے
 نہایت بڑھتی ہے کہ ہر ایک کو خلوام تھا سارا نہ یا اور راضی رضاء و خصوص ہی کہ جسکے سب سے
 مسیحی ہوں خلافت کے ہر پہلے کہ انکے حضرت سبھی کے راضی ہے لیکن یہاں زیادہ راضی
 آتا ہی بہت اور وہی کے لیے ہو او یکے عشرہ مشرہ ہی اور حضرت عمرؓ عوان چہ ہی کو کہ انکا
 عشرہ تیرہ میں کو اسلئے کہ آب اور انوکہ تو او میں اصل ہے سب جانی ہے کیا جت ہی
 او کی ذکر کی اور انھیدہ میں احواج کو کہ حکو انھیر کے اس امت اور اس حق الامین کہا تا
 اسلئے نہ کہ انکا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ ہی پہلے فوت ہو گئی ہے اور سیدہ س ریدہ کو اسلئے نہ ذکر کیا
 کہ وہ بھی جی کے بیٹے اور بیوی ہے بہت ہو یکے لیے او کو نہ ذکر کیا اور عقود حلیہ کہ انکا
 تھا او میں سے ہر رضاء جائے کہ امت مات ہوئی ہی یا تو ساتھ ہی ہو او یکے اہل حل و جہ سے
 حل لاتی خلافت کے لیے عقد کیا و باعدالی کر کے اور یا مات ہوتی ہی سب تصحیح کر کے امام کے
 اور حلیہ کر کے ایک کے جو کہ لاتی او کے ہو نامہ عمر کے اور جائز ہی سب کرنا معصوم کا ما و
 خود ہو او کے کہ وہ اصل ہو او سے سب اجماع علیا کے بعد خطا و راستہ کے او پر مات
 معصوم کے ولایت میں مادود و موحد ہو فصل کے اول سے اسلئے کہ غیر اصل کہی جو قدرت
 رکھتا ہی نہ کرنا سوز میں کی اور جو حاتم ہی نہ مرنگ کی اور جو جبرگیری کہ تا ہی رعیت کی اور جو
 معصوم ہوتا ہی نہ کہ دین کرے میں راہیہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام میں اور ہونا او کے نامی
 اور طہور معمر کا او کے ساتھ ہر کہ جس کے ہا ما کا و صدق و کمال سب یہہ اخاف سید کی سی اور

یہ نسخہ انکا کی کتابت کا ہے اور جو خطا و راستہ کے او پر مات

بہا لاشا کوئی سی ہی اور توطیہ اور غیبی ہو کوئی مگر ایسی کنی کہ اگر انجملہ باطل جاننا خلافت غریبی کا ہی
 باوجود نہونی ان خبر دیکھنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ من ہی ع : ہ اور روایت کیا بخاری نے کہ کبیر
 بن ابی حازم نے را کثرت یل طحہ قتلہ و فی ہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم أحد
 یعنی دیکھا مینے : ہ حضرت طلحہ کا قتل یعنی معطل کا رسی اور قتل ہو گیا تھا لیکن کہ کبھی یا تھا ساتھ
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن أحد : ہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے روز احد کے اپنی میتیں آنحضرت کی کبیر
 کیا تھا اور او کو بیہوش کچھ اور پریشانی کے قہر پہا تک کہ عضو مخصوص اور نکاح ہی ہو گیا تھا
 اور صی بوجب ذکر روز احد کا کرتے تو کہتے کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تھا اور طلحہ بیٹے عبد اللہ کے ہن
 کثرت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہن حاضر ہو سب غزوہ بن سوی دیکر کہ حضرت نے کئی م
 لئی اچھا تھا انکو اور ہے یہ گندم گونہت بال و لے خوبصورت قتل کیا گئے دن حمل کے جثہ
 کو پیوین تاریخ حمادی انسانی کی چھتیس میں اور دن کئی گئے بصری میں اور عمر انکی چوبیس
 ہوئی اور ز و انت کیا بخاری اور سلم نے حاکم کے فرمایا برو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ
 اضراب کے کہ اوسیکر غزوہ خندق ہی کہتے ہن من یا نبی نبی العوم یوم الکھرب قال الزبیر
 انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر یعنی کوئی
 کہ لاو میرا سر خرقوم کی فیصہ کفار کی کہا زبیر نے کہ میں لا تا ہوں خبر قوم کی لیسن یا یا آنحضرت صلی
 علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہر نبی کے نبی ہذا کا رہتی ہن اور ہذا کا میرا زبیری : ہ اضراب جمع
 کی ہی معنی گوہ کے کہ قریش اور یہودی قریظہ اور بنی نصر جمع ہو کر اور آپس میں اتفاق کر کہ آنحضرت
 سی لڑنے کے لئے آئے تھے کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار فرسب ہینہ کے گردہ نہ کے پڑی
 اور آنحضرت نے گراؤینہ کے خندق کہو دلی تھی اور مسلمان بہت تنگ ل تھے اور صیف جنگ نہیں
 ہوئی فقط کچھ پہراؤ اور ترانہ ازی ہوئی تھی پہراہد ملنے ہزار ہا لکھ مد کے لیے بھیجے اور تہوا
 تہذکہ اوسے تمام جینہ وغیرہ اونکے اوکیر ڈالے اور کثرت ہوئی کفار کی پس اوسین آنحضرت نے
 فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی لاؤ اور جانا او تین دشو رہا کہ تاخیر تحقیق لاؤ پس اوسا لرت
 کہا زبیر کہ میں لا تا ہوں خبر قوم کی اور زبیر بیٹے عوام کے کثرت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور مان انکی
 صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہر ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہن اور زبیر قدیم الاسلام ، سولہ کی کوئی

۱۲۳
 ۹
 تاریخ
 حادی
 انسانی
 کی
 چھتیس
 میں
 اور
 دن
 کئی
 گئے
 بصری
 میں
 اور
 عمر
 انکی
 چوبیس
 ہوئی

جمع کرنا ان باب کا آنحضرت سی زیر کے لیے ہی ثابت ہوا اور یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر
 فرمایا پس تشریح اس میں اور زیر کے خبر میں یہی کہ حضرت علی کو اطلاع ہو کر کے لیے قرآن کی اور طہرین
 کہ مراد علی رضی اللہ عنہ کی یہ ہو کہ آنحضرت کے بلا واسطہ کے یہ کہتے نہیں کہ میں نے اور یہ منافق نہیں
 اس کے کہ اطلاع ہو ہوں وہ زیر کے حق میں کہتے ہوں اور اس کے کہ مولف نے کہ کثرت مدح کی ابو اسحق
 زہری قریشی ہیں قدیم الاسلام کہ اسلام کے ستر اُن برس کی عمر میں اور کہا نجد کے کہ میں نے اُمت اسلام
 میں بغض و دشمنی کے بعد میں اسلام لایا اور اول تر یعنی ہی مارا ہی جہاد میں اور حاضر ہوئے میں سعد
 تمام غزوہ میں بنی حنیئہ علیہ السلام کے ساتھ اور وہی حدیث کے ساتھ اور وہی حدیث کے ساتھ اور وہی حدیث کے ساتھ
 تھے لوگوں کی بد عاسی اور امید کہتے دعائی خیر کی پس ہوئے قبولیت دعا و ان کے لوگوں کے
 نزدیک اور یہ اس سبب تھا کہ آنحضرت نے فرمایا ان کے حق میں اللہ قسم سیدہ سمیرہ و کلحبت
 دعوئے یعنی یا اللہ کامل تیرا انداز کہ اس کو اور قبول کر دجا اس کی اور جمع کی آنحضرت نے ان کے
 لیے اور زیر کے لیے ان باب اپنے کہ فرمایا دو تون کے لیے خدا کی دای اور نہیں کیا یہ کہ کے لیے
 سوائے ان دو تون کے اور ہے یہ کہ مذم گون اور نہ ان پر مال نیست کہ ہے اپنی قصہ میں ریح عقوبت کے
 قریب بدت کے پھر خارہ لایا گیا اتحاد میں اور نماز پر ہی ان کی اس حکم نے کہ وہ اور ان امام
 میں ہاکم تہاد میں کا اور دفن کے گئے وہ قبض میں پس چچن میں اور عمر او کی کچھ اور پستہ
 برسی اور عشر المشرق میں ہے ان کا انتقال کے بعد جو ای اور حاکم کیا تھا ان کو کہ وہ کا عمر اور
 عثمان رضی اللہ عنہ نے اور روایت کہین حدیث میں ان کے خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے
 اور روایت کی بخاری اور مسلم نے کہ فرمایا بالکل اُمۃ اُمۃ و اُمۃ اُمۃ و اُمۃ اُمۃ
 ابن عبیدہ کہ بنی الحجاج یعنی واسطہ ہر امت کے ایک امانت داری کی کچھ حقوق خدا اور خلق
 اور نفس کے خیانت نہیں کرنا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی
 خاص کیا ان کو سہ امانت کے باوجود کہ امانت داری اور صحابہ میں ہی تھی اس لیے کہ غلبہ
 تھی ان میں یہ صفت یہ نسبت اور ان کے یا یہ صفت ان میں غالب تھی نسبت ان کی اور صفو
 کے اور ان کی مع میں کہتی ہی روایتیں آئی ہیں اور ان کی نصیحت میں سے یہ ایک نصیحت
 کیا خوب ہی یا درود السَّيِّئَاتِ الْعَدِيمَاتِ بِالْحَسَنَاتِ الْحَادِثَاتِ

ترجمہ
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا کہ میں نے اس امت کو
 چار امانتیں عطا کی ہیں
 پہلی امانت ان کے خلق پر
 دوسری امانت ان کے مال پر
 تیسری امانت ان کے عیال پر
 چوتھی امانت ان کے نفس پر

بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہ بہشت میں اور زہر بہشت میں اور عبد الرحمن عیسیٰ بہشت میں
اور سعد بن ابی قاص بہشت میں اور سعید بن زید بہشت میں اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت میں
سید بن زید ہنوی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کفایت ہیں حضرت عمر کی اسے منسوب تھیں
اور سید فاطمہ کے اسلام لاکے حضرت عمر سہنے کیا دن ہجری میں وفات ہوئی اور مدفون ہوئے
وہ بقیع میں کچھ اوپر کسٹریو کی عمر تھی اور انکی اور ایک وجہ چون شہرت اور استیادان کس
بزرگواروں کیسے اوپر بشارت جنت کے یہی کہ انکی بشارت ایک حدیث میں واقع ہوئی اور ابھی
کئی وجہیں غما لکھی ہیں والا بشارت مخصوص اور مختصر انہیں میں نہیں ہی اور انکے لیے یہی ہی
اور یہاں ایک کتبہ ہی کہ اوپر مشتبہ ہونا چاہیے کہ ذکر خلفاء اور انکو جس جگہ جیٹو میں واقع ہوا
ہی سبکا یا بعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہی اور اس کے حقیقت مذہب سنت جماعت کی ثابت ہوتی ہی
اور تہ لگان کرنا کہ راوی ترتیب کے دیگر موافق اعتقاد کے لاکہ ابن لیس حاشا و کلا کہ وہ پھوڑی سے
تغیر اور تقدیم و تاخیر کی رعایت کرتے ہیں کہ یہاں مقصود میں فرق نہیں کہ انہاں کیوں کر تغیر
کریں گے چوط ہی اس طرح ادا کرتے ہیں ہج ۴ ج ۲ اور روایت کیا احمد اور ترمذی
کہ زما یا اُمّی یا مئی ابوبکر و اسلمہ فی امر اللہ عمر و صدقہم حیا
عثمان و افضہم زید بن ثابت و اقرانہم ابی بن کعب و اعلمہم
بالحلال و الحرام معاذ بن جبل و لیکل اُمّہ امین و امین ہاڈہ
الامّہ ابو عبیدہ بن الجراح و فی رواۃ و افضانہم علیؑ یسے مہمان
ترین امت میر کیا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی و لطیف و ہند کے لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے
ہیں اور پہنچاتے ہیں اور سخت ترین امت کا بیچ کا ردین خدا کے عمر ہی کہ تشدد و سختی سے
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں اور بہت سچا اور نکاحا میں عثمان ہی اور بہت فراموش
و ان او نکاحا زید بن ثابت ہی اور بہت پڑھنے والا قرآن کا اور بہت ماہر تجویز قرآن میں او نکاحا
ابی بن کعب ہی اور بہت جاننے والا او نکاحا حلال و حرام کو معاذ بن جبل ہی اور ہر سب کے
لیسے امین ہی اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی اور ایک و اسیت میں ہی بڑا
حکم حق کو نوازا او نکاحا علی ہی ۲ ۲ صفت حیا کو ایمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک

طرح کی خصوصیت اور امتیاز رہا اور حیاتی سلیخ ایسا کی سی اور طاہر اہمیت سی اس کے
 کہا کہ جیسا کہ حکم طبیعت میری کے ہی ہوتی ہی اگر یہ حکم سمیع حق و درست ہو لیکن حیاء
 صادق و معتدوس ہی کہ موافق شریعت کے اور سلطان حق کے ہو یہ اور امت و العین
 دال لے جسے علم فرائض و حرمات ازید برکات خوب حالت ہے اور جسے فقہائے مجاہد
 میں سے ہے اور دیکھتے دیکھتے وحی کے اور جمع کر سوائے اور دیکھتے دیکھتے قرآن کے ہی ہے اور اگر
 عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت میں یہ اور الی بن کوفہ بھی کائنات وحی تھے اور اول
 صحابہ میں سے تھے کہ ہوں سنہ قرآن یاد کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
 انکو سیدہ انوار کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الحکام سیدہ الانصار کہہ کر کہا تھا
 اور عمر رضی اللہ عنہ انکو سیدہ المسلمین کہتے تھے اور جب سورۃ علم یمن الدین مارل ہو
 تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا محکو کہ اسکو تحریر ہوئی اور
 تجھے سنادوں اور ہوں گے کہا کہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا اے میرا نام لیا
 ہی اللہ نے اور اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی روئے گئے اور دو حالت ہوئی انکی ہر قسم
 میں سے اور میں ان میں حدیثیں روایت کیں ان سے خلق کئے گئے یہ اور نماز میں جل اٹھا
 میں سے ہیں اور اولیٰ ستر تو میں کے تھے کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم تہا ہی جاریہ کروا دیا تھا امین اور وعدہ اللہ میں مسعود میں اور مسعود نے
 کہا ان میں اور حفص بن علی طالب میں اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو
 معلم اور قاضی کر کے یمن میں اور یہ اور سوت میں اٹھارہ ان رکش کے تھے طاہر بن عوف
 میں وفات پائی اس اٹھارہ میں اور عمر انکی ایسا ہی رکشی ہوئی اور اور سوت کہتے تھے
 خداوند اپنی رحمت ہی تیری تیرے مدد دل برحد اور مدد اعادہ کو اور اس کے اہل و عیال
 کو اس کے محروم نہ کرے اور انہی کو وقت عاقبہ کے اس عالم سے کہتے تھے حصہ کر
 خدا کہ چاہے تو ششم ہی تیری عزت کی حاسہ ہی تو کہ میں نکل دو دست رکھتا ہوں یا کہ
 اور طرح کہا دادہ اعلم اور کہا اس مسعود نے کہ ہم تیرے دیتے تھے سادہ کو اور اب ہم
 حلیل اللہ کے ساتھ ہم معصوم ہیں تیرے کان اَمَّا قَائِمَةٌ فَلِلَّهِ حَبِيفٌ

یعنی بہاؤ نہ نہایت کے فرمان بردار اسے کا نیز دینوں باطل سے اور فحش دیا کرتے تھے
 حادثہ آنحضرت کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانہ میں اور حبش میں گئے تو کہتے تھے عمر رضی اللہ
 عنہ کو خالی چہرہ اس حد سے اہل مدینہ کو فحش سے اور حاضر ہوئے وہ جنگ بدر اور اور جہادوں وغیرہ میں
 اور وقت رحلت کے کہا آپ سے یاروں کو جو وقت کو وہ روئے لگے کہ توں روئے ہو اور کس چیز نے روایا
 کہو کہا لوگوں نے کہ روئے ہیں ہم علم پر کہ منقطع ہو تا ہی سبب سے تمہارے کہ کہا علم و ایمان
 قائم ہیں روز قیامت تک لقمہ حق کو جس سے کہ ہو اور درو دیار اطل کو جس پر کہ ہو اور حساب
 اس کے بہت ہیں زیادہ از حد اور ہر امت کے لیے امین ہی حق اور ایک روایت میں ہی کہ
 ہر پیغمبر کے لیے امین ہی اور امین میرا ابو عبیدہ ہی اور ان کے کمال زہد پر دلالت کرنا ہی یہ
 قصہ انجا جو ریاض الصالحین میں مذکور ہے کہ کہا زہد پر جبکہ اسے عمر بن الخطاب سے
 ملے اونسے بڑے بڑے امرا امیں کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کہاں ہیں ہمای میرے لوگوں نے کہا کہ ان
 کہا عمر نے ابو عبیدہ کہا لوگوں نے کہ آپ اتنی ہیں تمہارے پاس ہیں جبکہ اسے وہ لوگ ہی کہیں
 اور بے عمر سو کر گئی اور کھلے لگایا اور کچھ ہر اون کے گہر میں گئے پس دیکھی عبیدہ کے گہر میں مگر ایک
 چوٹی سے تلوار اور سپر اور کجاوہ اور اور روایت میں آیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 کہا ابو عبیدہ کو کہ کہو اپنے گہر بچو پس اسے افسانے گہر میں پس نہ کہا کچھ کہا کہاں کہا کہاں
 تمہارا ہنہیں دیکھتا ہوں مگر ایک بندہ اور دکانی اور تلوار حال ان کے تم امیر ہو آیا تمہارے
 پاس کچھ کہا نا ہی پس اٹھے ابو عبیدہ اور گہر کے اندر گئے اور لی اسے وہاں سے کئی چوٹ
 چوٹے بڑے روٹی کے پس روئے عمر رضی اللہ عنہ اور کہا فریب دیا ہم سب کو دینا ہے سو اسے
 تیرے ہی ابو عبیدہ اور میرے قرشی ہیں بہت دھڑلے ساتھ آنحضرت کے قبرین ملک میں جمع
 ہوئے ہیں حاضر ہوئے بیہ نام شاہدین ہر راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر
 اپنی ماپ کو خدا و رسول کی محبت میں قتل کیا اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ زور اٹھ کے اور
 کھینچے دو حلقے خود کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک میں گر گئے تھے اپنے
 دانتوں سے اور دانت ان کے گہرے لب لکالی کے زور سے اور اونہوں نے ہی طاعون عمو اسے
 میں وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور انکی نماز پڑھی معاذ بن جبل سے اور فرمایا

یہ روایت ہے کہ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 اپنے گہر میں
 ایک چوٹی سے
 تلوار اور سپر
 اور کجاوہ اور
 روایت میں آیا
 ہی کہ حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ نے
 کہا ابو عبیدہ
 کو کہ کہو اپنے
 گہر بچو پس
 اسے افسانے
 گہر میں پس
 نہ کہا کچھ
 کہا کہاں
 کہاں

حضرت عمر اسی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن جراح ہوتے تو سر درگرمائیں یہ کام دیکھ
یہی امر خلافت کو ماحقدار کو اچھے مساورت کے ساتھ تفویض کر مائیں دانہ اعلم اور
حکیم حق کو سوا بلخ اور اچھے حضرت سر رومی امینہ او کی مشاورت اور رومی میں حکم نہیں
کرتے ہے اور اگر حضرت علی موجود ہوتے تو وہ توقف کرتے اور ظاہر بر یہی کہ تمہی اقتضا
کے ہیں حرب جائے والا احکام حکم دوں قصوں کا کہ محتاج ہر طرف قصہ کا اور اس بات
سی اخصیلت حضرت علی کی او کر عمر رومی امینہ رمایت میں ہوتی کیوں کہ فصل جری
مسانی فصل کلی کے ہیں جی او کی سان میں اور بہت تصور آئے ہیں حاجہ یہ آیت صریح
حضرت ابو بکر رومی امینہ کی فصلیت برد لالت کرتی ہی لالتستوی منکم میں انفق
میں قبل الفتحہ وقابل اولیائک اعظم درجہ میں الدین انفقوا میرے
وقابل یہی ہیں رار ہو سکتے تم میں کوئی او کے کجی کا مال را سالہ کے را میں پندرہ
کے کے اور جہاد کیا وہ ٹر جی دے ہیں اول کو گوستے کجی کیا فتح کے اور جہاد کیا ریا
مصل اسکا آیت کے ص میں او بر ہو چکا ہی یہ حاصل او کر کے ستان میں مارل ہوئی ہی کہ
بے فتح کے کے ابور اسنال جہاد میں صرف کیا اس کے کو یا دانہ کے کے لے کے رار کوئی
بہن ہو سکتا اور بہت روائیں اکی فصلیت برد لالت کرتی ہیں حاصل یہ کہ حدیثیں صحیح
ہیں اور دلیل ساقص لیں اعتبار او چکا ہی کہ حسرت اتفاق کیا تمہور صحیح ہے اور اصلاح
کیا او سر اہل سنت اور وہ یہی کہ حدیثی صلی اللہ علیہ وسلم کے فصل او کر میں ستار
کرت تو اس کے او بر عمر اور بر عثمان اور بر علی رومی امینہ مع اور بہت کیا
رہی ہے ربر کے کان علی الشی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد در غار مہر
الی الصخرۃ فلم یستطیع فتحہ علی شحہ لحنۃ استنوی علی الصخرۃ فسمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوح علی فیتہ جی ہی صلی اللہ علیہ وسلم
اور بہن روز ا کے لیاو ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تود ہو طوں ایک پر ہر کے
کہ وہاں تھا تو او سر جڑوین اور دیکھیں طرف کفار کے اور اونچی سے دیکھائی دین اہل رار کوں
عمرہ کے میں لب و لہجہ ربر مول کے لے ہے طلوع جیے آنحضرت کے یہاں تک کہ جڑوین اور

فرار کبڑا آنحضرت نے پس سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے واجب کی طلحہ نے قت
 دوز رہیں اپنی حضرت نے لبیب مہالہ کر نیکی بیچ امثال قول اللہ تعالیٰ کے خذُوا حِذْرَكُمْ یعنی
 لو تم بچاؤ اپنا کر زہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال تہیادوں کا
 اور لینا اسباب بحفاظت کا جنگ میں منافات ساتھ توکل کے نہیں رکھتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ آپ
 امور و اسطے تعلیم است کے کرتے ہوں واجب کی طلحہ نے اپنے جنت جیسکے ایک روایت میں ہی اور
 یہ ہیں کہ اوہنوں نے ثابت کی بہت اپنی لیے لبیب اس عمل کے یا لبیب جو بچنے کے کی اوسدن کر
 اپنی اوپر جو ہوں اوٹھائی کہ اپنے تین آنحضرت کی سپر کیا ہانک کر تیر گے اونکے بدعتیں اور زخمی
 ہوا تمام بدن اونکا ہانک کہ معطل ہو گیا تہ اونکا اور زخم گئے اونکے کچھ اوپر آستی حتی کہ
 ستر میں ہی اور تہ صبا کہ جب ذکر کرتے دوزا حد کا کہتے کہ یہ دن براتھا واسطے طلحہ کے
 اور ابو سعید خدری کی روایت ہی کہ عقبہ ابن وقاص نے پھر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوز
 اھ کے پس ٹوٹا د اپنی طرف کا دندان مبارک آکھا اور زخمی ہوا نیچی کا بونٹ اور عبد اللہ ابن
 شہاب زہری نے زخمی کی پشانی اونچی اور زخمی ہوا رخسارہ مبارک آکھا کہ پٹہ گئیں دو کڑیاں
 زہ کی رخسارہ مبارک میں اور گر پڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک گڑھی میں اون گڑھوں
 میں سے کہ کہوئی تہے عاترے ناگر گڑھ میں اوہیں مسلمان نادانستہ لبیب بکر حضرت علی نے دست
 مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹھایا ایکو طلحہ ابن عبد اللہ نے ہانک کہ سیدہ اہرے
 ہوے اور چوسا ابو سعید خدری نے خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے نپڑایا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے چوسا خون میرا نہیں مس کر گئی اوسکو آگ دے اور
 روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ کہیں ابن ابی حاتم نے کہ سنا میں نے سعد ابن ابی وقاص سے
 کہ کہی تہے اِنِّیْ لَا وِلَّیَّ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرَآئِنَا نَعْرِضُ
 مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحَبَلَةُ وَوَرَقُ السَّمْرِ
 وَاِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاءُ مَا لَہٗ خُلَاطَمٌ اَصْبَحْتَ بَنُوْا اَسَدٍ
 نُّعَرِّدُنِیْ عَلٰی الْاِسْلَامِ کَقَدْحِیْتُ اِذَا وُضِعَ عَلٰی وَاَنْتَا وَشَوَابُہٗ اِلَیَّ
 وَقَالُوا لَا یُحْسِنُ یُضِلُّنِیْ فَبَلَاشِبَہٗ مِّنْ اَوَّلِ اَوْنِ شَخْصُوْکُمْ یَوْنِ عَرَبٍ مِّنْ کِیْسِیْنِ تَمِیْرَام

۱۰
 مد میں اور دیکھا یہی اسی شخص نے اور اسی جگہ سے وہ لوگ چلا کر تھے یہ ہم ساتھ ہو کر
 میری بول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے اپنی جگہ پر بیٹھ کر دیکھ کر کہ وہ سارے لوگ
 ہوتا ہی اور سنی کی کو ایک تیار کیا تھا جسے سنگیاں کر لی ہیں کرنا ہے
 مشک ہو یا مامد میگوں کے اسی میں کہ نہیں ہی واسطے اور کے آئینہ یعنی بعض اجرا
 اور کے بعد کے پڑتے تھے جس کی ہر سوئی ہی کہ نام ایک سید کا ہی اس کہتا ہے
 محکو مانوج کرتے ہیں محکو اسلام و اللہ تحقیق مامد ہو اس اور وقت یعنی حکم اجی کر ہی
 مار اور محتاج ہو اسی کہ علم کا اور گم ہوا عمل میرا ہے عام طاعات اور چاہے میرے اور
 سخت مری اسلام میں اور ناسات قدی مری دس میں اور ہے میرا کہ محل جوری اور ناسات
 کی ہی بعد الی وقاض کی ہر دیکھ عرصی اللہ کے بعض حکم عاقل کیا تھا انکو حضرت عمر رضی اللہ
 کو کا اور نام میں وہ نکات انکی کو ابھی تھے لوگو کے ہاتھ یا لکھ رہے اور کہا تھا وہ ہوں
 کہ ہر اسی طرح پڑتے تھے ہمارے - جمع کرتے ہیں انکو اسلام پر لے مارے اسلئے
 کہ مار سہوں ہی اسلام کا یا نقد نہ ہی اسکی علی عمدہ ترالہ اور مراد یہ ہی کہ وہ اس کہتا
 ہیں محکو اور عظیم کرتے ہیں محکو مار اور عار دلاتے ہیں محکو یہ کہ اچھی ہیں پڑتا ہوں مار
 اور نہیں اچھی طرح پڑے ہمارے تریابطہ مار کاں پائیں مار کی اچھی طرح ہیں مار
 اور رعایت اور کے احوال کی ہیں کرتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز کے اور وہ ہوں
 حضرت عمر بن عبد العزیز کے احوال کی ہیں کرتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز کے اور وہ ہوں
 ہوں پہلی دور کہتے ہیں اور خفیہ کرتا ہوں دور کہتے ہیں حضرت عمر بن عبد العزیز کے اور وہ ہوں
 اور کہا گان سرا ایا ہی کیا کہم کہتے ہو اور رد کیا ہی اسکی مار کو اور مراد علی اس
 اور مار میں العوام میں جو مدین اسد کی ہی اور ہمارے معلوم نہ تھا ہی کہ فر کر ماساتہ علم
 و فصل کے اور ہر کرنا ہے کمال کا ساتھ ماں واقعی کے واسطے مصلحت دی ہی کے اور مدح کر
 عار و فیضان کے دس میں حاضر ہی اور صی - رضی اللہ عنہم آئیں فر کر کہتے تھے لے لے لے
 صی صی صی کے ع - ج - ب - اور روایت کا احمد کے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 رسول یا رسول اللہ من ینزل علیہ الذی قال ان فی امر و اما لک فی ذلک وہ امینا

زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا زَاغِيًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تَوَضَّعَ عَمْرٌو تَجَلَّدَهُ قَوْلًا آمِنًا
 لَا يَخْتَفِ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا تُلَاقِيهِ وَإِنْ تَوَضَّعَ عَمْرٌو أَعْلَيْتَ وَلَا أَرَاكَ فَاعْلَيْتَ
 تَجَلَّدَهُ هَادِيًا مَهْدِيًا يَا خَدُّكَ الطَّيِّبُ الْمُسْتَقِيمُ يَنْصَحُ عَضُدًا كَمَا أَنْصَحْتُ
 صَلَواتُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سے کہ یا رسول اللہ کہ کس کو امیر کریں ہم اپنے پروردگار وفات الگ کے فرمایا یا حضرت
 نے کہ اگر امیر کرو گے تم بعد میرے ابو بکر کو یا وگے تم اوس کو امانت دار یعنی حقوق دین میں یعنی
 بہنیں حکم کرنا اگر نہ عدل کے لئے رغبت دیا میں راعب آخرت میں آدرا اگر امیر کرو گے
 تم سر کو پاؤ گے تم اوس کو قوی یعنی قادر اور اوٹھانے بوجہ امارت کے امین یعنی بہنیں سرزد
 ہوگی اول سے خیانت بہنیں ڈرتا ہی بیج جاری کرنے احکام دین خدا کے طاعت کسی طاعت
 کرنا وائے کیسے اور اگر امیر کرو گے تم علی کو حال انگہ تحقیق میں بہنیں گمان کرنا ہوں بگو کرنا وائے
 یعنی امیر اور بگو بلا خلاف حال خلافت اولیٰ میں پاؤ گے اوس کو راہ راست دکھانے والا
 یعنی سر شد مکمل راہ راست پانہ والا کامل بکر بگا اور بیجا و بگا بگو راہ راست کو ف
 اگر امیر کرو گے تم بعد میرے ابو بکر کو ایچ ایمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکے کر لاتی یہی کہ خفیہ
 ساتھ اس صفت کے تاکہ تمام ہو واسطے اوس کے اخلاص کہ موجب ہی خلاص کا اور ایک
 روایت میں ہی تَجَلَّدُوْهُ سَلَامًا آمِنًا اور ایک روایت میں ہی تَجَلَّدُوْهُ قَوْلًا آمِنًا
 ضَعِيفًا فِي نَفْسِهِ یعنی پاؤ گے اوس کو قوی بیچ امر خدا کے ضعیف اپنی نفس کے حق میں
 اور اگر امیر کرو گے تم عمر کو ایچ یعنی رعایت بہنیں کرنے کیسے امر دین میں اور معنی یہ
 بہنیں کہ وہ سخت بہن دین میں جب شروع کرتے ہیں کوئی کام اپنے کاموں سے تو بہنیں ڈرتے
 بہنیں انکار کسی منکر کیسے وہ کام کیے جاتے ہیں اور بہنیں ڈگتا ہی اور بگو قول کسی قابل کا
 اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ طاعت کسی طاعت کرنا ایسی اور ایک روایت میں
 ہی تَجَلَّدُوْهُ قَوْلًا آمِنًا ضَعِيفًا فِي نَفْسِهِ اور اگر امیر کرو گے علی کو ایچ یعنی یہ
 امر سپرد ہی تمہارے طرف ای است اسلئے کہ تم امین ہو محمد حق کو پہنچنے والے اجتہاد میں
 بہنیں جمع ہوئے تم گرجی ف پر اور اس حدیث میں ذکر حضرت عثمان رضو کا بہنیں ہی
 اور بعضوں نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور زواہی بول گیا ہو اور بعضوں نے

کہا کہ انوکھ کے سنے اور کر کے میں اشارہ ہی طرف مقدم ہونے اور کچھ اور میں دگر گیا ہوا
حضرت انس کے لار علم کہے میں اشارہ ہی طرف اس کے کہ وہ مقدم میں حضرت علیؓ اور میں ہی
ان کا جادو کر کے لار علم کا علی کے یہ ہیں کہ میں اس گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کرو گے علی کو اپنے
اس کے اسلئے کہ تم جادو ہوں قصداً و قدراً بھی کہے کہ علیؓ کی بہت دربار ہی اور یہ کہ میں کی
ہجرو سے پس اگر وہ مقدم کی حادس تو فوت ہو اور وہ کی خلافت ما وجود اس کے کہ مقدر ہی
ادارہ کے لینی ہی خلاف پس ہی کہ علیؓ کو تم سے پہلے امیر میں کہ یکے پس میں یہاں کسی
کے ہی مدد اور حضرت سید محمد اسد علیہ السلام کی اس حدیث میں دلیل ہی اس کے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے صدیقین میں کی کسی خلافت مراد بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد
ساتھ امیر کے اس کے مراد ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو جو واسطہ ہے جو روایت
کا رد ہے یہ ہی حضرت علیؓ امیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
رَحِمَ اللّٰهُ اَنَا نَكْرُوحِيْ اَنْتَ وَحَمَلِيْ اِلَى دَارِ الْخَيْرِ وَوَحَمَلْتَنِيْ وَالْعَسَا
وَاَعْسَى يَلَا اَكْمَلُ مَالٍ رَّحِمَ اللّٰهُ عَسَى يَقُوْلُ اُنْحِ وَاِنْ كَانَ مُزَاتْرَكَ
اُنْحِ وَمَا لَكَ مِنْ صَدَقٍ رَّحِمَ اللّٰهُ عُمَانُ تَسْتَعِيْ مِنْهُ الْمَلِيْكَ رَحِمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اَدْرِ الْحَقَّ مَقْعَهُ حَيْثُ دَاوَبَ رَحِمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اَوْ كَرِهَ لِيْ كَيْفَ
کر دماغی اسی میں کا اور سوار کر لایا غلو اوٹھی بر طرف دار ہجرت کے اور ساتھ رہا
میرے مابین ہے وقت ہجرت کے اور آزاد کیا مال کو اپنے مال سے یعنی اور کیا اوکو
جادو آنحضرت کا رحمت کے اسے اسے کو کتنا ہی حق اگر دے لگے کسی کو کر دیا اوکو
حق گوئی سے اس حالت کہ پس واسطے اس کے کوئی دوست رحمت کری اللہ کے اعمال کو کرنا
کرنے میں اور سننے فرستے رحمت کرے حدایتی علی کو خدا و مایا ہر حق کو ساتھ علی کے مدبر
کہ ہر سے علیؓ سوار کر لایا غلو اوٹھی بر طرف دار ہجرت کے یہ سے یہ کے کیا ہی کہ
او کو صدیق رضی اللہ عنہ سے دو ادھیاں بال کر اور طیار کر کہ کہہ چوڑیں تیں کہ بوب
حکم ہجرت کا سولیں حکم ہوا تو ایک اوٹھی آنحضرت کے با پس لائے اور کہا یا رسول
اللہ اس کو قول کیجیے اور سوار ہو جیے فرمایا آنحضرت کے میں سوار میں ہو گیا مگر میرے پیچھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین مسجد کو حکم دیدیا تاکہ اگر ایک دو شخص کو
 دیکھتے تو کہ میرے پاس میں تو چلے آ یا کرنا اور حاجت اذن چاہنے کی نہیں ہی اور کہ
 انکی ابو عبیدہ الرحمن بنی امیہ اسلام لکھا قدیم احمد اسلام میں مسلمان ہوئے تھے پہلے
 داخل ہوئے بنی قریظہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالارشاد میں اور چند روز پہلے اسلام لائے عرس
 اور خصوصاً بنے کھانا کچا پنج شخصوں کے بعد چھتے یہ مسلمان ہوئے تھے پر سپرد کی آنحضرت
 نے انکو مسواک اور پانچوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر میں اور ہجرت کی
 اور ان کے حلیہ کی طروت اور حاضر ہوئے بدر میں پر اوہ کے بعد کے غزوہ بنی اور گویا
 دی اور ان کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشتی ہوئی اور فرمایا کہ پسند کیا
 بیٹے اپنی امیہ کے لیے وہ چیز کہ پسند کی اپنی امیہ یعنی عبد اسید بن مسعود نے اور پسند
 رکھی بیٹے ان کے لیے وہ چیز کہ پسند رکھی امیہ نے اور تھے وہ گندم گولہ دیے
 ان کے مخصوص تھے نہ ہا کہ وہ اپنے ان کی برابری ہوئے ان کے بیٹے میں والی ہوئے
 وہ ان کے خاصا کہ ان کے بنی اور ان کے بنی مال کے حضرت عمر کی خلافت میں اور حضرت
 عثمان کی ابتدا خلافت میں بعد اسے مدینہ میں اور وفات پائی وہ ان کے بیٹے
 بن اور وفات پائی گئے بیٹے میں اور عمر ہوئی ان کی کچھ اور حسب اہل برسی کی روایت
 کہیں ان سے یہ شین ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور بہت ہی صحابی اور
 تابعین رضی اللہ عنہم نے اور وہ جاریہ امون کے نزدیک بڑے فقید تھے ب
 صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مدح و ج اور عارین
 بن کثیر صحابی ہی بہت پیارے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال
 مفضل لکھا یہ ہی کہ یہ غلام ان کا دتھے بنی خزوم کے اور حلیف یعنی ہم قسم
 ان کے اور یہ یوں ہوا کہ یا سرہو والد عمار کے متعین ہوئے کہ میں اور حلیف ہوئے
 ابو حذیفہ بن المغیرہ کے لیکن نکاح کر دیا حذیفہ نے اپنی لونڈی سمیہ نام کا یا سر
 سے اس سے عمار پیدا ہوئے پھر آزاد کر دیا عمار کو حذیفہ نے اپنی عمار مولے
 ہوئے اس کے لیے اور ثناء بہتیم الاسلام تھے ان کے متعین بن کے کہ

آہٹ پاؤں کی الجھن کہا بریدہ نے کہ ایک صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا
 بلال کو اور فرمایا کہ کسی کے سبقت کی قوتی بھر طرف جنت کے بین داخل ہوا
 میں جنت میں کہی مگر کسی میں آہٹ تیرے پاؤں کی آگے اپنے عرض کیا بلال کہ کیا
 رسول اللہ نہیں اذان دی میں نے کہی مگر کہڑ میں میں نے دو رکعتیں پڑھیں بعد اوسکے اور نہیں پہنچا
 محجوبہ ش کہی مگر کہ وضو کیا میں نے نزدیک اوسکے اور گمان کیا میں نے کہ اسے اٹھانے کے جب
 کہیں میں پھر دو رکعتیں پڑھیں بعد وضو کے ہمیشہ دو رکعت پڑھتا رہا میں پس فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہیں دو رکعتیں کے سب سے پہنچا تو اسے درجہ کو سہ روایت
 مشکوٰۃ کے باب القسطنیوع میں ہی اور بلال بیٹے ابوریاح کے سولے ابو بکر صدیق کے ہیں
 قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہوں نے کیا کہ میں حاضر ہوئے بدر میں اور اوسکے
 بعد کے جہاد میں اور سکونت اختیار کی شام میں اخیر کو اور کوئی اور شہ نہیں چھوڑا
 انہوں نے بعد اپنے روایت کہیں اونسے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین میں
 سے اور وفات ہوئی اونکی دمشق میں شہ میں میں اور دفن کی گئی باب الصغیر میں
 اور عمر اونکی تربت شہ بزرگی ہوئی اور تہہ بلال اون لوگوں میں سے کہ عذاب کیا اونکو
 اہل مکہ نے اسلام لائے ہر اور جہاد کیا کرتا تھا انکو ائمہ میں خلافت جمعی اور تقویر الہی
 سے نہیں ہوا کہ روز بدر کے بلال رضی اللہ عنہ ہی کے ہاتھ سے وہ مارا گیا کہا جابر نے
 کہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے ابو بکر مسیدنا و اعقبتہ منینا یعنی ابو بکر سردار ہمارے
 ہیں اور آؤں کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نے روایت کیا ابی ہریرہ
 میں کہ اول جنہوں نے اسلام کیا وہ سات تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
 اور عمار اور مان اونکی عقیقہ اور صہیب اور بلال اور عہد اوس محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ
 نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس کے حیا ابوطالب کے سب سے اور ابو بکر کو چایا
 اونکی قوم کے سب سے رہے اور پس پڑا اونکو بشر کون نے اور پھر میں اونکو کوئی
 کی رہیں اور تبایا اونکو وہ ہون میں پس نہیں تھا اون میں سے کوئی مگر کہ خلاصہ فی
 غرت کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے سوائی بلال کے کہ یہ حقیر ہی رہے اللہ عزوجل کی راہ میں

کہ حقیر جانتے تھے اور کو قوم او کی لسن مکر اور وہوں نے انکو ایک بار اور حوالہ کر دیا
 لوگوں کے لیس پھر تہہ ہونے اور لوگوں کے کو جو میں یکے کے اور وہ کہتے تھے ایک واحد
 کہ امی الرافضی دعوہ حوالہ اور کسٹن راضی احمد عہدہ خادم ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے او کی ایسا نام سلیم بن ابی سلمہ کو صغر میں میں آنحضرت کی خدمت میں حرکت میں جوڑا
 ہوا ایک روز ام سلمہ نے حضرت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ اس خادم اکا ہی دعا کر کے
 اللہ تعالیٰ اسے اس کے لیے یعنی دیا کی ہر گز نہ گئی کہ خواہ آنحضرت ہو یا سب حاصل ہوا
 ایمان اور حرکت نصرت اور حدیث آئینے حاصل تھی دنیا میں ہی حرکت ہو گیا آنحضرت
 نے ماہی بہت کر مال لوگ کلا اور اولاد اس کی اور حرکت دی اس کے لیے حج اور
 حیرت کے کر دی ہی توتے اس کو یعنی نصرت اسی قسم الہ میرے کہ اس کے نصرت
 حدیثی چاہتے مال میرا بہت نصرت ہی اور بہت حرکت نامی اور اولاد میری یعنی ملاو
 اور اولاد میری اولاد کی نصرت زیادہ ہے گنتی میں بعد موت سے کہ کئے ہیں نصرت
 اس وقت کہ یہ حکایت کرتا ہوں عدد اس میں عدد کو بھی ہی نصرت ہیں زیادہ ہی ہوں
 حاجہ مقول تھی کہ اس نے کہا میں بہت دنوں بعد نقل کرے مصحف ساتوں کے کہ دیکھے
 کئے ہیں حکو خیر نصرت سے سو اولاد کی اولاد کے اس کو جس کو سب لڑکے ہیں جو اسے
 دو لڑکیوں کے اور ان کے نصرت میں میری الیہ پہل دستی ہی سب لڑکیوں میں دو بارہ اولاد اس کے
 بیٹے نے کہا کہ جیسے دفن کئے ہیں اولاد صلی او کیسے وہ جب یوں کے اور یہاں سے معلوم
 ہوتا ہی کہ اولاد اولاد نصرت تھی میں اگر موجب غفلت کے ذکر حق سے اور نصرت
 گناہ کے ہوں اور آتش نزال ملک میں انصر جرجی میں گنتی او کی انورہ ہی حاضر
 ہونے آنحضرت کی خدمت میں حرکت میں حج وہ کے باران میں کی میر میں اور اللہ تعالیٰ کیا
 اس نے طرف بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت میں تو کہ علم دیں سیکھلاؤں لوگوں کو اور
 یہ آخر میں صحابہ کے ہیں کہ میرے نصرت میں سہ لڑکیوں میں اور عواد کی ایک تین لڑکی
 ہوئی اور کہا اس عہد الرزق کے بہت صحیح ہی اور میری نصرت کی دعا کی ایک
 نصرت کی مشایخ میں سے ہی اور اس میں دلیل ہی اس کے لیے کہ جو نصرت نصرت میں

غنا کو فخر اور جو کہ فقر کو فضیلت دیتے ہیں غنا پر خفا بخانجہ اکثر و کجایں قبول ہی و دہرہ
 چاہتے دیتے ہیں کہ یہ محقق ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے ساتھ کہ ایک دعا سے
 برکت ہوتی اور نیک دل میں اور جبکہ برکت ہوتی اور حسین و خشنود سے آئین ہوا پس نہ حاصل ہوا
 پس ایک ضرر اور نقص خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کر نہیں اور اس کے یہ ہی معلوم ہوا اگر کج
 ہی جو وقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کے تعلقات ہی کہ ملائکہ اپنی دعا کے
 ساتھ طلب برکت کہو کہ یا اللہ اوس خیرین برکت ہو اور محفوظ رہوں یہ آفات سے
 معاف رہ اور صہیب بن کسان مولے یعنی غلام آزاد عبد اللہ بن جعدان نبی کے پوتے
 انکی نبی ابو یحییٰ رہتے تھے زمین موصل میں درمیان جلد اور فراک کے پس لڑا اہل روم نے
 اوس جانب کو اور بن زمین بکڑ لگئے انکو اور یہ لڑکے تھے خود سال پس شاہ مجبور روم کے
 پھر فرما انکو رومیوں سے قید کر لے پھر لاکھ انکو کلب کو میں پس فرما انکو عبد اللہ بن
 جعدان نے اور آزاد کر دیا انکو پس رہے یہ اوس کے ساتھ ہمارے کہ ترا وہ اور اسلام
 لائے یہ اپنے اسلام میں بیچ کر کے کہتے ہیں کہ صہیب اور عمار بن بکر مسلمان ہوئے
 لیکن میں نے انھیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار ارقم میں سے کچھ اور پس شخصوں کے
 بعد اور رہے یہ اور ان ضعیفین سے کہ عذاب دیا جاتے تھے اس کی راہ میں بیچ کر کے
 پھر ہجرت کی انھوں نے مدینہ کی طرف اور نازل آئے حق میں یہ آیت قرآنی الناس
 حق بشری نفیہ ابتغاء مرضات اللہ یعنی بھنے لوگوں سے کہ وہ ہیں کہ
 میں اپنے نفس کو واسطے طلب کرنے اسے تعالیٰ کے رضامندی کے اور یہ یہ کہتے
 اسی میں بیچ مدینہ کے شہر پر کی عمرین اور دفن کئے گئے یقین میں اور رہتے انکا یہ تھا
 کہ انکا ابو سفیان آیا یعنی گذرا حالت کفر میں مسلمان اور صہیب روحی اور علانی
 پر کہ تھے اور صحابہ کی جماعت میں پس کہا او ہوں نے کہ انہیں لیا بنہ گان خدا کی تلواریں
 نے اس پر دشمن خدا کی گردن سے اپنے حق کو یعنی حیف ہی کہ یہ مشرک یعنی ابو سفیان
 اب تک ہمارے ہاتھ سے ہیں مارا گیا پس کہا ابو بکر نے اونسے کہ آیا جتھے ہو تم کہیں کہ
 واسطے شیخ قریش کے اور سردار انکے کہ ابو سفیان ہی پھر آئے ابو بکر آنحضرت صلی

بن ادریس اور سیرت پیو اور راہ سیدی چلو ساتھ سیرت و راہ روشن عمار
 بن یاسر کے اور جنگل بارو ساتھ عہد ابن ام عبد کے اور حنیفہ کے روایت میں آیا
 ہی کہ جو کچھ کہ حدیث کے تھو اور خبر دے تھو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام کو
 سے پس راست گو جانو او سکو اور یہ عبارت بدلے اس عبارت کے ہی اور جنگل بارو
 سر ساتھ عہد ابن ام مکتوم کے بحث یعنی ابن مسعود کے قول و وصیت کو حکم
 پکڑو اور اسے اختیار کی ہی ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ علیہ نے راست اور سیدی
 اور قول اور کما تمام صحابہ پر بعد خلفاء و ارباب کے سب کمال نصابت اور خالص
 ہونے و وصیت اور کیکے بدیع بد روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم
 نے حج عن مویہ کے **اَللّٰهُمَّ اَجِدْ لِيْ مَخْرَجًا وَهَدِيْهٖ اِلَیَّ** یا الہی کہ اسکو
 سیدی ہی راہ دکھائیو الا اور راہ سیدی ہی پایا گیا اور ہدایت کرے تھو تھو سیدی کے
 وقت اور اس میں شک نہیں ہی کہ وہ اپنی صیغے اللہ علیہ وسلم کا مستجاب ہی پس
 جو شخص کہ حال او سکھا ہوا یا کہو کہ شک کیا جاوے او کے حق اور شان میں کہا
 قریشی نے کہ وہ انوی بن اور مان او کو پر ہندہ بیٹی عقبہ کی بیوہ اور مات او کے
 یعنی ابوسفیان روز قیامت کے مسلمان ہونے والوں میں سے ہے **يَوْمَ تَفْقَهُ الْقُلُوبُ**
 رہے اور وہ ایک ہے او میں کے کہ جو کثابت کرنے سے رسول خدا کے لیے اور
 مضمون نے کہا کہ نہیں لکھا او ہونے و حیات میں کچھ و لیکن خطوط نویسی کرتے تھے
 حضرت کے ہاں یعنی منشی تھے اور حاکم ہونے وہ شام کے حضرت عمر کے زمانہ میں
 اور یثرب میں تک حاکم رہے پھر مدینہ رجب میں بیچ دمشق کے اور عمر اذکی
 اہتر برسکی ہوئی اور اخیر عمر میں لقوہ ہو گیا تھا او کو اور کہتے تھے اخیر عمر اپنی
 میں کا شکے میں ہونا ایک شخص قریش سے ذی طوی میں کہ نام ہی ایک حکم کا
 مکہ میں اور نہ دیکھتا میں اس امر سے یعنی حکومت کے کچھ اور تھا او کے پاس
 تھے بند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جادر اور قیص اور کچھ موی مبارک
 آپ کے اور ماخذ آپ کے پس کہا او ہونے کہ گفتا محلو آنحضرت کے قیص میں

اور لیا نکلو آب کی حادین او ذہبہ خدا حضرت کا نام ہمایرے اور ہمایرے
 خلق کے گریہ میں اور ہمایرے محمد کی ٹکڑوں میں مال اور ماضی حضرت کے
 اور تخلیک کردہ درمیان مرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنی دوسرے
 خدا کر دیا حالت میں بیچ کلمات طبیات ہدایت آیات حلقہ اور نور و نور
 اور نقالی علیہم احمیس کے متعلیٰ حارصلوں و فصل اولیٰ بیچ کلمات
 طبیات کے کہ صادر ہوئے ہیں حضرت انور صمد بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایا
 ۱۰ صَدَّاعِ الْمَعْرِفَةِ بَقِيَّ مَصْدَاعِ السُّوَدِ یعنی انور ایک کی حرکت سے تنہا ہی
 آدمی تنہا ہی اور بد حالی کی ٹکڑوں سے اَلْعَمْرُؤُا ذَرَّ الشَّيْءَ اِذَا رَاكَ
 یعنی جب بدہ حاضر ہوا مانا سمجھے کمال ذات خدا تعالیٰ کیسے حاصل تو وہ خدا
 ستا سونے کے مرہ سے ہو تا ہی اس لیے کہ ہایت فکر اس سے آگے نہیں جاتی
 حایح کہا ہی خدا است سونے کا یَعْرِفُ اللهَ اِلَّا اللهُ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللهِ
 ہیں ہی مانا اس کو سونے اس کے اور علم اس کے اس ہی سُنَّيْهِ اَنْ مِّنْ اَنْجَلِ
 اِلَى الْمَعْرِفَةِ طَرِيقًا اِلَّا بِالْحَقِّ عَنْ مَعْرِفَةِ بَقِيَّ مَالِ هِيَ اَوْسَدُ اَت
 ناک کو کہ نہیں مقرر کی اسی معرفت کی طرف راہ سوائے اس کے کہ انہما شر کرے
 مذہ او سکی معرفت سے حاصل اس کلمہ کا مثل حاصل کلام اول کے ہی اَخْرُضَ
 عَلَى الْمَوْتِ تَهْتَبُ لَكَ الْخَلْقُ یعنی حرص کر موت پر تامل کیا دے
 تیری لئے رہ گالی اس کی شرح دو طرح ہو سکتی ہی ایک تو یہ کہ حق گوئی اور
 اطاعت حق میں جان دے تو دیکھی حیوۃ یا دے اور دوسرے یہ کہ گناہ کے ساتھ
 کہ دشمن دین کے اور جماعت شیطانی ہیں حاد کر اور مرے سے دے ہیں کمال
 اور مقام میں ادا جاوے گا تو اور حیات کو بھیجے گا جب کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی
 وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا وَرَسُولِ اللَّهِ أََمْوَالًا نَّالَ اَحْيَاءُ وَعِنْدَ
 رَبِّنَا هُمُ اَحْيَاءُ اَوْ رَمَتْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ قَتَلُوا اَوْ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتُ اَوْ قَتَلُوا
 مَلِكُهُ رَمَتْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ رَمَتْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ قَتَلُوا اَوْ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتُ اَوْ قَتَلُوا
 مَلِكُهُ رَمَتْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ رَمَتْ اَنْفُسُهُمْ اَوْ قَتَلُوا اَوْ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتُ اَوْ قَتَلُوا

سَمِعَ الْجَزَعُ فَأَيْدِيَهُ يَتِيَّبُ بِرُصْبٍ كَمَا تَوَضَّعُ يَدَاكَ مِنْ دَمْعٍ مَسِيْبٍ نَبِيْنِ
 اِسْلَمِيْهِ كَرَاوِسْ بِمَتَوَقِّعِ نَوَابِ كَاهِي اِذْ جَزَعُ فَرَحٍ سَهْ فَاَيْدِيَهُ نَبِيْنِ اِسْلَمِيْهِ كَرَاوِسْ
 بِمَتَوَقِّعِ فَرَحٍ سَهْ بِرُصْبٍ نَبِيْنِ اَتَى اَلْمَوْتَ اَسْتَدَّ مَا قَبْلَهُ وَاقْتَوَى مَا بَعْدَهُ
 يَعْنِيْ جَوَ كِهْدِ كَرَاوِسْ كَوْنُ مَلَايْنِ اَوْرَايْدِ اَمِيْنِ دِيَا مِيْنِ بِهِيْجِيْ مِيْنِ مَوْتِ بِلَسِيْتِ اَوْنَكِيْ
 سَحْتِ تَرِيْ اَوْرِ جَوَ كِهْدِ كَرَقِيْبِيْ مِيْنِ بِرُصْبٍ اَوْ كَا مِثْلِ مَوْتِ لَوْنِ قِيَا مِيْتِ كِيْ اَوْرِ خَوْتِ جَوَابِ
 اَوْرِ عَقَابِ وَغِيْرَهْ كِيْ بِلَسِيْتِ اَوْنَكِيْ مَرُگِ اَسَانِ تَرِيْ اَذْ كَرَاوِسْ اَقْفَرُ سَوُوْلِ
 اَللّٰهُ صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَلُّ عِيْنُكُمْ مِّمَّ مَصِيْبَتِكُمْ يَعْنِيْ يَادِ كَرُوْفَتِهْ
 رَسُوْلِ خُدَا صَلَّيْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا نَا سَهْلِ وَرَا سَانِ هُوْ جَا تَبِيْرِ مَصِيْبَتِ تَهْمَا رِيْ يَعْنِيْ هِيْ
 خِيَالِ هُوْ كَا كَرَبِيْبِ هِيْمَا رِيْ پِشُوْ اَكَا بِيْدِ جَالِ تَهْمَا تَوَهْمَا رِيْ كِيْ حَقِيْقَتِ هِيْ اَوْرِ دِيَا هِيْمَا رِيْ
 اِيْ بِمَزَلِ قِيْدِ خَا نَهْ كِيْ هِيْ وَنَا مِثْلِيْ نَعِيْمِيْنِ نَا تَهْ لَكِيْنِ كِيْ اَوْنَكِيْ طَفِيْلِ كِيْ يَهَا نِيْ كَتِيْ رُوْزِ
 رَهْمَا نِيْ كَرَبِيْبِيْ لِيْ رِيْجِ اَوْ اَوْنِ لَسِيْبِ جِيْبِ هِيْ خِيَالِ جِيْ كَا صَبِيْرَا جَا وَا كَا اَوْرِ خَا طَرِ
 جَمْعِيْ هُوْ جَا يَكِيْ اَوْرِ بِيْتِ سَا ثَوَابِ يَكَا اَنْذَرُوْنِ اَتَى ذَنْبِ اَسْرَاعِ عُقُوْبَةٍ
 اَلْكَبِيْرِيْ وَ قَطِيْعَةٍ اَلْوَحْمِ كِيَا جَانَتِيْ هُوْ تَمُ كَرَاوِسْ اَكْنَا هِيْ كَرَبِيْبِيْ كِيْ سِيْ
 وَا بِلِ وَ عَذَابِ مِيْنِ بِيْتِ جَلَدِ كَرَقَا رِ هُوْ كَا يَتِيْ دِيَا وَ اَخِرَتِ مِيْنِ بِرُصْبِ اَسِيْ هِيْ
 زَمَا يَا كَرِهْ سَرَكَشِيْ وَ نَا فَرَا مَانِيْ حَا كِمِ سِيْ كَرَفِيْ اَوْرِ كَا ثَنَا مَاتِيْ كَا هِيْ يَتِيْجِيْ نَا تِيْ دَا رَتِيْ
 سَلُوْ كِ وَ اِحْسَانِ نَكْرَانَا بَا وَ جُوْدِ قَدْرَتِ كِيْ اَوْرِ تَرَكِ مَلَا قَاتِ كَرَا اِذَا اَكَا تِ
 اَلْمَالُ عِيْنَتِهْ مَنْ لَا يَنْفَعُهُ وَ اَلْسِلَاحُ عِيْنَتِهْ مَنْ لَا يَسْتَعِيْلُهُ وَ
 اَلْوَأْيُ عِيْنَتِهْ مَنْ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ ضَاعَتِ اَلْأُمُوْدُ يَتِيْجِيْ جِيْبِ هُوْمَالِ
 اَوْسِ شَخْصِ كِيْ بَا سِيْ كَرِهْ نَفْعِ دِيْ اَوْسُ كُوْ كَرِهْ خِيَالِ هِيْ اَوْرِ هُوْنِ مَتِيَا رَاوْسِ
 شَخْصِ كِيْ بَا سِيْ كَرِهْ كَامِ مِيْنِ لَاوْسِ اَوْنُ كُوْ كَرِهْ نَامَرِ دِيْ اَوْرِ عَقْلِ هُوْ اَوْسِ شَخْصِ كِيْ
 بَا سِيْ كَرِهْ قَبُوْلِ كِيَا وَا اَوْسِ كِيْ كَرِهْ صَفِيْفِ وَ غَرِيْبِ هِيْ تَوْضَا يَحِ هُوْنِ كِيْ
 كَامِ اَوْرِ دِيْ شَا يَحِ هُوْ كَا بِهْ يَاطَا اَوْ تَقَعُ عَلَيِ الشَّجَرِ وَ تَا كُلُ مِيْنِ
 الشَّجَرِ وَ لَا تَذَرِيْ مَا اَلْخَبِيْرُ يَعْنِيْ لُوْ كَرِ غَا فِلِ مِيْنِ اِبْنِيْ اِبْنِيْ كَا رِيْ سِيْ مَانَدِ

حاکم کے کہ درج پر اور ماسوہ کہا تا ہی اور اسے احام حال کے حشر میں کہا
 ہی اور پھر گرتو دام نگاریوں کو حاضر میں ہیں لا تا بد این قرن ^{للموت} وَ عَدَّةٌ مِّنْ عَدَّةٍ
 فَتَكُونُ الْخَلْقُ رَاجِعًا رَّاجِعًا یعنی احسا کہ اللہ تعالیٰ نے موت کا اور اس کے وار
 کا وعدہ کیا اب ہی دورج سے اور اس کے عد انوں سے ڈرایا ہی تاکہ مدہ امید واری ہو
 اور ڈر سے ہی امید واری ہو کہ موت طاعت کی کرے اور ڈر کر گما ہو سے سے بگاڑ دیتی
 الطریق فی خیرت بالقیس او القیس ہے اسی راہ حق کے رہا سخت گرتے ہی تو اور
 مدہ حق سے گرتے ہی تو اگر صبر کر ہی تو اور راہ روشتن شرف کی طرف طاق و شوق
 و رز گئی ایکو بھی جا تو اور اگر آسہی سے خط کی ماموں راتو اور طمانت سہوات
 میں پڑا تو نور نام حضرت اور بخیر و حسن و بجا کو مآمن طامنة ازل و فوئنا
 طامنة سے کسی عالم کو اسے علم بر عہہ کرنا ہے اور نہ کسی قوی کو با قوت
 رفعت کرنا ہے کہ ہر عالم و روست سے ایک عالم و روست والا ہی خدا اسے
 ترا ہی و فوئ کل ذی علی علیہم یعنی ہر علم والی سے ایک علم وادہ والا
 ترا ہی اب السلام مومل بالمسطق ہے جسک جو کے کلام کو اور ان کو
 معبودانہ کہے کہتے ہی ملائیں اور راہ اس رماں ہی سے سرور ہو لایا بن مدائن
 ذالذود فی الموارید یعنی حضرت ابو مکرر سی امہ سے رما کو کہتے تھے اور وہ تھے
 تھے کہ ملائیں اس رماں سے واد کیا ہی محاکم ہلاکت کی جگہوں میں نہ نکت میں گئی
 رسیہ کر علیہ البقی والنکت والنکت یعنی تین حصص تین حصین ہوں ہوئی
 اور سیر و مال اور دھم گوا دے سراہیں میں ہی نکتہ میں سرگنی اور عہد خشکی
 اور کہ کہ اسی حریل و رما ہی فانی الساس ایما نصکم علی انفسکم
 سے انھی لوگوں کو سوائے اسکے ہیں کہ و مال تھا ہی سرگنی کا عبادی جانوں سراہا اور
 رما تا ہی و من نکت و لما یکت علی انفسہ ہے جو عہہ نور تا ہی سر سوا
 اسکے ہیں کہ عہہ نور تا ہی اسی حال سے ضرر رہا اور رما تا ہی و لا یحیی المکر
 السیئ ^{لا} یا ہلہ یعنی ہیں ہلا کہ کر تا ہی مکر مکر کو کو سوا ایکو لا یکن

قَوْلِكَ لَعْنًا فِي عَفْوٍ وَلَا عَفْوًا فَلَا رَجِيءَ إِلَّا إِذَا أَحْقَقْتَ بِعَيْنِي كَلَامَ تِرَاكُمِ
 ہونہ بیج حالت عفویت کے اور نہ بیج حالت عفو کے اسلئے کہ اگر کلام تیرا اس حال میں ہو
 ہو گا تو کوئی عفو اور امان تیرے خوش نہیں ہو گا اور نہ کوئی تیرے درانیسے ڈرے گا
 ہونا ہونا تیری رضا و غضب کا خلق کے حق میں یکساں ہو گا کہ لَا تَقْعِدُ
 بِعَفْوِي أَكْثَرُ مِنْ مَعْصِيَةٍ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ أَتَمْتُ وَإِنْ تَرَكْتَ
 كَذَبْتُ یعنی جو سزا کہ زیادہ گناہ سے ہو ساتھ اس کے ہند یہ بکرا جائے اسلئے
 کہ اگر کرے گا تو گناہ گار ہو گا تو اور اگر نہ کرے گا تو چوٹا ہو گا تو نہ لگا بھل و عینہ
 صَحِيحًا جَا فِي كُلِّ شَيْءٍ یعنی وقت و عید و ہند کے بہت چھٹا چلانا پانی ہے
 ہر چیز میں اسلئے کہ اعتبار اس کا جانا رہتا ہی کوئی اس کی ہند یہ تینہ کی طرف
 التفات نہیں کرتا اور بہت اس کی دلوئیں سے جاتی رہتی ہی اور بہت
 اس کی باطل ہو جاتی ہی کہ قَاتَلْتُ خَيْرًا فَادْرِكْهُ وَإِذَا دَرَكْتَ
 شَرًّا فَاسْبِقْهُ یعنی جب فوت ہو تجھے کوئی نیکی تو دوڑ اور حاصل کر اس کو
 اور جو بدی تجھ کو پاوے پہاگ اور اس سے پرہیز کر کہ إِنْ عَلِمْتَ مِنْ اللَّهِ
 عَمَلًا تَرَكْتَهُ یعنی اپنے حال کو نگاہ رکھ اور ظاہر و باطن میں راہ مستقیم کو چھوڑ
 اسلئے کہ خدای عز و جل کے لئے آپہنیں ہیں علم و قدرت کی کہ اونے تیری ظاہر و
 باطن کو دیکھتا ہی اور حرکات و سکنات تیرے گوشہ کر تا ہی کہ رَحِمَ اللَّهُ
 أَمْرَاءَ أَهْلَ الْإِيمَانِ الَّذِينَ تَوَلَّوْا دُعَاءَ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْحَرْبِ وَبُغِيَ عَلَيْهِمْ
 اور اس شخص کو کہ بد کی مسلمان ہوا ہی اپنے کی اپنی جان و تن سے دفع مشکلات
 میں اور شریک کیا اس کو اپنی دعائیں یعنی جب اپنی لئے دعا مانگتا ہی اس کے
 لئے ہی مانگتا ہی کہ أَلْصَقُ أَمَانَةً وَالْكَذِبُ حَيَاةٌ یعنی سچ آیت
 ہی اور چوہند حیات ہی یعنی سچ بولنے کی صفت حاصل کر کہ سچ بمنزل آیت
 کے ہی کہ لوگوں کو ادا کرتا ہی اور وہ منتفع ہوتے ہیں اس سے اور چوہند
 پرہیز کر کہ بمنزل حیات کے ہی کہ بد خواہی خلافت کی ہی وہ اس سے ضرر پاتے

میں یہ آخر دست چھٹی کیا تھی الموائی حل حصہ صدیق اگر رضی اللہ عنہ سے
وہ تو ادا کیے اور جا کا طاعت واد اور عبادت واد حل میں استعمال ہوں اور نہ
کلام یہ کہہ دیا یعنی حاصل کرنا میں مہود اس اور طالع ہوں واد کا اس جو
کسی چیز سے حلایا ہو اور وہ اس کے زیادتی طلب کرے یہ کلمہ اس کے حال کے
لا تو ہی اور اس کے حق میں صادق ہو گا اور یہ کلمہ عرب میں صریح المل ہی و
آخر رد الموائی حل * کَمَا تَدْعُ مُتَبِعِينَ نَأْمًا مِنَ الْحَالِ تَحَافَةً
آن تَقَعُ فِي الْحُرَامِ مَعِيَ نَبِيٍّ يَمْشِي فِي سِتْرٍ دَارٍ يَسْتَعِزُّ حَرَمٍ حَلَالٍ مَعَهُ
اس کے کہ نہیں ہم حرام میں جیسے بہت سی حلال حرمیں چھوڑ دیتے ہیں خوف اس کے کہ سنا
اسے ترک حرام کے ہوں کہو کہ لہذا سے بعض ترک حرام ہو ماہی اور طالع
ترک ہو گا ہو ماہی * أَطْعَمَ الْبَائِسَ لِلَّهِ آمَنَ لَكُمْ الْعَصَا لِعَصِيَّةٍ *
یہی لوگو میں بڑا فرماں بردار اس کا وہ ہی کہ جو اس کے گناہ سے بہت بے ضرر رہے
اور ہایت پر اچھے اس کو * رَأَى اللَّهُ تَعَالَى بَرِيًّا مِنْ نَاصِيكٍ كَمَا بَرِيًّا
مِنْ طَاهِرٍ * یہی دُر اسد تعالیٰ سے طاهر واطہ میں کہ ملائکہ اسد دیکھتا ہی باطن
تیر کو جب کہ کہتا ہی طاهر تیر کو اور حائما ہی باطن تیر کو جس کا حائما ہی طاهر تیر کو
إِنَّا كَوْنُ غَيْبَةِ الْخَاطِلَةِ فَإِنَّ اللَّهَ الْعَصَا أَهْلَكَا * یعنی عا اسی میں
حالت و بہت عاقبت کیسے اور بکرو و روستی کر کہ وہ احوال کو ہی دشمن دیکھتا
ہی اور مذہب مسکر کو ہی * كَتَبُوا الْقَوْلَ يَكْتُمُ نَعَصُهُ نَعَصًا وَإِنَّمَا لَكَ
مَا أَوْعَى مِنْكَ * یعنی کلام بہت نص اس کا نص کو بہلا دیتا ہی اور مصد
تیر سے کلام مخفی کہ جو لوگ تجھے سکرو اور کہیں * إِنْ أَوَّلَى النَّاسُ لِلَّهِ
أَسْتَلْهُمْ قَوْلِي لَهُ * یعنی جو کوئی حد استعمال کو دوسرے قرب و محبت
اس کی حجاب مارت تعالیٰ میں بہت ہو * أَضْلَحَ نَفْسَكَ يُضْلِمُ لَنَا النَّاسُ
لوگو کو مت سنا مالوگ حکمو سنا دیں اور اوکا و اسی سے راضی رہ کہ تا وہ حکمو
اسی سے جس رکھیں * إِنْ لَكُمُ نَفْسٌ مَهْوَةٌ إِذَا عَظَمْتَ أَمَادَتُ

یہی دُر اسد تعالیٰ سے طاهر واطہ میں کہ ملائکہ اسد دیکھتا ہی باطن تیر کو جب کہ کہتا ہی طاهر تیر کو اور حائما ہی باطن تیر کو جس کا حائما ہی طاهر تیر کو

فَنَهَا وَرَغِبْتَ إِلَيْهَا ۖ يَعْنِي نَفْسٌ كَوْثَرُ مَوْتٍ سَيِّئٍ بَارِكُهَا كَمَا أَنَّ نَفْسَ كَوْنِهَا نَفْسٌ
كَمَا كَرِهَ كَمَا تَوَلَّى كَمَا كَرِهَ نَفْسٌ جَاهِلِيٌّ وَهِيَ أَوْسَعُ لَيْسَ مِهْمَا كَرِهَ كَمَا تَوَلَّى كَمَا كَرِهَ جَاهِلِيٌّ
أَوْ مِهْمَا أَوْ سَيِّئٌ رَغِبْتَ كَرِهَ كَرِهَ أَوْ سَيِّئٌ رَغِبْتَ كَرِهَ كَرِهَ ۖ إِنَّ الْكَلْبَ
الْكَلْبَ الشَّعْبَ وَإِنَّ الشَّعْبَ الْعَجَبَ الْعَجَبَ ۖ يَعْنِي بَلَاءُ شَيْءٍ كَوْنِ دَانِيٍّ هَسَتْ
بَرِّ مِهْمَا رَيْسَ مِهْمَا هِيَ أَسْبَغَ كَرِهَ مِهْمَا كَرِهَ أَدَمِي كَوْثَرُ دَوَّاهِيٍّ مِهْمَا كَرِهَ
أَوْ كَوْنِ حَافَتٍ بِرَغِبَتْ كَرِهَ مِهْمَا كَرِهَ أَسْبَغَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
كَوْنِ مِهْمَا هِيَ أَوْ دَانِيٍّ هِيَ ذَمِيلٌ كَرِهَ هِيَ أَوْ رَيْسَ زَادَهُ كَوْنِ حَافَتٍ هِيَ كَرِهَ
كَمَا كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
أَوْسَعُ مِهْمَا كَرِهَ ۖ إِنَّ أَوْسَعُ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
وَإِنَّ أَوْسَعُ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
ضَعِيفٌ تَهَارُ أَوْ رَيْسَ مِهْمَا كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
قَوِيٌّ تَهَارُ أَوْ رَيْسَ مِهْمَا كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
قَرِيبٌ هِيَ وَهِيَ حَقِيقَةٌ مِّنْ هَسَتْ قَوِيٌّ هِيَ أَوْ رَيْسَ مِهْمَا كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
أَوْسَعُ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
هَسَتْ قَوِيٌّ هِيَ مِهْمَا كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ يَقْبَلُ أَوْسَعُ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
خَفِيفٌ ۖ يَعْنِي رَوْقٌ قِيَامٌ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
تَوَدَّى فَرِيضَةً ۖ يَعْنِي بَلَاءُ شَيْءٍ مِّنْ قَوْلِ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
جَاوِزٌ وَفَضْلٌ ۖ أَنْ يَكُونَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
لِلثَّانِي ۖ وَاسْتَغْفَرَ لِلْمَذْنِبِ وَدَعَا الْمُدْرَكَ وَأَعَانَ الْحَسِينَ ۖ
يعْنِي جَارِ حَسَنِينَ جَمِينٌ هُوَ نَفْسٌ هِيَ أَوْسَعُ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ
وَإِلَى كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ كَرِهَ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

وَمِنْ الطَّعْمِ وَالْعَصَبِ لَيْسَ خَوَاشِشَ نَفْسَانِیْ اَوْ طَمَعِ اَوْ غَضَبِ سِیِّئِ دُورِ
اور جو کوئی ان خصلتوں سے دور ہوا وہ مطلب یاب ہوا و نوجوان میں یہ اَنَامُ
وَلَفَحْنُ فَمَا خَشَرَ مِنْ حِلَقٍ مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ إِلَيْهِ تَعَوُّ يَأْكُلُهُ اللَّهُ دُونَ
هُوَ الْيَوْمَ حَتَّى وَغَدًا مَيِّتٌ یہ یعنی نکو فخر کرنا چاہئے اسلئے کنخیز نہیں بننا
اور سو کو کہہ دیا کہ مٹی سے ہر مٹی ہی میں جاوے گا کہنا دیکھو اسکو کو کھڑے اور وہ آج
دن اگرچہ زندہ ہی اور کل کو مر گیا اور قبر میں جاوے گا خیر نہ کہ ہن رنگا ہر مٹی
سے فیر کرے یہ اَتَقْوَادُ حُجَّةِ الْمَطْلُومِ یہ یعنی ستم رسیدہ کی دعا ہے
اور بزرگم اور سکا بدتر ہی لاکھ تلواریں زخم سے یہ کلمہ رسول علیہ السلام کے یہ
کیا ہی یہ اَصْدُرُوا فَإِنَّ الْعَمَلُ كُلَّهُ بِالضَّبَمِ یہ یعنی صبر کرو اسلئے کہ صبر
سے تمام کام دین و دنیا کے اہل کتہ ہوتے ہیں یہ سُبَارِعُوا فِيمَا وَعَدَ اللَّهُ
وَأَسْرِعُوا فِي رَحْمَتِهِ یہ یعنی جلدی کرو اقوال خیر میں نازحت بردالی اور
جاوہر الی کو بھیجتم یہ اَلَيْسَ نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَنَحْنُ عَلَى الْخَلْقِ
اَلَيْسَ كَرِهَ لِي فِي شَيْءٍ اَوْ جِزٍ اَوْ حِزٍّ اَوْ شَيْءٍ اَوْ اَنْسَ جَانِبِينَ قِيمَ لَذَاتِ وَرَاحَتِ
اَوْ اَنْسَ جِزٍّ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ
جَانِبِينَ اَوْ اَنْسَ جَانِبِينَ قِيمَ رَجٍ و بِلَاؤِ بَنِي حَبِ اَوْ سَكِ بَحْجِ عَذَابِ اَوْ اَنْسَ
تَوَدَّ بَرِيٍّ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ
جَانِبِينَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ اَوْ اَنْسَ
فَقُولْ وَلَقَدْ اَتَى بَقُولُ یہ یعنی بات نیک کہہ اور وقت پر کہہ اسلئے کہ اگر نیک
کہہ لگا تو اپنے تئیں رسوا کر لگا تو اور اگر وقت پر کہہ لگا تو بات کو ضایع کر لگا
تو اور دوسریں منظمہ اَفَاتِ کا اور حکم دے گی یہی یہ اَلْعَبْرَاتُ عَلَى دَارِ
يَسْمَعَتْ فِيهَا اَلَا اَنَا حَتَّى نَعْلَمَ مَا هِيَ عَلَيَّ یہ یعنی خبر گیری سے کہنو
تم آواز ادا کی اور سو کو تو نہیں پہنانتے کہ جانو تم اس گہر کے لوگ کون ہیں
اور اعتقاد اوں کا کیا ہی یہ اَنَا اَوْ قَتْلٌ مِنْ صِلَةٍ یہ یعنی جسے قبلہ اسلام

کی طرف سارے دینی اور دنیاوی امور کو سنبھالنے کے لیے ہمارا ہا ہے یہ ہمارا دال استغفر اللہ
 قاصد فی البحر قصد فی المشیۃ یعنی صاحب منزل کے جو کچھ کہے تو اور
 جریو تو جابائے کہ بیجی ہوتا ہے تیرہ سو گنا ہے کہ تو نے اللہ کو منع کیا
 عفا لا یحی اخلد یسبح علیہ یعنی حضرت کو جو لوگ دیکھتے تو ادا کرتے ہیں
 اگر ایک آدمی دیکھتا ہے کہ میں نے یہ کچھ بھلا کر دیا تو جہاد کو گناہیں دیکھتی ہیں
 ما یستغفرن باللہ لکھیاک واصلیۃ یصلیۃ فیک نہ یعنی مدد یا لکھ
 سے سب تیری حاجت کو کھانتا ہے کہ لکھا اور گناہوں کو دازیں رشتی کو اور سب کو دیکھ
 سے مدد دیکھا اور سب ہی باو لکھا اور سب سے مدد استغفر اللہ کہ میں سے جب
 خدات اور عیبوں کو رما دے میں باو تو تو جابائے کہ گروہ فصول کے یہ ہر تو
 اور پور داس کو آئے ہو کہ نہ تو اسلئے کہ میں بہترین نعمت اور شریعت
 میں آخیں و صلیۃ میں صلیۃ و لیکو و انیۃ لک فی الحج سوا
 یعنی مسلمان کی مصافحت میں طریق یک خروج کر جاتا ہے اور سب کو حق میں برابر
 گنا جاتے تو کہ باقی سب قوت او سیکے عزیز زید کہ او صفت کو او سکے
 صفت سے سب سے ذیل بنائے کہ لیکو لک لک تری و اخلد یفسد
 فی المونی یعنی حکام کو باک کار فرما اور مراد میں ملے اسے کو کہتا ہے
 تو اور اسے عین جملہ کہ سنو اور مردوں سے گن اگر بہت زندگان باو لکھا تو
 تو ہی مر لکھا اور سب سے اعمال مکے کچھ ناکہ نہیں باو لکھا تو ہر استغفر اللہ
 بالذنیۃ یعنی مایل کر لو کہ کو سنا دے مال دنیا کے یعنی مال خرچ کر کر
 او کو موافق اپنے سے کہ کو اس میں امور دینی بہت نکلتی ہیں ہر اذن اللہ
 لیس لک شیرین و لکین نسیہ وین احد تسب یعطیہ
 خیر و یطیرف عبہ شرا الا بطاعتہ و استماع امرہ یعنی
 ملا سنا کہ کوئی شریک ہیں اور وہ درمیان او سکے اور درمیان کیسے علامت
 بہت کا ہی کہ دنیا ہی سب اس کے راحت و حیر لو کہ کو یا ملا و شرا و منی

کرنا ہی و لیکن جو کچھ کہ پہلائی اور ٹکڑی بچا رہی اور دور کر رہی اور اسے برائی پس
 اعلیٰ اور اتلیغ حکم اور سیکے ہی **وَأَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّ**
بِرَّكَ وَلَا تَزَلْهُ وَرِعَاكَ وَلَا تَزَلْهُ یعنی وصیت کر رہا ہوں تجھ کو
 کہ ڈرنا رہ اس سے ظاہر و باطن میں اسلئے کہ اگر تو اس کو نہیں دیکھتا ہی تو
 وہ تو تجھ کو دیکھتا ہی اور اگر تو اس کو نہ دیکھتا ہی تو وہ تو تجھ کو نگاہ دیکھتا
 ہی اور حرکات و سکنات تیری جانتا ہی اور بچاتا ہی **إِنَّمَا تَحْصُنَهُ**
مِنْ جَفَاتِ اللَّهِ یعنی ہم محفوظات نام و جزا اس بہتایت کے روز قیامت
 نسبت عظمت خدا تعالیٰ کے بقدر ایک مہنی کے ہو گئے اسے تعالیٰ کی مہینوں
 سے پس کسی آدمی کو اپنی جماعت کی بہتایت اور خیل و شتم اور زماقی احوال
 و درہم بر خر مکرنا جائیے کہ **مَنْ خَلِمَ مِنْهُمْ أَحَدًا فَقَدْ**
أَخْصَرَهُ اللَّهُ یعنی جو مسلمان کو کسی مسلمان پر ظلم کرے عہد خدا کا توڑا یعنی
 سب اسلام کے جو اس کی عہد و امان میں تھا اسے اس کو سنا کر اس عہد کو
 توڑ ڈالا **مَنْ وَلِيَ مِنَ النَّاسِ شَيْئًا فَلَا يُعْطِيهِمْ كِتَابَ**
اللَّهِ فَعَلَيْهِ نَكَالُهُ یعنی جو کوئی امیر اور والی اور آمر و مامی لوگوں کو
 ہر اہل اسلام کو کتاب خدا تعالیٰ کی نہ دے یعنی بحسب کتاب اللہ کے عقل و انصاف
 اور نیک حق میں کرے اور خلاف اس کے کار کرے اس پر لعنت اس کی برسی
كُلُّ أَمْرٍ مُصْتَمَرٍ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَائِكِ
كَيْلِهِ ہر آدمی کے پاس محم اس کی صبح کو سلام کے لئے الی ہی اور جو جسے
 ہیں ہر کچھ حال آنکہ موت نزدیک تری اور جسے جوتے کے تیرے اور کوئی نہیں
 جاتا کہ کل رہے یا نہ رہے **سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاتِ**
 یعنی مانگو اس کے کہ درگزر کرے تمہارے گناہوں سے اور ٹکڑی بلا دن سے جو جسے
 گناہ رکھے اور عنایت کرے یہ کہ تم اپنے دشمنوں کو عفو کرو اور دشمن ٹکڑی عفو
 کریں اور زماقیات کے قصاص باقی رہے اور سوال و جواب دشمنوں سے

جس کا نام ہے **الْقَصْرِ بَصْفُ الْإِيمَانِ** یعنی قصر اور حصہ ای ایمان کا ہے
 الْقَصْرِ الْإِيمَانِ کے لئے یہ بھی ہو کوئی یقین جانتے کہ جہان کے لئے
 کردگار اور نگار ہو کہ ہر جہر کا یہ اگر سوال اور بارے خلا ہو الا اور مالک
 اور اوق و قادر ہی ہی اور زور قیامت کے حسات و سیات کی حرا و سرا
 اور یہ یقین ایمان اور کما ہی تمام و کمال یہ اوق و المسلمین فی مہینہ
 و مہینہ کے لئے مسلمانوں کے جلو میں اور اور سے میں ترمی کرتی جائے اور
 راہت اور ترمی کرتی کی اختیار کرنی چاہیے اور جتنی سے دور تر تھا چاہیے
 رو کہ یہ یہ انحضرت کے اس قول ہے **سَيُرَوُّ سَيَرًا صَعْبًا** یعنی حلو
 طبعے بٹھا ہی بہت صعب تھا راہ استعین بالله و کفی نا الله معینا
 اوق کل علی الله و کفی بالله و کفی یسیر کا ہوں نیز و دو
 حد تعالیٰ ہی ہے فہ کہ اسے کس ہی دہر ہو الا اور ہو کل اور شہر کر کہ وہ سن
 ہی کام ہو ناگلا **الحمد تمام** کلمات حضرت انور صمد بن رضی اللہ عنہ
 کے شروع ہوئے **ان کلمات** یقین رحمان کہ حضرت سید
 امیر کے زمانہ مبارک سے صادر ہوئے **ان کلمات** یقین رحمان کہ حضرت سید
 یعنی علم سے کہو بنے اس کے کہ ہر دار و قوم اس کے کو اگر ملے ہو گا تو انصاف نہ
 کرے کہ ہم میں دھت حیا و ہفت کلمات ہے جو طس جاتی رہی
 حیا و سکی نہ گزاد دل او کا **تسیر** ہر کہ اس وقت از دہ ہل اور سن
 نہ کی اما یہ ہر کہ **تسیر** تشریف و تشریف **تسیر** وقت بھلا
 یعنی ہر جہر کے لئے ہر کی ہی اور ہر کی ہلا ہو کی رخ جلد ہی کر کے ہی حسیہ کہ ہی
 علمائے ائمہ دین حق و نبلا ہی رہا کر لیا و **قطعہ** ہر جہر اندر نہا کر لیا
 کہت ہو و دار قلیل و کثیر است ہر جہر الدار **تسیر** ہر جہر **تسیر** ہر جہر
 اعلم من حیط عن الطمع والعصب والھوی العی کوئی ہی طمع
 اور عصب اور جو بہت نفسانی سے مطلب نہا ہے **قطعہ** کر کہ وہ ہر جہر طمع

کلمات حضرت سید امیر کے زمانہ مبارک سے صادر ہوئے

بر دل و طبع و نفس خوشیست * سرور و محبوب و ناز رسد به ذرہ
 شاد و ریخ برست * لَا يَنْبَغِي لِمَنْ أَخَذَ بِالتَّقْوَى وَتَزَيَّتْ بِالْوَرَعِ
 أَنْ يَتَوَاضَعَ لِصَاحِبِ الدُّنْيَا بَعْدَ لَابِقِ هَيْئِينَ هِي مَرْدٍ بِهَيْئِ كَارِهِتِ
 کہ کسی دنیا دار کے لئے تواضع کرے اور اپنی تن کو کہ ساتھ طاعت کے
 پرورش کیا ہی اور ساتھ طاعت کے عزیز کہا ہی خواہ کرے * قطعہ
 ای کہ ذات خزانہ ورع است * دی کہ شخصت نشاندہ تقوی است *
 خوشتر را خلق نیاید کرد * بیز آنکہ صاحب دنیا است * لَا
 حَیْرَ فِی مَا دُونَ الصِّدْقِ فِی الْحَدِیثِ * یعنی منشا تمام سعادتوں کا
 اور سب عبادتوں کا سخن راست ہی اور جوابات کا اوہین انوار حق اور
 آثار صدق ہین ہین اوہین کچھ خبر ہین ہی قطعہ در سخن راستی ہی بابہ
 کار در نازہ و کہن نبود * ہر سخن کا نذرانہ باشد صدق * ہر خبر اندر
 سخن نبود * مَنْ كَذَبَ فُجِّرَ وَمَنْ فَجِّرَ هَلَكَ * جو کوئی چو ہڈی کہے
 فاجر ہو العز جو کوئی فاجر ہو ہلاک ہو پس دروغ کہنا چاہیے اور اپنے دل
 زبان سے نوری و صدق کا کہنا چاہیے قطعہ مرد باک نفس جان شد
 کہ زبان از دروغ * مرد پاک * در دروغت در کتاب فحور * در فحور
 است کتاب ہلاک * لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ فِي أَهْلِ
 الضُّبِّي فَإِذَا الْفَيْسَ مَا عَشَدَ * وَجِبَدَ رَجُلًا * یعنی مرد کو اپنے
 زبردستوں کے ساتھ مانند لڑکے رہنا چاہیے خوشنوی اور نازہ رد
 اور مہربان اور اپنے تئیں اکثر کاموئین غافل کرنا والا لیکن جب زبردست
 اور کسی الماس کرین مردی دکھانیکی تو مردی اپنی دکھاوے قطعہ
 با عیالان خود چو کودک باش * جز تلطف معاشرت مفرا * چون
 کنند از تو التماس لنگاہ * مردی و مردی خود نہاے * وَجِبَدَ رَجُلًا
 أَشْمُهَا وَعَنْقَرِيْبٌ وَلَدًا زَائِمٌ عَدُوٌّ حَاضِرٌ * یعنی فرزند

دلوئین ملای نہ آوے اور طاعت خدا کی اون کے دلوئین مانوس نہ ہو اور نصرت
 کریں اور کہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا زِينَتَكُمْ** یعنی اپنے صانع کے سونے پہنے کہ اور کہے **مُحَمَّدٌ رَسُودُ اللَّهِ**
 ہوتی ہی اور خوار و ضعیف ہو جاتا ہی **وَلَا جَهْلَ لَكُمْ إِلَى اللَّهِ مِنْ**
حِلْمِ إِمَامٍ عَادِلٍ وَرَفَقَةٍ یعنی نہیں ہی کوئی علم بہت پیارا طرف اللہ کے
 علم امام عادل کیسے اور نرمی اور سکی سے اور نہیں ہی کوئی جہل دشمن زیادہ
 طرف اللہ کے جہل امام ظالم اور بد زبان کی سے **إِذَا أَرَأَيْتُمُ الْقَارِئَ**
يُحِبُّ الْأَغْنِيَاءَ فَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ الدُّنْيَا جب دیکھو تم قاری و عالم
 کو کہ دوست رکھتا ہی تو نیکو تو جان لو کہ وہ دنیا دار ہی نہ طالب عقی ہی
 قطعہ زیادہ ان را الصدق باید بود **از بود تو نیکو ان پاک سود ہر کہ**
حُبُّ تَوَكُّرِي جَوِيدٌ محبت زیادہ کہ محبت دنیا جو **إِذَا أَرَأَيْتُمُ الْيَزْمَ**
السُّلْطَانِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ فَهَوِّ لِحْصِ یعنی جب دیکھو تم زیادہ کہ کوکھ
 محبتیں رہتا ہی سلطان کا بغیر ضرورت کے یہ جو ہٹا فاسق ہی نہ زیادہ
 صادق **قطعہ** زیادہ ہی کوکھ محبتیں ملو کہ **بی ضرورت نہ طالب مرد است**
اَوْ زُصَادِقُ كَرَفَاقٍ زِدْ دَهْشَتَ اور نہ صاحبین کہ خائن دزد است **وَلَا**
تَكُونُوا بَنَاتِكُمْ عَلَى الرَّجُلِ الْقَيْمِ فَإِنَّهُنَّ يُحِبُّنَّ مَا تُحِبُّنَّ
 یعنی اپنی بیٹوں کو زبردستی یہ صورت مرد و نیکو نہ واسیلے کہ وہ ہی مانتہ ہمارے
 آدمی ہیں جب سیک تم خوب صورت کو دوست رکھتی ہو وہ ہی دوست رکھتی ہیں
 نجائے کہ سبب یہ صورت خاوند کے زمان کی آفت میں گرفتار ہو جاوین
قطعہ گرد ہی دختر بشو ہر زشت **اَبَسْتُمْ زَانَ فَاَفْرَادُ** دختر
 آدمی است اور انیز **چون تو بختی نہ نکو باید** **رَحِمَهُ اللَّهُ (مَرْءًا اَهْلًا)**
الْبَيْنَا مَسَاوِينَا یعنی رحمت خدا کی ہو اور اس شخص سے کہ افعال بد اور اعمال

رت مارے چارے آگے ظاہر کر دے تو اوسے واجب ہو دینا ہم اور آئندہ
 ہر ویسے کام کو کر لی اور ایسے کام اختیار کر کہیں قطعاً جسے حجت ایرونی برائے کسی باز
 کرے اوی نامامود نہ تیار احوال درست نام کم کر دے تا در اعمال حوب مایہ و
 لَا تَنْتَهِ عَمَلٍ قَبْلَ عَمَلٍ إِلَى عَدْلٍ ۝ پہلائیوں کے کرے میں حلی کر اور
 رکن بر مثال اسلئے کہ سادہ کھانا آہستہ آہستہ اور بار بار اور کھانے اور اسے
 سے سیمان ہو تو اور ہر سال فائدہ دے کہ نہیں بلکہ بہت کم یعنی کم
 نَقْعُ فِيهِ ۝ یعنی مدی کو معلوم کرنا چاہئے اسلئے کہ جو کوئی مدی کو حاکم نہیں
 ہی شرمناہی اور ہمیں ۝ اِنْ تَقَا شَرَّكَ مِنْ بَعْضِ شَيْءٍ فَلْيُؤْكَلْ مِنْهُ ۝ یعنی
 جسکی دوسری مبادیہ اسکی ہستی میں رحمت کرنے اور جسکی ایک دلیلیں
 ہی اسکی ہستی سے ہا کے اسلئے کہ اوسے حیرت کھانا ہی اور اسے ریح و
 اَحْرَابٍ لَا يَفْعَلُونَ مِنَ الذِّكْرِ كَثْرَةً الْمَوَاعِيظُ فِي قِيَمَةِ الْاَمَانَةِ
 یعنی جو کوئی وعدہ بہت کرے اور پورا نہ کرے میں مبادیہ کرے اور اسکی مال
 سرخوٹ بہت جاری ہو اور مال اسکی خلاف سے خالی ہو ۝ اَقْلُ
 مِنَ الدُّنْيَا يَفْقَهُ عَلَيْكَ الْمَوْتُ ۝ یعنی گیا وہ کم کر لی ہول موت سے
 ترسے اور احوال آخرت سے ہراساں ہو و متوجہ قطعہ ہر کر اور گناہ مالک
 مایہ اور بار ہول مردن مالک ۝ مگر ترسی رہول رگ ہی ۝ من رالائس کہ کن مالک
 اَنْتَعُوا الزُّرْقَ مِنْ حَسَابِ الْاَزْجِ ۝ یہی تخم میں میں ڈالو اور ہمیت
 راعت کر ملکوب ورق کا کرو اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد تجارت
 و سیاحت ہی اطراف ہر وہیں ۝ اَيَّاكُمْ وَلَعِنَ الْاَزْجِ ۝
 یعنی کہ لوٹ اور ماسرا کہو اسلئے کہ میں طاعت حق کی جگہ اور جگہ
 اوراق خلق کی ہے ۝ عَلَيْكَ يَا حَوَّانِ الصَّدَقِ لِعَيْنِ فِي اَكْمَا فِيم
 يَا نَبِيَّ دِينَةٍ فِي الرَّحَاءِ وَعَدَهُ فِي السَّيْلَةِ ۝ یہی دوست سے
 اختیار کرنا او کی ماہ میں یہ گالی ہر کر تو اسلئے کہ دوست سے آریں ہیں

امام آسائش کے اور سامان نجات ہیں حالت بلا میں ^{۱۴} بِالْصِّدْقِ رَاتٍ
 قَتَلْتَ الصِّدْقُ لازم کرا اپنے پر سچ بولنے کو اگرچہ باعث تیرے قتل کا ہو
 سچ بولنا لَوْ كُنْتَ تَارِحًا مَا اخْتَمْتُ عَلَى الْعِطْرَانِ قَاتِنِي رَنْجَبُهُ
 رَنْجَبُهُ کہ یقینتی یعنی اگر سوداگر ہو تائین تو نہ اختیار کرتا میں کوئی سبک
 خیزہ زعفران پر اسلئے کہ اگر اس کے معنی میں منفعت ہو تو خوشبو اسکی لغو صاف
 ہی وہ تو نہیں فوت ہوگی جیسے ^{۱۵} أَقْلِلْ مِنَ الَّذِينَ تَعِشُ حُرًّا یعنی قرض
 کم کرنا جو شریک ہو نو اور اندیشہ سے آزاد اور عمر غری اور بیعی میں گزاریتو
 قطعہ تا تو الی بگرد و ام گرد نہ تا کردی جو مرغ بر کنده و ام آباد را
 کند ویران و ام آزاد را کند بندہ ^{۱۶} أَنْظِرْنِي آتِي نِصَابٍ قَضَعُ وَلَدَكَ
 فَإِنَّ الْعَرْقَ صَاسٌ یعنی عورت نیک ڈھونڈہ تا فرزند نیک پیدا ہو اسلئے
 کہ رگ پہنچتی ہی اور حصال اس کے فرزند کو ملے ہیں قطعہ ای حردمند
 حفت نیک طلب و گرت فرزند نیک می باید ہر زبانی کہ آن تباہ بود
 ہر چه کاری در تباہ آید ^{۱۷} أَبْأَوَانِي أَظْلَمَ أَحَدًا إِظْلَامَةً فَوَفَّعْتُ
 إِلَيْ قَلَمٍ أُخَيَّرَهَا فَأَنَا ظَلَمْتُہُ یعنی جو کوئی میرے کماشتو نہیں سے
 کسی بزدلم کرے اور میں اس کو ظلم سے آگاہ ہوں اور اس کے ازالہ میں سعی
 نہ ارک نہ کروں تو مرکتب اس ظلم کا اور گنہگار میں ہوں قطعہ
 گردہ ایم کہ از خواشی من ^{۱۸} ستمی دیدم سچ بچارہ و بس من آراء دار کے نکم
 بود ہاشم من از ستمکارہ ^{۱۹} مَنْ يَنْصِفُ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ يُعْطَى
 الظُّفْرُ فِي آمْرِہُ یعنی جو کوئی داد لوگوں کی اپنی جان و تن سے دے
 اپنی کام میں مطلب باب ہوگا قطعہ ہر کہ زور مردان صبر یا بند
 از میکافات ہم ضرر یا بد ہر کہ داد کسان ز خود بدہ ^{۲۰} ہر ہمہ کا محافظ یا بد
 الظَّمْعُ فَفَسَّرَ وَ الْبَاسُ عَثِي یعنی طمع مانتہ درویشی کے ہی کہ لوگوں کو
 باعث سوال کی ہوتی ہی اور دلمین انتظار ڈالتی ہی تا آبرو اسکی جاتی رہے

اور کسی شہر یا بندہ کو گرنے کے ہی لوگوں کو سوال ہے مگر کہتی ہی اور دیکھیں انتظار
 لگا لیتی ہی تاکہ بربری اور کسی ہو۔ **فِي الْمَرْحَلَةِ رِحَالَهُ عَنِ مَلِيظِ الشَّيْءِ**
 کسی کو سہل سمجھی یہ چنگار اسی جہت سے قطع کر دیاں نہ بخوابی رہا
 بیچ راہی دیاں نہ اور ملت پر ہم کہ عزت کر دے گوئی کر دے از وادہ ہمدان رحلت
 کہ **نَطْلَسَ بِكَيْلَةٍ حَتَّى مَرَّ بِمُسْلِمٍ فَقَالَ آتَيْتُ نَحْلًا لِقَائِي الْخَيْرِ**
 فقہار کہہ یعنی جو کہہ کہ مسلمان کہے اوس گماں یک لہا نا چاہیے اور ناول
 اچھی کرنے چاہیے متک کہ اوس کے ہی محل تک ناوینو حاصل یہ کہ حسی الامکان
 مسلمان سے قول کہ وہی رحل کر مایا بیٹے **لَوْ اَطِيعُوا لَادَانَ مَعَ الْخِلَافَةِ**
اَلَا دَنْتُ بِعَيْسٍ اگر میں طوفاً رہوں ادا کی ساتھ جلالت کی تو اللہ اداں میں
مَنْ يَمْلِكُ مَا لَعَنُوا فِيمَنْ هُمْ بَنُو طَغْرَا سَبَّهَ بَاتِيَهُ الْعَاقِبَةُ مِنْ
حَقِّهِ یعنی جو کوئی رنج و ستو کو سفق کرے تو دوستوں کے راحت دیکھی گا
 اور فیرت عمر سے ہول غایت کا اور سہرہ فاجت کا جیگا یہ قطعہ
 ہر کہ رساں منزل جس پر پیشہ و محاملت دارد بہ ہر اور ار رحمت حق
 ہمدان غایت یاد **مَنْ كَتَمَ سِرًّا كَانَ الْحَيَا ذُرِّيَّةً**
 یعنی جو کوئی ہمدان سا لگا دے کہ امتیاز اوس کے ہاتھ ہی اگر چاہی طاہر کرے
 اور چاہی تو سیدہ کہے قطعہ ہر کہ اسرار و دیکھ دارد بہ رستہ جنت و کعبہ
 دوست بہ گر خواہد بیست دارد ہمس بہ و بخوابہ رول ہمداد دوست بہ
أَعْمَرَ كَمَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى نَطْلَبُوا الْعَيْنَ بَعْدَهُ بِلَاكُمْ
 اللہ بہ یعنی خدا ہی عز و جل نے مسلمانوں کو عبرت کیا ہی سب اسلام کے اگر وہ سر
 اور حیر میں طلب کرے تو خدا عز و جل او کو عوار کر گیا اور طعت عرت اسلام کا
 اوس میں لگا بہ **مَنْ مَلَأَ عَيْنَيْهِ مِنْ قَائِمَةٍ بَلَيْتَ قَلْبَ آتٍ**
يُؤَدِّي لَهُ فَفَقْدَ فَقْدٍ یعنی جو کوئی کیسے گہر کے اندر دیکھے غیر احارت
 صاحب حاد کے اس قدر کہ اکہ اوس گہر کے ستوں سے پر کرے یعنی نظر ہر کہ

دیکھا پس وہ فاسق ہی اور سزاوار آخرت کے عذاب کا ہی ہے **أَحَدٌ مِّنْ دَلِيلِكَ**
إِلَّا الْآمِنِينَ وَلَا آمِنِينَ إِلَّا مَن خَشِيَ اللَّهَ یعنی ہم میں نہ دوست
 سی یعنی ہمسایہ اپنا اور کسی نگہ مگر جو دوست کر امین ہو اور امین نہیں ہو مگر وہ
 شخص کہ درپے اللہ سے اور ہر حال میں تابع فرمان الہی کا ہو قطعہ از ہجہ دوستانہ
 خدایمکن + جز از آنکس کہ ناصح است و امین + بر زمین ناصح و امین آن است +
 کہ ترسد ز کردگار حسین + **أَخِ الْأَخْوَانِ عَلَى التَّقْوَى** یعنی دوستی
 دوستی پر میرگاری پر ز کہنی چاہئے یعنی اچھوں سے محبت چاہیے کہ تا او کی سب سے
 کہنگار نہو اسلئے کہ اچھی دوست مدد کار فلاح کے ہوتے ہیں اور بد مددگار دیکھے
 قطعہ دوستی دار از رہ تقوی + با کسی کو بد دوستی شاید نہ تا با اول ملاحت خرمند
 تا با خرد است ناید + **لَا تَقْضُوا تَوْأَلًا بَالِحًا لِّقُبْحِنَاكُمُ اللَّهُ** یعنی سہل و سبک
 نجا تو قسم خدا کو اسلئے کہ اگر سہل جانو گے او کو تو خوار کر گیا اللہ قطعہ
 کار سو گند لبس ننگ آمد + خورد کاری نباید شد نہ اشت + خوار شد خوار شد نہ نزد خدا
 ہر کہ سو گند را غر ز نہ اشت **كُفِّرْنَاكَ عَيْنًا أَنْ يَبْدُ وَلَكَ مِنْ أَخِيكَ**
مَا يَخْفَى عَلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ یعنی کوئی عیب آدمی میں بدتر اس سے نہیں
 ہی کہ عیب مصاحب و ہم نشین کے اور گناہ اقارب و اجنبیوں کے دیکھے اور بعینہ
 وہ عیوب اور گناہ او کے تن میں ہوں اور نہ دیکھے قطعہ ہج عینی از ان زیادہ
 ور رہ دین گراہل اپنی تو + گم رہی ز دیگران ہو + کہ نود در تو کو نہ بینی تو +
إِلَّا لَشَّالْ عَمَّا لَمْ يَكُنْ فَإِنَّ فِيمَا قَدْ كَانَ شَغْلًا عَمَّا لَمْ يَكُنْ
 یعنی جو کچھ کہ نہیں آیا ہی قسم حوادثِ جہان اور مصائبِ زمان سے پوشے
 آدمی کو اتنا نہ ڈرتا چاہئے اور نہ پوچھتا و لیکن جو کچھ کہ ہوا ہی او کو اس سے عبرت
 و نصیحت پکڑنی چاہئے قطعہ ای کہ در شاہ راہ کوں فساد + موی چون قمر
 کردہ چون شیر + چند پر سی ز حال نا بودہ + نہ تختی از حال بودہ عبرت گیر
مَا الْخَمْرُ صَرَفًا يَذْهَبُ لِلْعَقْلِ مِنَ الطَّعْمِ یعنی شراب خالص

اوسکی محافظت کی بجائے نہیں لانا ہی اور جب آدمی قوی خائن ہوتا ہی تو مال
 حاصل کرتا ہی و لیکن بطریق خیانت کے اوطہا داتا ہی پس دونوں کے ساتھ
 خدا کے مالاہون اور شکایت کرتا ہون قطعہ گز شکایت کہم روا باشد
 بر ذریعہ خلق زمان و زمین و از حیوانات مردمان قوی بہ و از ضعیفی مردمان امین بہ
 مَن قُلْ وَرَعُہٗ قُلْ حَیْ اَوْہٗ یعنی جیکو کہ پور پر ہیز گاری کہ پوجیا اوس
 یعنی پر ہیز گاری اور شرم حصول میں برابر ہیں اور وجود میں مطابق جب پر ہیز گاری
 میں خلل آوے تو شرم میں ہی ویسا ہی خلل آتا ہی قطعہ روع و شرم جفت یکدگر اند
 برد و با یکدگر فوند ہم * روع برگ کہ کم شود آری بہ ہم بدان حد شرم گردو کہ بہ
 اِنَّ الْاِنْسَانَ لَا یُحِلُّکَ عَلٰی لَیْصِفَ شَبَعًا یعنی ادعا پیٹ ہرنا
 ساتھ عزت نفس کے بہتری تمام پیٹ ہر نیسے ساتھ ذلت نفس کے قطعہ
 کہ یہ مینی تو کاسہ خود را بہ در ممکن کاسہ پیچو گیس بہ نیم سیری گزین و عزت نفس
 کہ نہ میرد نیم سیری کہ بہ اکثر لا شعبار فانی ایدل علی الخا سین
 الا جلاق یعنی اچھے اشعار بہت پڑا کروا سیکے کہ اوسے اچھے اخلاق
 سیکھی جاتے ہیں اور اوصاف نیک آہند آتے ہیں قطعہ گز اخلاق خوب
 خواہی بہ کہ شوی نامہ اردو آفاق * شیرازی عربی ان کہ درو است
 ہر جہت از محسن اخلاق * تعلیم النجوم علی سبیلکم فی اللہ
 والنجوم لا یزدوا علیہ یعنی علم نجوم سے اس قدر سیکو کہ راہ جنگل و
 دریا میں اور کس معلوم ہو اور زیادہ فاسک نہ سیکو کہ کینوا
 مِنَ الْعِبَالِ فَاَنْتُمْ لَا تَذَرُوْنَ بِرُؤُوسِ قَوْمٍ یعنی کثرت عیال
 درو نہیں اسلئے کہ تم جانتے نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کس کی تربیت سی نمبر دروازہ
 روزی کا کہو لایا ہی اور سیلاب نعمت مہیا کیا ہی کہ لو ان الشکر و
 الصبر بغير ان ماکا لیت ایتھما ان کیت یعنی شکر نعمت خوب
 خیر نہی اور صبر کہ ناسخ و محبت پر پسندیدہ ہی اور اگر منکرا لہند و نوا و نط ہوں

اور لوگ جس سے کہ شہین مقام سلامت و کرامت کو یعنی حسرت کو ہمیں
قطعہ سروش کرد و راجہ کردہ بد ہر دور اس طبع گیرم دوست بد
اگر بدست کریم رسات بد در کم صبر کم بکو است بد آجفوا اهلوا قم قتل
ان تحقیق کم بد یعنی ہمیں کو دفع کراد ہلے اسکے کہ تراوسکی محکو ہے صبیح
نہ ہر بی جا و ر کو مارے ہلے اسکے ضرر ہر بی اسکے لا نسفع و محکو محق
لا نسا حلا بد بے کلام حق ویاں کرما چاہیے کہ لوگ سبیں اور عمل کریں اور
اور ب سبیں اور عمل کریں تو اس کے کہی سے عمرہ اور فایہ حاصل ہیں بد
قطعہ تو بصیحت کم کہ عیو سد بد تا بیکر بصیحت در خلق بد گفت خلق حسود
بند بد حول ناید زوای حلق بد آیا ک و موا حات الا حقیق و انا لہا
اذا ک سققا ک اکثر ک بد یعنی احمل کہ دوستی سی دور رد کہ احمل دقتی
سود و ریاں کے بہنن جاسا کتر بد تا ہی کہ ایک کام کر تا ہی اور او میں بے تیرا
جاسا ہی حال انکہ او ہمیں محکو نقصاں ہوتا ہی قطعہ دور ہر تیرا مودت احمل
کہ از و حلا در دست بد اہل کات گاہ کا در و احمل بد خواہد شافع جو ضرر ہلے
حسن الخلق خیر قریں بد یعنی تو کو کو یک خلق ہو ما چاہیے اسکے کہ حسن
خلق مناسبت تریں ہمیں ہی قطعہ اگر مائی تو صدق قول مانہ و رگر ہی
بوحس خلق کریں بد صدق قول است بہترین رفیق بد حسن خلق است بہترین رفیق
انما خیر خاد خیر صاعہ بد یعنی منفعت کو کر مال کما بہترین مال دیوچی ہو
قطعہ جہد کس جہد کس است بد ہر ہر عالمی دست فاقہ رہیں بد یک صفت
عاق حاکم حلال بد یک صفت مان جو کہ ہیں بد الا کات خیر
میزان است بد یعنی در شد کو ادب کہا ہے اور او سکو بہترین مراثت جائے
سیلے کہ مال کو در کو و ر کہتا جاتا ہی اور ادب ٹہتا چاہی قطعہ
دست اردست و ازمان سودہ کہ دہان است حتم کار دہب بد اگر میرات رست
خواہی تو بد ہر میرات دست در داس بد صناعیت الحاحہ انکہ لا

بری الرشدا الا فی قضائہا یعنی صاحب حاجت ایسا ہوتا ہی نہیں دیکھتا ہی
مگر اپنی حاجت روا کی اور تحصیل مسفت من * ما رفیق احد یا حد الا رفق
ربہ یوم القیمۃ * یعنی جو کوئی آج خلق خدا کے ساتھ نرمی کرے گا روز قیامت
کے اس کے ساتھ نرمی کینچا و گئی اور اوس مقام ہولناک میں وہ بخت باگیا قطع
ای کہ جوئی سعادت عقیقی * رفق ورزوزخوی بد بگریز * ہر کار و زرق پیشہ کند
رفق بیند برور رستا خیز * مراجعۃ الحق حیات من العباد فی الباطل
یعنی جب آدمی کو معلوم ہو کہ میں باطل پر ہوں تو رجوع کرنا اوسکا باطل سے خشکی
طرف بہتری پڑھتے جائیسے باطل میں آوردونو جہانکی طماننت و خیرانی کسے سلا
رہتا ہی قطع چون ترا باطل توشہ معلوم * سوی حق باز گرد و شرم بار
بہتر است از ثبات بر باطل * باز کشتن بسوی حق صد بار * شیراز الاموال
محمد کا ناتیجا * یعنی کامو میں برسے کام وہ ہیں کہ شی ٹکانے گئے یعنی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور صلی کے زمانہ میں نہیں تھے اور اب نکالے گئے قطع
راہ پیغمبر و صحابہ گزمین * کان رسالت را بخور و تصور * دست از مرجع خوش
است مدار * کہ بود محمدات شہر امور * احذکم عاقبة القرع
فانہ اجتمع الالبواب المکروۃ من الشکر * یعنی آدمی کو کام نااید
منہ میں مشغول رہنا چاہئے اور فارغ نہ رہے کہ شیطان جو کینگ فارع *
دیکھتا ہی تو او اسکوفادلسبار آورد وقت بشمارمین ڈالنا ہی مانند لست
والیکے قطع پیشہ ورزودانشے آموز * گرت باید ہی سلامت ذات
بر صدر باش از فراع کا و * پنجوست است مایہ آفات * من یکس
من شئ اذا استغنى عنه * یعنی جس نے کسی چیزنی امید منقطع کی وہ
اوس چیز سے بے پروا ہوا اور اوسکے ڈھونڈنے کے رنج سے چوٹا نہ
قطع ہر کر ایس آمد از خبرے * او از ان چیز گشت مستغنی *
نیز از بہرستن آن چیز * گذرد بر در شریف و دینی قال علی رضا

عزت فرمائی ہیں یہ فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تَاسِرُ وَاللّٰهُ تَرَبُّحًا
 یعنی خدای غزوہ جل سے سوداگری کرو یعنی ساتھ دینے صدقات اور کرنے حسنہ
 کے فوائد جادوئی اور منفعت دو جہانیکو پہنچو م یہ یعقوب وقت سرور
 یعنی آدمی کو اپنی حاسد کے رنجیدہ کرنے میں مشغول ہونا چاہیے اور اس کے اتمام
 میں کوشش کرنی چاہیے اسلئے کہ حاسد کو یہی پس کرنا ہی کہ جب تک خوش رہے
 رنجیدہ ہو اور جب تک کو راحت ہو دیکھئے غناک ہو لَاقِ تَرَائِیَ اللّٰهُ مَعِیَ
 أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرَائِیَ مَعْسِبًا یعنی آدمی کو بیخ آبادی عالم اور اصلاح
 امور دنیا آدم کے کوشش کرنی چاہیے اسلئے کہ خدای غزوہ جل جو اپنی بندہ کو اصلاح
 میں کوشش کرتے دیکھتا ہی راضی ہوتا ہی اور جو کساد میں کوشش کرتے دیکھتا
 ہی ناراض ہوتا ہی اَلِیَّ اَحْسَبُ بِنَظَرِیْ کَمَا اَحْسَبُ بِحَظِّیْ
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قرآن خوب یاد تھا اور یاد خود اس کے مصحف میں لکھ
 پڑھتے تھے اور اسی باب میں یہ فرمایا کہ میں دیکھنے سے قرآن میں اوسے نواب کا اسلئے
 ہوں کہ جو یاد رکھتی قرآن کے میں ہوتا ہی ہَذَا رَأَيْتُ مِنْظَرِ الْاَوَّلِ وَالْقَدَرِ اَظْهَرَ
 مِثْلَهُ یعنی نہیں دیکھتی جسے کوئی جگہ دیکھتی کے مگر حال اگر قدر دنیا والی زیادہ
 اوس کے یعنی قر کے برابر کوئی جگہ ہوتا کہ دوشت تاکہ میں بندہ کو طاعت
 میں کوشش کرنی چاہیے تو اوس ہول دوشت جھکا را کہ اور ساتھ اس
 راحت کے ہو سکتہ ہو الْقَدَرِ اَوَّلِ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ وَلِیْ
 مَنَازِلِ مِنْ مَنَازِلِ الدُّنْیَا فَمَنْ شَدَّ عَلَیْهِ فَاَعْلَدَ اَشَدَّ وَمَنْ
 هَوَّنَ عَلَیْهِ فَاَعْلَدَ اَهْوَنَ عَلَیْهِ آدمی کو تکلف کرنا چاہیے کہ
 توبہ و استغفار اور زندگیت کے ساتھ اوقات سیری کرتے رہے دم تک ان اموال
 گور کے اور سیر آسان ہوں پس فرماتے ہیں کہ قرآن اول منزل یا منازل آخرت سے
 اور آخر منزل ہی منزل دنیا کے پس سیر قبر میں سحری کی گئی ام سیر بعد اس کے
 سحری اور زیادہ ہوگی اور سیر قبر میں آسانی کی گئی اور سیر بعد اس کے اور زیادہ

آسانی کو دیکھی ہے کہ کسی معنی احسن الادیب و تخت الینب یعنی آدمی کو
 چاہی کہ وہ جملہ صفتیں جو یہ اختیار کری اگر تو احوال مہذب و احوال مہذب و مہذب
 کے بہت کی نگاہوں سے دور ہو یا مسعود و محمودین و دیبا کا ہو یا شامہ اللہ مد
 لا الالبیہ صلی و علیہ وسلم کی طرف ہانکا جائے اور اتہ توبہ کا ادب کے درمیں
 مارنا چاہیے اسلئے کہ جو کوئی عفو و سکا طمع تر اور اس کے قذاب کو رخت و سکا طمع
 سری ^{از} مؤایا الذیبا حبیب ذی اللہ و ذی آدمی کو چاہیے کہ توبہ ہو صحت دینا
 کیسے رغبت نہ ہو اور توبہ دینا کی اس کے نزدیک رت کے برابر ہو اور دل رطارت نہ پائے
 اور اس کے لئے آخرت کو یاد کرے **إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ بِالْحَيِّ وَلَا يَقُولُ إِلَّا الْحَقَّ**
 یعنی خدائی جل سے پیدا ہوا خلق کو سادہ حق کے اور واسطے حق کے بروہن کی بالین خلق کو حق کہا
 جائے گا **إِنَّمَا كُنْتُمْ خَيْرَ مَا تَقُولُونَ عَلَيْهِ** یعنی کوشتن اس کی کہ کہ حال
 بک نہ ہا کہ تہداری احوالی پہلے و لاحق ہوں اسلئے کہ بعد آنے حل کے اعمال ملک
 ہیں کہ سیکے کے اور آخرت بہت ہیں لاسکے کے **إِنَّمَا إِنْ اللَّهَ سَاطُوتِ عَلَى الْعَرْشِ**
وَلَا يَغِيْبُ كُمُ الدُّنْيَا وَلَا الْآخِرَةُ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَرْشُ ذُو الْعَرْشِ** ہو یا پیدا کی گئی ہی و مشتعل
 ہی و دربر بر سر کرد و نادیا مکوہ عرب کے اور سطلال اسی در سے راہ ہے اور کو
 اعتدیل و قیامین منصی و جہل و اہل بیتہ ساتھ گذرت ہووے کے عزت کرو اور او کی راہ مال
 عزت قبول کرو اور کوشتن کرو اس کی طاعت میں تاسادت باء بکو لہجو اور تفتاوت سر
 کے بجائے یا تو **لَا تَعْصُوا فَإِنَّهُ لَا يَعْصِلُ عَنْكُمْ** یعنی عاقل ہو و اسلئے
 کہ وہ عاقل بہت ہی سے یعنی اگر تم قواست عاقل صا تعالیٰ کیے عاقل ہو وہ حرکت و
 سکات تھا اسے عاقل نہیں ہی اور جو کر کے ہو تکت جرای اعمال اور سرائی احوال
 شمار کی کو بچا و بچا **خُلِدُوا الْحَقَّ قَا عَطُوا** **إِنَّهُ** یعنی سے لینے میں راہ حق اختیار
 کرو اور راہ راستی سے بیرون نادیا میں کمون و مہوم ہو و اور آخرت میں منافق و منافق
 ہو **هَٰمُ الدُّنْيَا طَلَّةٌ وَالْقَلْبُ قَلْبٌ** **وَالْآخِرَةُ لَوْ فِي الْقَلْبِ** یعنی ہم دنیا
 جہنم لگو تا ریک کہ دنیا ہی و ہم آخرت جہنم دگو و دوس کر تہی تا راہ نجات کی دیکھ اور

جاتے یہ اللہ حسینی و حسینیہ یوم لا ینطقون ولا یؤذن فیعدہ زون
 یعنی اسے بس ہی جگہ اور بس ہی اذینوں اور سن کر کہ کلام کیا جاوے گا اور نہ اذن دیا جاوے گا
 کہ عذر کریں **ف** جو کوئی دشمنوں کے نزدیک عاجز ہوا اور عذر کرے اور کجا جائے اور کو سبزدائی
 عذر و جمل کے کرے اور نرے افعال اور کچھ خدا تعالیٰ پر چھوڑے جیسا کہ ایسی ہی محل میں حضرت عثمان
 کلام مذکور فرمایا **ف** لَمَصْبِرَاتٍ اَوْ لَمَسْتَلْمُحٍ **ف** البتہ صبر کرنا چاہیے نہ جگہ والا نہ
 اوٹھا دیا تو **ف** آدمی کو صبر کرنا چاہیے ہر حال میں تا بدست نہ اوٹھا دے
 اور یہ کلمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انگلیوں پر کہتا ہوا تھا **ف** اَمَّتٌ بِاللّٰهِ
 مُخْلِصَةً یَعْنِ اَیْمَانُ لَا یَا مِیْنُ سَاہِمَہُ اس کے خالص **ف** یہ ہی حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہ کی انگلیوں پر کہتا ہوا تھا **ف** اَمَّتٌ بِاللّٰهِ اَلَّذِیْ حَلَقَ قَسَمًا
 یعنی ایمان لا یا میں سہا تہ اس کے کہ پیدا کیا پس درست کیا یعنی اعضاء
 انسان کے آہین مناسب و برابر پیدا کیے **ف** یہ ہی انکی انگلیوں پر کہتا ہوا
 تھا شاید انگلیوں میں متعدد ہونگے یا کسی وقت میں کوئی اور کسی قسم میں کوئی
 واسطہ علم **ف** اَلْحَمْدُ قَائِمًا مِّمَّا حَرَّمَ الشَّرَّ **ف** یعنی بجا واپس کو شراب
 خوار کی اس لئے کہ وہ کبھی خمر کی ہی **ف** مثلاً اگر ایک شخص کہے جبر کیا کہ شراب
 پیو یا اس کو کہو ہلاک کرے یا اس عورت سے زنا کرے یا اس بت کو سجدہ کرے
 یا اس مصحف کو جلادے اور اس شخص نے پینا شراب کا سب آسان نہ پایا چاہتے رہا ہی
 مست ہوا اور وہ سب کچھ پیچیدگی میں کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ مضمون نکالا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے کہ فرمایا اَلْحَمْدُ اَمَّ الْخَلْبِیَّاتِ **ف** رَاقِی
 لَسْتُ بِمِیْزَانٍ لَا اَعُولُ **ف** یعنی نہیں ہوں ترازو کہ اوپر و دہر ہوں و نہیں
 میں ہر حالت میں ترازو سیدھی نہیں ہو سکتا بلکہ جگہ ہی مثل اور آدمیوں کے خلل و خطا
 افعال و اقوال میں واقع ہوتی ہی **ف** اَلْحَمْدُ لَعِیْرَتِیْ بِذَلِکَ عَقَّ اللّٰہُ عُنَّہُ **ف** یعنی نہ
 عار دلاؤ نہ جگہ سہا تہ اس گناہ کے کہ درگزر کیا اس نے اس کے **ف** نہ کوئی نہایت
 خدا تعالیٰ کی کرنی چاہیے جب کوئی نہایت یا اس کو ہی نہایت چاہیے **ف** کُلُّ شَیْءٍ یَّجِبُ

تعلیل یعنی ہر عامل کا جو وقت کہ معمول ہو جائے ہر ایک کے ہی جبکہ عامل ہو یعنی ہر
عامل کا واسطے بادشاہ و حکام کے شک و حسرت سے غلبہ نہیں کہ خوشامی کے لئے دینا ہی
تا امر آخر میں چشم پوشی کہ یہ خیر الناس من عجزم و اعتصم بکتاب اللہ
یعنی سب آدمیوں میں بہتر وہ ہی کہ گناہ سے بچا یا گیا اور چکل دارا ساتھ کتاب اللہ کے
دستور کو لے لے یعنی جو کوئی جو بصورت ہو ہوئی براو کی کیا لگا دو ناظر
لے کہ ان و اجل تصرفی کتب اللہ ان تصنعوا رجلی فی القید ضعوها
یعنی اگر باؤم کتاب اسد میں رکھنا پاؤں ہر کا قید میں یعنی بیرونین نور کہ ہو او کو ف
حاصل ہر کہ آدمی کو چاہیے کہ رضی رضای موسے ہو جو نصیب دیا بھی خوشدل ہو او
لان اقل قبل الدماء احب الی من ان اقل بعد الدماء یعنی اگر میں
مارا جاؤں پہلے اس کے کہ مسلمان اسپین لڑیں اور غزیرہ کریں تو دوست تری طرف
میرے اس کے کہ قتل کیا جاؤں بعد از غزیرہ کے **ف** یہ کلام فرمایا حضرت عثمان رضی
عنه از راہ حرم و شفقت کے خلق پر یہ تگوی ہمالک یا ابن عفان یوم القیامہ
ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر ایک بڑی قوم کی جتنی علیہ فی نار جہنم مکتوب
یہا جیہا ہم و جنوہم و ظننہم یہ یعنی اسدن کہ کرم کی جاوینگے تھے
جاندی سوئیے ہر داغ دی جاوین گے او سی پیشانیان زکوہ نہ پنے داو کی اور پہلو او
اور پستین او کی اور پانی اسکو نہیں ہر لا اور یہ کلہ بار بار کہتے تھے تگوی ہمالک الخ
یعنی امی بیٹے عفان کمال جمع کر کہ مال جمع کر نیو لیکو اس کے مال سے داغ دی گے روز قیامہ
کے بعد او کے جو قافلہ اطراف سے آتے تھے اکثر مال صدقہ کرتے فقراء میں کین رہے
الصلوة باللیل والناس نیام یہ یعنی دوست رکھنا ہوں نمازرات کی اسجا میں
کہ لوگ سو ہوں **ف** حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جہا تھا کہ اب کیا دوست رکھتی ہیں
او سیر کلام نہ کو فرمایا واللہ ما تمیت بدلیتی لک لا بعد ان ھذا فی اللہ
ولا قلت نفسا بغير حق واما الی فی اللہ ہذا لیت فی جاہلیۃ
ولا فی اسلام یعنی قسم اس کی نہیں آرزو کی مینے پہلے دین باغی کے کچھ بعد اس کے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
اور ان کو ان کی کتاب
فرمایا کہ اگر وہ
کرم کی جاوینگے
تھے تگوی ہمالک الخ
یعنی امی بیٹے عفان
کمال جمع کر کہ مال
جمع کر نیو لیکو اس کے
مال سے داغ دی گے
روز قیامہ کے بعد او کے
جو قافلہ اطراف سے آتے
تھے اکثر مال صدقہ کرتے
فقراء میں کین رہے

اللہ ان تصنعوا رجلی فی القید ضعوها

اس قسم کو کہ تم پھر کرتے ہو سو اس کے خدا عزوجل چاہتا ہی کہ روز قیامت تمہاری کچھ جنت نری اور جنت
 میری نہ بظاہر کہ **سَبِيلُ النَّفْسِ الْفُتْرَانِ** یعنی جو کوئی موت کی جگہ سے ہٹے گا اس کو
 ملاست ملے گی چاہئے اس لئے کہ نفس کی عادت یہی ہے کہ موت سے ہی ہٹا گیا ہی **مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا**
أَخْبِيَهُ اللَّهُ یعنی جو کوئی دنیا کو چھوڑ دے دوست رکھتا ہی اس کو اسے **مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا أَخْبِيَهُ**
الْمَلَائِكَةُ یعنی جو کوئی دنیا کو چھوڑ دے دوست رکھتی ہیں اس کو خوشی ہے **مَنْ حَسَمَ الْقَطْعَ عَنِ**
الْمُسْلِمِينَ أَخْبِيَهُ الْمُسْلِمُونَ یعنی جسے قطع کی طبع مسلمانوں سے دوست رکھتی ہیں اس کو مسلمان
أَسْأَلُ اللَّهَ لِي وَلكُمْ الْهُدَى وَعَمَلًا يَطَاعَتِهِ حَقٌّ یعنی مانگتا ہوں میں اس سے اپنے
 لیے اور تمہارے لیے ہدایت اور کرامات اس کی کا یہاں تک کہ راضی ہو **وَمَنْ كَلِمَةً**
 حضرت تھما ز غنی رضی اللہ عنہ کے **بِشْرُوعٍ** جو بین کلمات طیبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرما
 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے **لَوْ كَشَفَ الْغِطَاءَ عَنِّي مَا أَزْدَدْتُ يَقِينًا** یعنی اگر کھولا جاوے پردہ
 مجھ سے نہ زیادہ ہوں میں یقین میں **ف** یعنی دنیا میں جنت و دوزخ اور احوال قیامت وغیرہ پوشیدہ
 ہیں قیامت کو جب پردہ اٹھ جائیگا تو یہ چیزوں کو بھی چھپائے کہی گا اور علم یقین کے علمین
 یقین حاصل ہو گا تب حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محکوم ابھی اس درجہ کا یقین حاصل ہی کہ اگر
 یہ پردہ اٹھ جائے تو اور کچھ زیادتی اس پر تصور نہیں ہو سکتی اس لئے کہ علم یقین میرا علمین
 یقین ہو گیا ہی یعنی اسے اور رسول کے فرمانی سے ایسا صدق حاصل ہی کہ تو بایں پردہ آکھو تو
 دیکھ رہا ہوں قطعہ طالع و جم و نسیم **وَيَقِينُ** آجنا کہ میاں یہ کہ حجاب از میانہ جو خستہ
 در یقین ذرہ میفراید **النَّاسُ نِيَامٌ كَأَحَا مَاتُوا أَتَيْتَهُمْ** یعنی لوگ سوئے ہیں پس جب
 مریگے تو ہوشیار ہو جاوے گئے یعنی دنیا میں لوگ غافل ہیں کا بعضی سے جب مریگے تو ضرر اس
 غفلت کا آہر کہلجاوے گا لیکن کچھ فائدہ نہیں کرنے کا **وَقَطْعُهُ** مردمان غافل انداز عقلی
 ہے کہ کوئی شخص گمان نہ **مَنْ غَفَلَ** کہ می دزد نہ **مَنْ غَفَلَ** چون پیر و الگئی دانند **مَنْ غَفَلَ** اور **مَنْ غَفَلَ**
قَدْ دَا يَتِيهِ نہ ہلاک مہاوہ آدمی کہ پہنچانی قدر اپنی **ف** یعنی جو کوئی اپنا رہے جانے اور وہ
 اپنی اندازہ کے کام کرے وہ خرابی میں نہیں پڑتا قطعہ ہر کہ مقدار خوشن **ف** جنت **مَنْ** از ہمہ
 حادثات ایمن گشت **مَنْ** از مضیق غرور و پروان جنت **مَنْ** در مقام سرور کن گشت **مَنْ** در قیامت

وزاری کرے وہ بڑی محنت و مصیبت میں گرفتار ہوا کہ ثواب آخرت سے محروم ہوا
 اور وہ ان کے عذاب میں گرفتار ہوا **قطعہ** درمیت جمع کن کہ جمع ہونا
 دلت کند بخور بہ میج رنجی تمام تر ازان نیست * کہ ثواب خدای ماند دور بہ ^{ظاہر قطعہ}
 مع البغی * یعنی جو کوئی ساتھ ظلم کرے کہ کوئی چیز طلب کرے وہ چیز ہاتھ نہ آوے
 اور اوس کے پیرہ منہ ہو **قطعہ** ہر کہ از را د ظلم چیزی است * ظفر از را
 او عنان دریافت * و در ظفر یافت مسفت گرفت * پس خان است آن ظفر کہ نبات
 لا تشاء مع الکبر * یعنی جو کوئی متکبر ہو لوگ تیرے اوسکی نکرین اور دوستی
 اوسکی نہ دہوندین **قطعہ** ہر کہ اگر کبر پیشہ شد ہمہ خلق * در محافل جفائی او گویند
 واکہ بر شمع تواضع رفت * ہمہ عالم ثنائی او گویند * ^{ظاہر قطعہ} لا تومع الشیخ * یعنی لوگ
 پہلای اوس سے اور زقرآن برداری نہیں کرتے اوسکی کہ بخیل ہو اس لیے کہ اوس سے
 کچھ فائدہ نہیں ہوتا **قطعہ** ہر کہ راجل پیشہ شد گران * نیست ممکن کہ طاعتش داران
 حق گذاری است طاعت او را * بنود حق چگونہ بگذارد * ^{ظاہر قطعہ} لا یصحیۃ مع التهم
 یعنی جو کوئی بہت کہا و گھوڑا و بکا گران ہونای اور تن او بکا ناخوان اور بیمار
 ہو جائای اور جو کوئی کہ کہا و کم حال او کا خلاف اسکے ہونای **قطعہ**
 فتود جمع اسچ مردم را نہ تیز رستی خوردن بسیار * مذہب خویش ساز کم خوردن *
 کہ ترا جان عزیز است بکا * لا تشرف مع منوہ الا دین * یعنی جو کوئی بی ادب
 ہونای بزرگی سے محروم رہنای **قطعہ** بے ادب مرد کی شود بہتہ * کہ چہ اور اجلت
 نسبت بہ با ادب یاشن تا بزرگ شوی * کہ بزرگی نتیجہ ادب است * ^{ظاہر قطعہ} لا اجتناب
 عن محرم مع الحس * یعنی جب کی طبیعت میں حرص ہو وہ حرام سے نہیں بچ
 سکتا **قطعہ** حرص تن را بسوی ناکرت * خشک کانکس کہ میں ابگداشت *
 اگر نخواستی کہ در حرام افتری * دست از حرص فی باید دشت * ^{ظاہر قطعہ} لا راحة مع حسد
 یعنی حسد کو چین و آرام نہیں ہوتا بسبب حسد کے دل او کا جلتا ہی رہنای **قطعہ**
 از حد دور باش و شادی بر نہ یا حسد چکس باشد شاد * کہ طرب الکاح خواہی کرد

در حد اطلاق باید داد ^{۱۲} **کَلَامُكَ** مع مراعات حدیسی جو کوئی لڑاکا بنوای
 اوس کے لوگ محبت نہیں رکھتے اور اوس کی پیشانی سے پر میر کرتے ہیں قطع
 الحدیث اگر اھل اوست لایح ^{۱۳} **بِالْجَوْنِ** اکی علاج بود ^{۱۴} تا تو اکی حاجت کن ^{۱۵} **بِالْجَوْنِ**
 کاف دوستی لجاج بود ^{۱۶} **لَا سُنْدَ مَعَ رِئَاقَامٍ** یعنی جو کوئی چاہے سرد آواز
 اوس کے تین چاہے کہ لوگوں سے کچھ نہ کہے اور انتقام کیسے نہ لیا کرے اور جنگ
 ہو سکے عھو کرنا رہے قطع صورت انتقام آئینی مرد ^{۱۷} **بِالْجَوْنِ** دولت و بہتری کہ بطل
 شدہ انتقام کیسے نہ آتا مالی و بہتری عاقل ^{۱۸} **لَا زِيَادَةَ مَعَ الرِّعَاظَةِ** یعنی جو کوئی
 کسی دست کی ملاقات کو عاقل چاہے کہ وقت ملاقات کے خوش ہو اور کتا دہ ^{۱۹} **بِالْجَوْنِ**
 قطع چول ربارت کی عیراں راہ بروئی خوش و ارجوی ازاں خوشتر ^{۲۰} **بِالْجَوْنِ** چ اگر دھوکا
 کنی ایجا ^{۲۱} **بِالْجَوْنِ** ربارت سود ہوا و ہر ^{۲۲} **لَا صَوَابَ مَعَ تَرْكِ الْمُسْتَوْقَرِ**
 یعنی سب کا سو میں عاقل کے مشورہ کرنا چاہیے اسلئے کہ مشورہ کرنا بہلائی کو بھیجنا ہی
 قطع مشورت بہ سر صواب آمد ^{۲۳} **بِالْجَوْنِ** در ہمد کا دشمن نہ ماید ^{۲۴} **بِالْجَوْنِ** کار کس کہ مشورت کرے
 نہ ہا ^{۲۵} **بِالْجَوْنِ** **لَا مَرُوءَةً لِّكَذُوبٍ** یعنی جو کوئی سچا ہو اوس کو
 عھوت نہیں ہوتی قطع ہر کہ باشد در عروج دین ^{۲۶} **بِالْجَوْنِ** از مروت کی فروع بود ^{۲۷} **بِالْجَوْنِ**
 کہ کہ عھد کے شائع بود ^{۲۸} **بِالْجَوْنِ** در وہ و وعدہ کاں در عروج بود ^{۲۹} **بِالْجَوْنِ** **لَا وَفَاءَ لِلْغُلُولِ** یعنی
 جو کوئی کہ قول جو اوس کے عھد ماید ہے بر کچھ اعقاد کرے ^{۳۰} **بِالْجَوْنِ** اسلئے کہ عھد تبطل
 ملاحت کا اوس سیر عالم ہو وہاں عھد کو بھی توڑ چکا اور دوستی کو بھی تباہ کر چکا
 قطع مطلب تو وہاں مرد بول ^{۳۱} **بِالْجَوْنِ** ہر سود و محتج طال و دوا ^{۳۲} **بِالْجَوْنِ** کہ عھد حوں ملول بود
 بشک عھد را دست چھا ^{۳۳} **بِالْجَوْنِ** **لَا كَرَمَ اَعْرَضَ مِنَ التَّقَى** یعنی بر ہیز گار اندک
 رد یک ہایت غریب ہونای قطع اگر گری براہ تقویٰ و ^{۳۴} **بِالْجَوْنِ** را کہ تقویٰ سہر
 کرم است ^{۳۵} **بِالْجَوْنِ** اگر نفس درم و روح حرام ^{۳۶} **بِالْجَوْنِ** ہر اراد دل گردی درم ^{۳۷} **بِالْجَوْنِ** **لَا شَرَفَ**
 اعلیٰ میں ^{۳۸} **بِالْجَوْنِ** اسلام بینہی کوئی شرف اعلیٰ اسلام قطع ای کہ در ظل کھر
 مہستی ^{۳۹} **بِالْجَوْنِ** عر اسلام دادہ ار کھ ^{۴۰} **بِالْجَوْنِ** اگر شرف مہیت مسلمان نہ ہو ^{۴۱} **بِالْجَوْنِ** کہ جو اسلامیت

عھد
 عھد

بیع شرف **لَا مَعْقُولَ أَحْصَنُ مِنَ الْوَرَعِ** یعنی جو کوئی چاہے کہ حوادث دنیا
 اور مصیبتوں عقلی کیسے امان پاوے اور سکو بہتر گزاری میں بہاگنا چاہئے قطعہ
 خافلی تونز شکراقت * عاجزی مروت اسپاہی نیت * در پناہی ورع گریز از انکہ
 از ورع نیک تر پناہی نیت * **لَا مَشْفِيعَ أَتَمَّ مِنْ التَّوْبَةِ** یعنی جو کوئی توبہ کرے
 اور پھر حق تعالیٰ سے کچھ مانگے توبہ کی برکت سے حاجت او کی قبول ہوتی ہی پس
 کوئی سفارش دین و دنیا میں بہتر توبہ سے بہتر ہی قطعہ ای کی سجد گناہ کردہ کسی
 می نترسی از ان فعال شیع * توبہ کن تارضاء حق یابی * کہ توبہ نیت مہج شفع
لَا لِبَاسٍ أَجْمَلُ مِنَ السَّلَامَةِ یعنی جب آدمی کو صحت و سلامتی حاصل
 ہوئی چاہئے کہ اس پر قناعت کرے اور زیادتی مال و مرتبہ کی مذہب و مذہبی قطعہ
 اگر توبہ عقل بہرہ داری * دان کہ کوت بہ از سلامت نیت * سلامت اگر نیا نشی شاد
 کوت آن بجز نہ است نیت * **لَا دَاءَ أَغْلَى مِنَ الْجَهْلِ** یعنی جسکی جہلت
 میں نادانی حاصل ہی نصیحت کسی عاقل و فاضل کی او سکو فائدہ نہیں دیتی اور بہرگز
 دامن جہالت کے اور آئین صلاات سے نہیں پاک ہوتی قطعہ علم درست سخت قیمت
 جہل در دست سخت بیدارن * نیت از جہل خیر ثناء و نفس * نیت از علم خیر ثناء و جان
لَا مَرَضَ أَضْمَنُ مِنْ قِلَّةِ الْعَقْلِ یعنی جس پر کم عقلی مسلط ہوئی مثلاً ہوا
 وہ ایسی بیماری کہ نہیں ہی کوئی بیماری بیماری زیادہ او سے قطعہ ای کہ روز
 شب از طریق علاج * در فردی جسم و جان خودی * بارہ از خرد قرآنی کہ نیت
 بیع بیماری جو کم خردی * **لِسَانَكَ يَفْتَضِيكَ مَا عَقَدْتَ** یعنی زبان کو
 بیری باتوں کی عادت نڈال کہ وہی جہلی ہونگی اور باعث تیرے ضرر کی ہونگی۔
 قطعہ بزکو خوبی کن زبان را * کان رود بر زبان کہ خوی کند * خویش از بد کنی
 رود * پیش خلقت سیاہ روی کند * **رَحِمَ اللَّهُ أُمَّةً عَرَفَتْ قُلَادَةً**
وَلَمْ يَتَّبِعْ قُلَادَةً یعنی رحم کرے اللہ اس شخص پر کہ پہچانی قدرانی
 اور انہی قدر و اندازہ سے بڑا نہیں * **رِجَالُهُ لَا عَمِيدَ لَهُ** کہ

[illegible]

مِنَ الصَّبْرِ * یعنی خیر و فرج کرنا وقت اور نہ مصیبتوں کے ہمارے دشوار اور زرا
 رنج دینے والا ہی صبر و قراستہ **قطعہ** درجہ اول بصیر کو کش کہ صبر بہر صفا
 خدائی مقرون است * تن مدہ درجہ دوم کہ رنج خیر * صدرہ از رنج صبر افزون است *
مَنْ طَلَبَ مَا لَا يَغْنِيهِ فَإِنَّهُ مَا يَغْنِيهِ * یعنی جو کوئی طلب کریں وہ چیز کہ
 ضرور و بکار آمدنی نہیں ہی قوت ہو اوکس وہ چیز کہ ضروری و بکار آمدنی ہے
قطعہ انجہ نایب بکار مردم را * گو بگویند نشان بکار آید * قوت گردد در دست
 او بیشک * انجہ اور بکار می باید * **السَّامِعُ لِلْغَنِيِّهٖ أَحَدُ الْمُعْتَابِرِينَ**
 یعنی جو کوئی غنیبت کسی غایب کی سے اور راضی ہو اور غنیبت کرنوا ایک ملامت
 کرے وہ ہی ایک ہی غنیبت کرنے والو نہیں سے اور بچ مذمت دنیا اور عقیبی کے
 غنیبت کرنوا ایک ساتھ شریک ہی **قطعہ** تا توانی کوئی غنیبت کس * نہ گزرد
 نہ گزیرت * ہر کرا و غنیبت کسی شنود * است همچون کسندہ غنیبت **الَّذِي نَمَتَ**
النَّطْمِجَ وَالْعِشْنَ مِنَ الْقَنْعِ یعنی جو کوئی لوگہ کے مال کی طمع رکھتا ہی وہ اونکی
 نظر و عین ذلیل ہوتا ہی اور جو کوئی قناعت کرتا ہی سو خود پر وہ عزت والا ہوتا ہی لوگوں کو
 نظر و عین **قطعہ** ہر کہ دارد طمع بال کسان * تمشش در بچ جالش در خیر است *
 تا توانی طمع کن زیرا کہ ہر جہ خواست جلد در طمع است * **أَلَا رَأَيْتَهُ مَعَ الْبَاسِ**
 یعنی جو کوئی خلق کے مال سی امید منقطع کرتا ہی اور دنیا میں طمع تحمل و زینت کے
 نہیں رکھتا ہمیشہ راحت میں رہتا ہی اور عمر او سکی آسائش میں گزرتا ہی **قطعہ**
 تا قول در امید آن بستی * ہر جہ رنج است جلد در دل است * چون بہ بڑی امید از دل
 ہر جہ آن رحت است حاصل * **أَلَمْ يَجْعَلْ مَعَ الْخَيْرِ مَعَ الْخَيْرِ** * یعنی جو کوئی کسی خیر پر
 حرص ہوتا ہی وہ اوکس محروم رہتا ہی **قطعہ** ای کہ در حرص ماندہ شد و در ز
 باتن مستمند و بال شش * از دہ حرص دور شود زیرا کہ ہر کرا حرص شش حرمان شش
مَنْ كَثُرَ مِنْ رِجَالِهِ أَلَمْ يَجْعَلْ مِنْ رِجَالِهِ عَلَيْهِ وَأَسْتَحْقَافٍ بِهِ
 یعنی جو کوئی ہشما بہت کرتا ہی ہمیشہ بزرگ اوکس کینہ رکھتا ہی اور چھوٹوونکی

سرد و تیز سسک ہوتا ہی اور ہرگز روگو کے کہ سے اور حوروں کے سسک جانے
سے حالی ہیں ہوتا قطعہ ہر کو سار دراج متہ خویش نگاہ است کسان کرڈ
در ہم دیدہ سسک شدہ بر ہم سبیدہ اگر اکر ددہ عتد الشقوق آمل من
من عتد الوری یعنی جو کوئی درنی نہوت کے ہونا ہی وہ سلام ملوک سے زیادہ دل
ہو نا ہی اسلئے کہ یہی آقا کو اپنے ملک تر خدیو بہر ہی آتی ہی اور او کی عزت ہی
کرتا ہی اور جو کہ طالب نہوت ہونا ہی او سیر کہی کسیکو رحم نہیں آتا اور او کی عزت
ہمین کرتا کسی سب سے قطعہ ہر کو ازندہ گشت نہوت را بہر جس جس طبع لیسیم
سدہ نہوت است در جوارن شرارد سدہ خبر بدہ سم آکتینا لا عداء احفا
هثم مکینه یعنی جو کوئی دشمنی پوشیدہ رکھی اور دوستی اظہار کرنے وہ
بدترین دشمنوں کا ہی اسلئے کہ دشمن ظاہر سے خود ممکن ہی اور دشمن باطن سے ممکن
ہیں قطعہ دشمنی تو ارادان کہ ظاہر تا مایہ بر بہت ممکن حد
ردشمن ہر بہت ممکن حد ردشمن ہر الخامیۃ محتاط علی ما لا یست
لہ یا بے حسد جب کسیکو نعمت میں دیکھتا ہی تو چاہتا ہی کہ وہ نعمت محکومے اور
او سن نابینے جاتی رہی او او سن شخص برعھے ہونا ہی اور او کو دشمن کرتا ہی اور
ہمیشہ او سے نعمت کے زوال بن کوئش کرتا ہی بے اسکے کہ کچھ گناہ او سے صاف
ہوا ہو یا حیاست ظاہر ہوئی ہو قطعہ بہت مردحو قسم آلودہ با کسی کو کرڈ
بیج گناہ بہت خلق دید متواہ رنجہ ماشذرا صطلع الکہ گو یا لطفر
اسعیفعا للمذنب بھی گناہ کار کو فتح بابی اور قادر ہوتا ہے او سیر تصنع ہونے
میں پس ہی حق قادر ہو جو عفو کرنے میں کوئش کر قطعہ رنگہ گارجوں ندی قادر
عفو کرنے والا کہ یکہ گشتہ در مدار انفس کسودہ طھر تو شفیع اولسن مست
الیا من حر والرحماء عتد یعنی جو کوئی کسیکے احساں نامید ہوا او سکے
سدہ ہی ابھر کھلا اور او کی دولت حدیث ہی ہو اور بیعتاں ازاد کا ہی اور
سے امید کسیکے احساں کی یہی او کی مدد میں آیا اور او کی خدمت کی دلالت

گزارش و اورید نشان جنگی کا ہی قطعہ گریزیدی زمرہ مان امید بد متن آزادی
بدل شادی و در بدیشان امید درستی و رستی از دست غر و آزادی بد متن نظر
اعتبار یعنی جو کوئی احوال دنیا اور امور عقیقی بن نظر و تامل کرے عبرت پکڑے
اور اس چیز سے ک نقصان کرے پہلے اور جو کچھ فایده مند ہو اس میں مشغول ہو
الْأَدَبُ صُنْعُ الْعَقْلِ یعنی نیکو عقل بدیشان او سکایہ ہی لگفتار
اوسکی گزیدہ اور افعال اوسکے پسندیدہ ہوں اور ساتھ لوگوں کے یاد اب
پیشے اور اوٹھے اور ملامت کی جگہوں سے پرہیز کرے قطعہ یاد پیش در احوال
کر ادب نام نیک است یعنی عاقل است کو ادب ارد و نیست عاقل کیسکے بی ادب
الْحَيَاءُ لِحَيِّصٍ یعنی جو کوئی لذتوں بدنی وغیرہ پر حرص ہو اوسکو اونکے
طلب کرنے میں کسی مخلوق سے شرم نہیں آتی اور کسی ملامت کرنیوالی کی ملامت
کی طرف التفات نہیں کرتا اور کسی سے ڈرتا نہیں قطعہ ہر کہ باشد حرص پر چیزی
ناید اور خجست آن شرم بد برد از نهاد او خجست بد برد از سرشت او آرزوم
السَّعْيُ مَنْ وَعِظَ بَعِيْنٍ یعنی نیکی و دہی کہ نصیحت اور کو کجی اور وہ
افعال ناشایستہ اور افعال ناایستہ سی باز رہے اور اوس نصیحت سے عبرت پکڑے
اور بد گردان افعال و احوال کے پھرے قطعہ نیکی است آن کسی بود کہ دلش
انجمنی درواست بندد دیگرانرا چون بد می بدد او از ان پسند بہرہ برگیرد
الْحِكْمَةُ صَالَاةُ الْمُؤْمِنِ یعنی مومن طالب حکمت کا رہے جبیکہ کوئی اپنی
گم ہوئی چیز کو ڈھونڈتا ہی یا یہ معنی ہیں کہ مومن کو چاہیے کہ حکمت کی بات جس سے
بہتر لگے اگرچہ وہ خبیث ہو قبول کرے چاہے کہ مستحق اسکا میں ہی تھا جیسے کسیکو
اپنی چیز گئی ہوئی طیاتی ہی تو غنیمت جانتا ہی یہ نہیں کہتا کہ میں اس سے کیونکر لوں
یہ تو ادنی ہی قطعہ ہر کہ چیزی نفیس گم شودش بہتہ دارد بختش بہت
جان آئیں کہ مومن پاک است ہم بدان طلب کہ حکمت کثیر جامع
یَسَاوِي الْعُيُوبِ یعنی جو کوئی بدی کرے جنت باطن اوسکا ظاہر ہو

چند
نہیں
اوسکی
دوست
نہیں
اوسکی
سے

اور لوگ اسکے عیوب و زوائد کو نہ دیکھ کر اس کی ذات میں طبع کی طرح کی غلطیوں
 سے اس میں قطعہ تا توئی کر دے دیں گزرتا ہے طاعت ظاہرہ کر ہی فصل
 مونسود بہانہ و دزدی عیب تو نمود طاسرہ شکرۃ الیواقیق یفاق ذکرتہ
 الخلاف یسقاۃ یعنی جو کوئی موافقت کسی قول و فعل میں بہت کرے اور اس
 باب میں مبالغہ سے زیادہ کرے لوگ اس سے شکرہ زیادہ اور شک عناق میں شکرہ
 میں اور جو کوئی مخالفت کسی قول و فعل میں بہت کرے اور اس میں مبالغہ سے زیادہ
 کرے حال او کسا جو بیادوت اور کس عمارت کا جو باقی پس موافقت و مخالفت لوگوں کی
 میں طریقہ توسط کا اختیار کرے قطعہ در وفاق کسان ملوکسدہ کاراں بہت ار مارا
 و از خلاف تمام دور سویدہ کاراں دوستی بھرایدہ دیت اعلیٰ خائفہ پیسے
 اکثر اوقات لوگ کسی حرکت کی امید رکھتی ہیں اور وہ جبر او کو حاصل نہیں ہوتی اور احکام
 کار کو نا امید ہوتے ہیں قطعہ انکی سنی امید و جبریہ عم خورد گریا و رسل بہت
 پس مامید آن کینت و نا و لیس نکود کہ سکید دیت دیت دحارہ یوقری
 الی الخس مآں یعنی اگر امید باعث فی نفسی کا ہوتی ہی یعنی جو کجہ امید رکھتا ہی اگر
 اور کس محمود و نا کرا ہی قطعہ ہر انکو امید حری کر دے کس ان حرامہ شتر آسان
 لیس بیک ہی بہت عافیتش محبت و یاس آفت و حوالہ دیت قطعہ کا دیت
 اگر جو لوگ کہ طمع کرے ہیں احکام او کسا جو ہوتے ہی ایسی اور طمع سے کجہ حاصل نہیں
 قطعہ در طمع دل بہت پایدہ پیسہ کہ طمع مستور و روع بودہ آتشی کاں طمع را و روع
 کہ را کسترش روع بودہ فی کل خوعہ شرفہ و مع کل اکلہ عصۃ
 یعنی ایمان کی پوری چار کے اور کوئی سادی مع کے اور کوئی راحت فی الم کے ہیں
 قطعہ بیک بہت کم صلاح و نا بہت آمیدہ در این عالم پیسہ بہت بد کس میں
 پیسہ بنادی بد کس میں مگر گزرتہ کہ فی العواقب لم یستقیم یعنی جو کوئی
 احکام کاریں حکمت کرے شعاوے کہ ہیں ہوتا قطعہ ہر کرد رعایت نہیں کر دے
 ہم دل ماسد و بیک ہرہ پیادہ و عرتن حصہ پیگیر در کام دل ہرہ

اور اس کے عیوب و زوائد کو نہ دیکھ کر اس کی ذات میں طبع کی طرح کی غلطیوں سے اس میں قطعہ تا توئی کر دے دیں گزرتا ہے طاعت ظاہرہ کر ہی فصل مونسود بہانہ و دزدی عیب تو نمود طاسرہ شکرۃ الیواقیق یفاق ذکرتہ الخلاف یسقاۃ یعنی جو کوئی موافقت کسی قول و فعل میں بہت کرے اور اس باب میں مبالغہ سے زیادہ کرے لوگ اس سے شکرہ زیادہ اور شک عناق میں شکرہ میں اور جو کوئی مخالفت کسی قول و فعل میں بہت کرے اور اس میں مبالغہ سے زیادہ کرے حال او کسا جو بیادوت اور کس عمارت کا جو باقی پس موافقت و مخالفت لوگوں کی میں طریقہ توسط کا اختیار کرے قطعہ در وفاق کسان ملوکسدہ کاراں بہت ار مارا و از خلاف تمام دور سویدہ کاراں دوستی بھرایدہ دیت اعلیٰ خائفہ پیسے اکثر اوقات لوگ کسی حرکت کی امید رکھتی ہیں اور وہ جبر او کو حاصل نہیں ہوتی اور احکام کار کو نا امید ہوتے ہیں قطعہ انکی سنی امید و جبریہ عم خورد گریا و رسل بہت پس مامید آن کینت و نا و لیس نکود کہ سکید دیت دیت دحارہ یوقری الی الخس مآں یعنی اگر امید باعث فی نفسی کا ہوتی ہی یعنی جو کجہ امید رکھتا ہی اگر اور کس محمود و نا کرا ہی قطعہ ہر انکو امید حری کر دے کس ان حرامہ شتر آسان لیس بیک ہی بہت عافیتش محبت و یاس آفت و حوالہ دیت قطعہ کا دیت اگر جو لوگ کہ طمع کرے ہیں احکام او کسا جو ہوتے ہی ایسی اور طمع سے کجہ حاصل نہیں قطعہ در طمع دل بہت پایدہ پیسہ کہ طمع مستور و روع بودہ آتشی کاں طمع را و روع کہ را کسترش روع بودہ فی کل خوعہ شرفہ و مع کل اکلہ عصۃ یعنی ایمان کی پوری چار کے اور کوئی سادی مع کے اور کوئی راحت فی الم کے ہیں قطعہ بیک بہت کم صلاح و نا بہت آمیدہ در این عالم پیسہ بہت بد کس میں پیسہ بنادی بد کس میں مگر گزرتہ کہ فی العواقب لم یستقیم یعنی جو کوئی احکام کاریں حکمت کرے شعاوے کہ ہیں ہوتا قطعہ ہر کرد رعایت نہیں کر دے ہم دل ماسد و بیک ہرہ پیادہ و عرتن حصہ پیگیر در کام دل ہرہ

رَاَدَا حَلَّتِ التَّقَادِيرُ صِلَتِ الْمَتَدَايِرُ * یعنی جب قصاص خدا نازل ہو
 تبصرین نلتی کہ باطل ہو جائی ہیں قطعہ چون قضای خدای عزوجل * ہر سہ
 بندہ شود نازل * ہمہ تدبیر او شود مگرہ * ہمہ تقدیر او شود باطل * اِذَا
 حَلَّ الْقَتْلُ بَطَلَ الْحَدُّسُ * یعنی جب قصہ خدا تعالیٰ کی او ترئی ہی بہنا
 اور برہیز کرنا اور دژ نا فایہ آہین و کہنا اور کوئی چیز او سر قصاص کو بہینہ
 سکتی قطعہ چون قضای خدای نازل گشت * تو ز تسلیم و صبر ساز نہا
 نتواند دفع او بجزر * نتوانست راہ او بسپاہ * الْأَحْسَنُ أَنْ يَقْطَعَ لِسَانُ
 الْحَمَاسِيَةِ * احسان کرنا قطع کرنا ہی حاسد کی زبان کو یعنی جو حاسد بر احسان
 کرنا ہی زبان او کی نہ چوئی ہی اسکے برا کہنی اور سچو کرشی قطعہ ہر کہ کوئی بجائے
 او احسان * مال دادی و مرد بزدی * ہم ضمیرش ہم زبوستی * ہم زبانش
 ز سچو بزدی * الشَّرَفُ بِالْفَضْلِ وَالْأَدَبُ بِالْأَصْلِ وَالنَّسَبُ
 یعنی بزرگی بسبب فضل اور ادب کے ہی زلیب اصل اور نسب کے قطعہ فضل و خوبی و
 ادب کہ نسبت بحق * شرف مرد و بزرگی و ادب * مرد بی فضل ولی ادب نہ دان
 ورجہ دارد و بزرگی اصل نسب * أَكْرَمُ الْأَدَبِ حُسْنُ الْخُلُقِ *
 یعنی خوبی نیک سبب ادب و بہتری * قطعہ مرد بہ خوبی در ہر عالم
 بی سبب او ماہ و غضب * نیکوئی گرین کند و خرد * نیکوئی شرف ترادست
 أَكْرَمُ النَّسَبِ حُسْنُ الْأَدَبِ * یعنی خوبی ادب کی بہتری و بزرگواری
 نسب کے قطعہ ای کہ مغرور ہرزہ شب و روز * بزرگی اصل و عز و نسب
 سوی حسن ادب گرای کہت * نسبت بہتر و حسن ادب * أَفْقَرُ الْفَقْرِ
 الْحَقُّ * یعنی بدترین درویشوں کی حماقت ہی اسلئے کہ حماقت سی مال
 نہیں ہاتھ آتا اور مال ہاتھ میں آیا ہوا ضایع ہو جاتا ہی او عقل سے مال ہاتھ
 آتا ہی او مال ہاتھ میں آیا ہوا محفوظ رہتا ہی قطعہ گری و تنہی و تنہی و تنہی
 فقر و بچ ناندیشی * شکر کن کا تدبیر نظام کہت * بتر از حق هیچ درویشی * أَفْضَلُ

کے دلیں جو تباہی اپنے تامل زبان پر لایا تباہی اور خلق کو اپنی اسرار سے آگاہ کر تباہی اور کجی ہو
 نہیں رہتا قطعہ ہر کہ اوہت یا حاققت چہنت ۛ جا بگاہ دیش و دان وی است ۛ ہر
 دار و دریک بد و دل ۛ آن میر سبز زبان وی است ۛ لسان الحاقل فی قلبہ زبان
 عاقل کی او سکے دلیں ہی یعنی جھگڑا پیدا ہوا دلیں لگا رہتا ہی اور زبان ہی کسی
 نہیں کہتا اور ظاہر کرنے میں بہت اندیشہ کرتا ہی اور جنک او سکے خوب معلوم ہو کہ ظاہر
 کرنا اچھا ہی نہیں زبان پر نہیں لانا اور ظاہر نہیں کرنا قطعہ ہر کہ اوہت یا بکاہل خود ۛ
 بہت یہاں زبان او درل ۛ نشو و نجس ستر او پیدا ۛ نشو و نجس گفٹ او بطل ۛ اذ او سکے
 الیکم اطراف التعم فلا تمقر ۛ اقصاھا بقلک الشکر یعنی جب بچیں طرف
 ہمارے کچھ نعمتیں تو شکر کرو تا اون نعمتوں سے کہ در بین او ہنوز کو نہیں بچیں بین محروم
 نہ ہو کہ حاصل یہ کہ ہنوز ہی شکر کو غنیمت جانو اور بہت شکر ادا کرو او سکے کا تا اور
 نعمت ہاتھ لگے ایسا ہو کہ کمی شکر سے اول نعمتوں سے محروم رہو جب کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۛ یعنی اور اگر شکر
 کر گئےم البتہ زیادہ دوں میں تم کو نعمت اور اگر ناشکری کرو گے بلاشبہ عذاب میرا سخت
 ۛ قطعہ چون بیانی تو نعمتی ہر چند ۛ خود باشد جو نقطہ موم ۛ شکر آن یافتہ فرو گذار
 کرنا یافتہ شوی محروم ۛ اذ اقلنت علی اعدائك فاجعل الحق عند شکر
 للقاء علیہ یعنی جفا دہو و متوا بنے دشمن پر تو ہنوز عفو کر دینکو او سکے شکر
 قادر ہو گیا او سپر یعنی بڑی نعمت ہاتھ لگی کہ تو او سپر قادر ہو اب شکر او سکے ہی ہر
 کہ تو معاف کردی او سکے قصور قطعہ چون سستی شمت قادر ۛ عفو او شکر قدرت خود
 رحم کن رحم کن کہ ہر کہی ۛ در جهان جو بھی نیالی باز ۛ ما اخصم احب شیا اکا
 ظہر مینہ فی قلناات لسانہ ۛ وصفیات و حجاب یعنی جو کوئی دل میں
 کچھ رکھتا ہی ترا و سکے اچانک اٹھا لگتا ۛ کچھ کے درج ہوتا ہی اور او سکے ہر پرت نی او
 ظاہر ہوتی ہی قطعہ ہر کہ بخیری نعمت اندر دل ۛ تانہانی کہ صیبت مجولش ۛ گاہ اندر
 سببہ گفتن ۛ گاہ اندر کرانہ رویش ۛ البخیل مستعجل الفقیر بعیش

ہر کہ اوہت یا بکاہل خود ۛ
 بہت یہاں زبان او درل ۛ
 نشو و نجس ستر او پیدا ۛ
 نشو و نجس گفٹ او بطل ۛ
 اذ او سکے
 الیکم اطراف التعم فلا تمقر ۛ
 اقصاھا بقلک الشکر یعنی جب
 بچیں طرف ہمارے کچھ
 نعمتیں تو شکر کرو تا اون
 نعمتوں سے کہ در بین او
 ہنوز کو نہیں بچیں بین
 محروم نہ ہو کہ حاصل یہ
 کہ ہنوز ہی شکر کو غنیمت
 جانو اور بہت شکر ادا کرو
 او سکے کا تا اور نعمت
 ہاتھ لگے ایسا ہو کہ کمی
 شکر سے اول نعمتوں سے
 محروم رہو جب کہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے وَلَئِنْ
 شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ
 وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ
 عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۛ یعنی
 اور اگر شکر کر گئےم
 البتہ زیادہ دوں میں
 تم کو نعمت اور اگر
 ناشکری کرو گے بلاشبہ
 عذاب میرا سخت ۛ قطعہ
 چون بیانی تو نعمتی ہر
 چند ۛ خود باشد جو نقطہ
 موم ۛ شکر آن یافتہ
 فرو گذار کرنا یافتہ
 شوی محروم ۛ اذ اقلنت
 علی اعدائك فاجعل الحق
 عند شکر للقاء علیہ
 یعنی جفا دہو و متوا بنے
 دشمن پر تو ہنوز عفو کر
 دینکو او سکے شکر قادر
 ہو گیا او سپر یعنی بڑی
 نعمت ہاتھ لگی کہ تو او
 سپر قادر ہو اب شکر او
 سکے ہی ہر کہ تو معاف
 کردی او سکے قصور
 قطعہ چون سستی شمت
 قادر ۛ عفو او شکر
 قدرت خود رحم کن رحم
 کن کہ ہر کہی ۛ در
 جهان جو بھی نیالی باز
 ۛ ما اخصم احب شیا
 اکا ظہر مینہ فی
 قلناات لسانہ ۛ
 وصفیات و حجاب
 یعنی جو کوئی دل میں
 کچھ رکھتا ہی ترا و
 سکے اچانک اٹھا لگتا
 ۛ کچھ کے درج ہوتا ہی
 اور او سکے ہر پرت نی
 او ظاہر ہوتی ہی
 قطعہ ہر کہ بخیری
 نعمت اندر دل ۛ تانہانی
 کہ صیبت مجولش ۛ گاہ
 اندر سببہ گفتن ۛ گاہ
 اندر کرانہ رویش ۛ
 البخیل مستعجل
 الفقیر بعیش

فِي الدُّنْيَا عَيْشَتِ الصُّفْرَاءَ وَفِي آخِرَتِهَا عَيْشَتِ الْآخِرَةَ حَيَاتِ الْأَعْرَابِ
 یعنی عیشِ صغریٰ و صغریٰ کو اسی طرف کھینچا ہی اور اہل کج گاہ و کج گاہی اس جہاں میں اور
 اور اسد فقیر و دل بہ گمانی سہ کرنا ہی ۔ او سکرمال سے لڑت ہی اور او سکرمال سے
 اسد تو مگر وہ سیکرے حساب کا کچھیں کے قلیل و کثیر کا قطعہ بہت مرد خلیل و دادہ
 فقر و اسوی و ستر بستان ۔ این جہاں مجموعہ ملسان و ملسا ۔ و اچھا نول تو مگر اس
 لِسَانُ الْخَافِلِ وَرَاءَ قَلْبِهِ یعنی رمال عاقل کی جگہ دل اور سیکے ہی عیسیٰ عاقل
 عاقل ہی کہ کوئی مات کہی تو پہلے دلیس سوختا ہی اور اس کے مصلح و فساد میں و کج گاہی
 او سوخت رمال رمال ہی رمال او کی تابع دل اور عقل کے ہو قطعہ مرد عاقل و کچھیں
 گھنہ دل جو دلاوی رمال و اردہ ناصحتی ۔ دل متبند ۔ برمال توں حدیث گد ارد
 قَلْبُ الْأَخْفِیِّ وَرَاءَ لِسَانِهِ یعنی رمال احسن کی پیچھے رمال او سیکے ہی عیسیٰ احسن
 جو کج گاہی رمال پر لے آنا ۔ او سوخت دلیس جو مصلح و فساد او سیکے سوخت
 پس دل او سکرمال تابع رمال کا ہوتا ہی قطعہ مرد احمق گر کچھیں ۔ دل جو تابع رمال
 دارد ۔ ہر جہاں ہر گد و گد و گد ۔ دل برانگہ دل کمارد ۔ اَلْبَطْرِخُ هُوَ مَبْسُورٌ
 اَلْخَافِیُّ یعنی سطحی علم غیبی کا ہی اَللُّهُمَّ اَعْرِضْ زَمْرَاتِ الْاَلْحَاظِ وَ
 سَقَطَاتِ الْاَلْحَاظِ وَشَقَوَاتِ الْحَسَابِ وَهَقَوَاتِ اللِّسَانِ یعنی اسے
 غنیمت و گناہ کا اور آنکھوں اور لفظوں ہمارے کے عادی ہو ہیں اور او بر دلوں اور
 ربانوں ہمارے کی گذرین قطعہ این گناہ کی یاد و ہم کرد ۔ ماریہ از مصلح و مگر
 وین سم و رشتی گناہ ۔ راتین تہوت و خطا زمان ۔ اَللُّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَحْمَدُ عَلَیْہِمْ وَرَحْمَتُکَ نَا اَحْمَدُ اَللّٰہُمَّ

عیسیٰ عاقل
 عیسیٰ احسن
 عیسیٰ غیبی
 عیسیٰ غیبی

معلوم اند تعالیٰ شایع و وارو ہم سہر جادی التالی شہ علی
 مقدسہ و شہ علویں الاہل و علم و ہاد شاہ و شاہ غاری
 آمدروں طبعہ مارکہ تعالیٰ طبع و رآد